

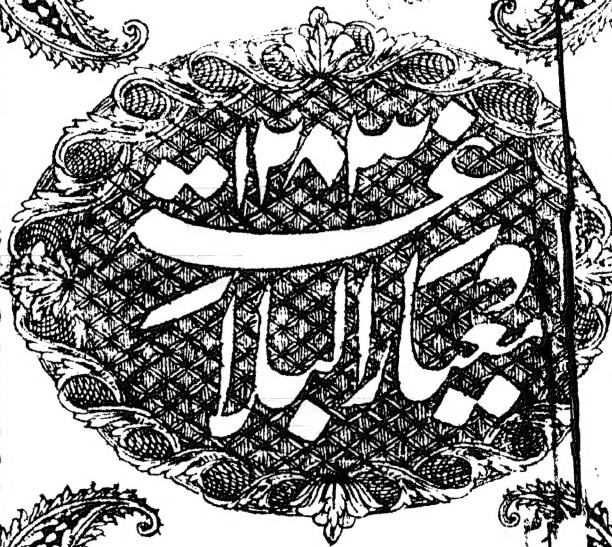
UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232212

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور وضع نہیں ہو سکتی کیونکہ لفظ شیر اور اس کا وضع معنی ہو موضوع کہ پر سب کیسا ن لالت کرتے ہیں البتہ دلائل وغیرہ
 میں ممکن ہے کہ چونکہ لفظ شیر کے الایعنی شخص دراز قد و لالت سے واسطہ ہے اور بہت کچھ والا یعنی مہمان دوست ہمسماں
 کسی واسطے ہیں کیونکہ بہت را کھ ملزوم بہت لکڑی جلنے کی ہے اور بہت لکڑی جلنا لازم بہت ٹٹی پکنے کی اور وہ لازم
 کثرت ہے کی اور وہ لازم معان دوست ہوگی ہر پہلو لالت نسبت دوم واضح تر ہے آج اطمح ہو کہ جب کوئی
 لفظ معنی موضوع کے واسطے استعمال کیا جائے اور اس کو حقیقت کہتے ہیں اگر معنی غیر حقیقی کے واسطے استعمال
 کریں اور اس کو مجاز تیس اصرت میں حقیقی اور مجازی میں کچھ علاقہ ضرور ہوگا اور مجاز میں جبکہ معنی موضوع لہ
 متروک ہوں اگر وہ علاقہ تشبیہ کا ہے اور اس کو استعارہ اور اگر کچھ علاقہ مثل ازوم و بسبب وغیرہ کا ہے اور اس کو مجاز مرسل
 کہتے ہیں اور اگر معنی موضوع لہ کا بھی ارادہ ہے اور اس کو کنایہ کہتے ہیں جسے استعمال لفظ کر کے بجائے چشم استعارہ ہے
 اور استعمال لفظ قارورہ کا بول مرصہ پر مجاز مرسل ہے چونکہ بول مرصہ کا اکثر قارورے یعنی شیشی میں رکھتے ہیں پس
 علاقہ معنی حقیقی و مجازی میں ظرفیت کا ہے اور لفظ الایعنی دراز قد کنایہ پر مثال استعارہ میں ملو صرف
 چشم سے ہونے لکس علی القیاس مجاز مرسل میں صرت بول سے شیشی سے کنایہ میں لفظ اگر کچھ والا اور دراز قد دونوں کے درمیان
 چونکہ استعارہ مضمون اور ان کا ہمت تشبیہ پر اندام و علم سائیک چاچیرہ پر تشبیہ استعارہ مجاز مرسل کنایہ ایک بیان کا فیصل میں ہوا ہے

فصل اول تشبیہ کے بیان میں تشبیہ عبارت مشارکت دو چیز سے ہے ایک معنی پر

اور دونوں کو شبہ اور مشبہ بہ کہتے ہیں اور معنی مشترک کو وجہ شبہ کہتے ہیں اور شبہ اور مشبہ بہ اگر
 حقیقت میں مشترک ہوں گے تو صفت میں مختلف اور یا بالعکس کیونکہ اگر حقیقت اور صفت کا
 کسی میں اختلاف نہ ہوگا تو تشبیہ باطل ہو جائے گی اور صفت وجہ شبہ میں کم اور مشبہ بہ میں زیادہ ہو جائے
 در نہ تشبیہ سے کچھ فائدہ ہوگا اور تشبیہ سے جو مطلب مشکوک ہو یا ہو اس کو غرض تشبیہ کہتے ہیں اور جو لفظ دلائل
 تشبیہ پر کرتا ہے اور اس کو دلائل تشبیہ کہتے ہیں پس واضح ہو کہ ارکان تشبیہ کے پانچ چیز ہیں مشبہ بہ وجہ شبہ
 غرض تشبیہ دلائل تشبیہ جیسے پھول سا چہرہ بیان چہرہ شبہ پھول شبہ برنگینی و شجرہ اظہار خوبڑی مشبہ
 غرض تشبیہ اور لفظ سادات تشبیہ اب اتمام تشبیہ باعتبار ان ہوں بچکانہ کے بیان کیے جاتے ہیں

بیان مشبہ و مشبہ بہ و مشبہ بہ کبھی دونوں جتنی ہوتے ہیں معنی جو کسی حس سے بچکانہ جو اس بچکانہ

مہر کہ ہوں حکیم قصد حسین خان لکھنوی شاعر سر و ساقہ تو گل سے خرماسہ شائے بازو بھرے بھرے سارے
 کبھی دونوں عقلی مستزاد ظہر شجرہ حیات بادی کہ ہو شہادت حاصل تھے ہاتھوں قاتل تیرے آپ شمشیر کو تیرا
 بسمل سمجھو آج بقا تشبیہ شہادت کی حیات بادی سے ہے یہ دونوں مدد کہ عقل ہوتے ہیں اور کبھی ایک
 حتیٰ اور ایک عقلی بھی ہوتے ہیں میان چہ شبہ وجہ شبہ کبھی حتیٰ کبھی عقلی ہوتی ہے و قاتل اور وجہ

فصل اول
 تشبیہ
 بیان میں

کبھی متحد ہوتی ہے جیسے تشبیہ شجاع کی شیر کے ساتھ کبھی متحد جیسے تشبیہ قد کی سرو کے ساتھ کہ میان ہستی اور بلند
 اور وجہ شبہ میں کبھی ایک ہیات مجموعی دوسری ہیات مجموعی سے تشبیہ دی جاتی ہے اور کو تشبیہ مرکب و مشتمل کہتا ہے
 ذوق شہر ارادہ کر کے ناقص علو جاہ کامل کا + تو یہ جانو کہ نابینا کنار باہم چلتا ہے + ولہ گاہ نمی ٹھہرتی کہ شبہ
 میں کیا کیا ہے سیر + روح کرتی ہے کسی مست کی قاتل تبدیل + سودا شہر زلفین کبھی غمی بین + چہرہ + عین خمیں دل
 جسطرح ایک کھلوانے پہ ہینڈ + بالک + کبھی دشی متضادہ کو بطور طنز اور ظرافت کے تشبیہ دیتے ہیں
 او میں معنی متضادہ وجہ شبہ ہوتی ہے جیسے بھیل کی تشبیہ حاتم کے ساتھ ۔ جس تشبیہ میں وجہ شبہ مذکور ہوتی ہے
 او کو مفصل کہتے ہیں جیسے تیسرے شہر گول اسکے ستون تھے ساعدہ چلن مڑگان چشم مخمور + ورنہ محل
بیان غرض تشبیہ غرض تشبیہ کہ بہت قسمیں ہیں کبھی ترمین مشبہ نظر سماع میں اور کبھی مذمت اور تہنیت
 نظر سماع میں اور کبھی بیان حال غرض تشبیہ ہوتی ہے جرات شہر بھل مہر گر دیش ہی ہکو سارے دن + جو تم بھڑ
 تو پیارے پھر میں ہمارے دن + یہاں غرض انظار حال گشتگی ہو امانت شہر ہنرچ اوہ گل رعنا تو تماشو کیا
 گہر و نیلہ و راقوت کو یکجا دیکھا + غرض ترمین مشبہ ہے + تیسرے شہر زنیور سیاہ + خال اسکے بزرگ کی جٹا میں
 بال اسکے + غرض مذمت مشبہ ہے + ہوا ت تشبیہ جس تشبیہ میں ادات تشبیہ ہوتے ہیں او کو مرمل
 اور جبین نہیں ہوتے او کو موم کہتے ہیں اور الفاظ تشبیہ متعلد + و ملائمہ جیباؤں چون نظیر مقابل حسابہ + ہر
 عدیل رنگ بسان وغیرہ میں مثال مرل ذوق شہر افس ہو کیا دل کو تیر بار سے + ہر شائبہ ختم ہی موفار سے +
 ولہ یوں نہ نکھے ہو چشم بار سے + مست جیسے خانہ خمار سے + ولہ نظر آتا ہے رنگ لب ساغوج ہلال + پیکار ہار
 لب سے شوق تقبیل + مثال مومکہ + ناسخ شہر ہوا سے بال و رکڑ کرتے ہیں او سکے چہرے پر غزال چشم خونگی کر شہر
 چیں کیو میں + تشبیہ مطلق او کو کہتے ہیں کہ ایک چیز کو تشبیہ دین + دوسری چیز سے + و تشبیہ میں چار چیز ہیں فی الز
 مشبہ او مشبہ باور حروف تشبیہ اور وجہ شبہ چنانچہ بیان انکا ہو چکا مثال شہر خ تراشل لالہ ہر رنگین در در و زور
 مراہو ز عیار + تشبیہ تفصیل ہے کہ ایک شے کو کسی شے سے تشبیہ دین اور پھر مشبہ کو مکبہ پر ترجیح دین بعد ترجیح
 چنانچہ شہر شہر تو ہی گل و نہیں کہ ہو دھم + تجھے غنیمت گل گلدار + تشبیہ مشروط یعنی تشبیہ سرو اور دولت
 کی ساتھ محبوب شہر ظنار و قیام قرار دی ہے شہر سرو ہو تو اگر ہو سرو روان + تو ہی دولت اگر ہو او کو قرار
 تشبیہ اصحار طے تشبیہ نیکہ تشبیہ معلوم شو شہر تیرہ کو اسطے ہی میرا بخت + مگر کہ وہ دلت تیرہ جون شب تار +
 تشبیہ استو یہ تشبیہ میں + دونوں کا مساوی کر دینا شہر قد مرا اور تیرے ابرو کج + دیکھ خمیدہ ہو کمان کرد +
 تشبیہ کنایت تشبیہ میں شبہ کو ذکر کرنا شہر میں کن کیوں تلخ کام کر چہ سدا + لعل شیریں ہر تیرہ شکر بار +
 تشبیہ عکس یعنی شبہ کو مشبہ پر پھر مشبہ کو مشبہ قرار دینا شہر میں انغری کر کھ طرح + ہر مکر تیری جیسا میں نزار

بیان
استعارہ

فصل دوم استعارہ کے بیان میں اور ذکر ہو چکا کہ مجاز میں مجب بنی حقیقی و مجازی کے درمیان علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہے اور اسکو استعارہ کہتے ہیں اور غرض استعارہ سے یہ ہے کہ تشبیہ کو عین تشبیہ بقار دین میں حالت استعارہ میں تشبیہ مستعار لہ تشبیہ کہ مستعار منہ وجہ تشبیہ کو وجہ جامع کہتے ہیں جیسے شیر معنی امر و شجاع پس شجاع مستعار لہ شیر مستعار منہ شجاع معنی ہے اور بطور تشبیہ مستعار لہ و مستعار نہ کہی و فون حسی یا عقلی کبھی ایک حسی یا ایک عقلی قائل پس اگر صرف تشبیہ کو ذکر کریں اور اسکو استعارہ بال تصریح کہتے ہیں جیسے امانت شعر بطور ہنر لگا اوس شمع کو پروانوں آشنائی کا کیا حوصلہ بچا فون سے شمع سے ملو و عشوق اور پروانہ سے عاشق اور اگر صرف تشبیہ کو ذکر کریں اور اسکو استعارہ بالکنایہ کہتے ہیں لیکن اس صورت میں قرینہ ضرور ہو گا یعنی مناسبات لوازمات تشبیہ بہ محذو و اوس قرینہ کو استعارہ تخیلیہ کہتے ہیں پانچ شعر نہیں ممکن کلک فکر لکھے شعر سب تھے برستا ہوا بہت نسیان گہر ہو تو میں کم پیدا فکر کو فشی قرار دیا اور کلک جو واسطے فشی کے ضرور ہے اور اسکے واسطے ثابت کیا پس استعارہ فکر کا فشی کے ساتھ استعارہ بالکنایہ ہے اور اثبات کلک اور اسکے واسطے استعارہ تخیلیہ لہ باس حرم نہ چاہیے اسی پنجہ جنوں بہار گرا آئی جامہ احرام ووش پر جنوں کو آدمی سے استعارہ کیا اور استعارہ و قسم ہے اگر استعارہ حسن و وہ اہلیہ جیسا مثلاً سے ظاہر ہے اور اگر استعارہ فعل یا حرف ہے اور اسکو استعارہ تبعیہ کہتے ہیں ع بھاگ ان شعلہ بازوں سے مثال جواب اجتناب کو بھاگنے سے استعارہ کیا اور بھاگ سیغہ امر کا ہے علاوہ اسکے استعارہ میں ہم ہر مطلقہ مجرودہ مٹر شمع مطلقہ وہ جمین مناسبات مستعار لہ اور مستعار منہ کے ذکر نمونہ ہندم شعر حاجت گمان سے جب تھی دیر و گھر کے پلنگ سے اہ شاعیر شیر سے مراد و شجاع ہے و انشا شعر چین ہرگز نہیں محفل کے اوسے تکیے پر اوس بچی کے لیے ہو و کے پر کا تکیہ پیری سے معشوق اور استعارہ مجرودہ وہ کہ صرف مناسبات مستعار لہ کے مذکور ہوں و نسیم شعر ثابت کچھ اثر سارے کا ہے اس چاند کو کیا گن لگا ہے لفظ گن اور تارہ مناسب چاند کے ہے جو مستعار نہ چہرہ یار کا ہو لہ سر کی تھی جو محرم و سر کی بر جوں پر سے چاندنی تھی سر کی بر ج سے مراد پستان اور لفظ محرم اوس کے لوازمات سے ہے پانچ شعر نایم جو گن گن ان اغنیاء سننا ہوں یہ سخن لب نان جوین سے میں گن اد پھرے نالے سے ہر کبھی مناسبات و فون کے بھی مذکور ہوتے ہیں اور کبھی استعارہ بطور تشبیہ بھی ہوتا ہے یعنی مستعار منہ و مستعار لہ اور وجہ جامع ہر ایک مرکب چند چیز سے ہو اور اسکو مجاز مرکب بھی کہتے ہیں نیز شاعر انسان پر ہی کا سامنا کیا ہے میں ہوا کا تھا منا کیا ہے تھی میں گن کا تھا منا استعارہ ہر کار بہودہ کرنے سے

فصل سوم مجاز مثل کئی قسم ہے کبھی سبب کو بجائے سبب لائے ہیں فون شعر طربا پس سے زمانے کے نہ آگاہ تھے ہم حق بجانب ہو کہ نادان ہی واسطہ تھے ہم مراد طربا پس سے تغیر زمانہ ہے اور تغیر سبب سردی و گرمی کا ہے کبھی سبب کو بجائے سبب لائے ہیں و لہ اس ملاقات سے اب سیر ہوئے بھر گیا دل

بیان
استعارہ

فصل چہارم کنایہ کے پانچ

از دین علم بیچ میں

کسی چاہت تھی کیسی تھی طبیعت مائل مراد سے بیزار ہونا ہو اور سبب بیزاری کا غذا سے ہو کبھی طرف
 بجائے موقوف کے لائے ہیں جیسے لفظ قارورہ کہ معنی خشک کے ہو معنی بول کے استعمال کرتے ہیں کبھی موقوف
 بجلے ظرف جیسے گلاب کو طاق میں کھدو یعنی شیشہ گلاب کو کبھی لفظ کو باعتبار حالت نامانی کے استعمال کرتے
 جیسے طبیب کو طبیب کنایہ شدت خاک مرد انسان سے ہو واد شجر کسیر ہو تو کیا ہو چشت خاک رسہ واد خاطر
 چب کسی کے اوس سے ملال آیا کبھی باعتبار حالت زمان مستقبل کے ذکر کرتے ہیں جیسے طالب علم کو مولوی کہنا
 کبھی کل بجلے جز اور کبھی جز بجلے عام اور خاص بجلے عام استعمال کیا جاتا ہو جیسے
 شجر جب ج ہوئی تو مینہ پڑا کالے نے من ڈھپے کالہ کالام ہوا و رانچ مقصود ہو خاص کبھی
 کسی شئی کو بافظ آلہ استعمال کرتے ہیں ذوق شہر زبان کھولین گے مجھ پر زبان کیا بشکاری سے کہ میں نے
 خاک بھری منہ میں انکے خاکساری سے۔ ندیان یعنی بکلام ہو نوازش شجر ساتھ وہ سپر جنازے کے نزدیک
 آئے۔ اسی اجل تیرا قدم مجھ کو مبارک ہو و لفظ قدم سے مراد آسنے سے ہو شجر تحریہ کیا کہ نہ مروت
 آئینہ ہو تجھ پہ میری صورت یعنی ظاہر ہو آئینہ آلہ ظہور صورت کا ہو لفظ شجر ملے میں شجر میں نہ آرام
 کرتے ہیں کو بچے میں اسکے ہم ہیں کھٹے آفتاب میں یعنی خوب میں کبھی باسرمادہ کے استعمال کرتے ہیں جیسے تلوار کو آہر کہنا
فصل چہارم کنایہ کے بیان میں تعریف کنایہ کی اوپر لکھی گئی مثلاً اوسکے۔ مقرر شجر یا درودستان پر وں
 نیچے بجلی لگائی ہو کبھی مذکور جب ہوتا ہو کچھ گزرے فسانوں کا بجلی لگنا کنایہ کثرت گریہ سے ہو۔
 نوازش شجر مرض پھیل پڑا ہو تپ جدائی سے کہ بیٹھ لگ گئی یاروں کی چار پائی سے بیٹھ چار پائی سے
 لگ جانا مراد قوط طاقت نشست و برخاست ہو ولہ لگے زمین پر آب سب اوتارنے ہلکو۔ یون دکھائے
 تہ نہ ہٹا رہے ہلکو۔ زمین پر اوتارنا مراد قریب ملکر ہونے سے ہو ناسخ شجر التجا ہو پر خان کی جانب
 رکھوں میں ساق ساقی کلفام دوش بر دوش بر رکھنا کنایہ مباشرت سے ہو ذوق شجر عزیز صلا
 نہیں سرمایہ ہمت کو کہ دریائے نہرہ دے کر نہ باندھا گو شہوار دہن سے۔ گرہ دے کر دہن سے باندھنا
 مراد عزیز رکھنے سے ہو فائل کنایہ ہرگز وسائط لزوم نہ ہوں اور خفا بھی ہو اوسکو ایما و اشارت کہتے ہیں جیسے
 مثلاً بالاسے ظاہر ہو اور اگر وسائط نہ ہوں لیکن خفا ہو اوسکو رمز کہتے ہیں جیسے عرض القنا کنایہ احسن سے کہ
 یہ امر علم قیافے سے متعلق تھا و اگر کثیر الوسائط ہو اوسکو تلویح کہتے ہیں جیسے لہجے انگریز والہ جی شخص داز فاق
 اوپر گزرجا اور کنایہ سے اگر موضوع غیر مذکور مقصود ہو اوسکو تعریض کہتے ہیں جیسے خطاب میں معشوق
 نے وفا کے مصراع ہو دوست وہ جو دوست کی خاطر جلا سے دل مرد شاعر کی یہ کہ تو از قدیم دوستان نہیں کی

باب و تم سلم بیچ میں

علم بدیع علم حسنات کلام کا ہی جو الفاظ حسناتی ہیں ہوتے ہیں لیکن وہ محسنات برہیل حسناتی ہیں پہلے جو
فصل اول صنائع صنویٰ میں تضاد و جملہ جملہ اور ربط بقہ بھی کہتے ہیں یعنی دو لفظ ضد ایک دوسرے کی لانا
خواہ وہ دو لفظ اسم ہوں یا فعل یا حرف و ذوق شعر لڑتے ہیں کہ نصیب کا ہی فلک سے ہم و فرقت کی رات
کہ نہیں روز صاف سے درات اور روزین تضاد ہو کہ فلک تو بیٹھا ہی جس صبح سے ناشام چلتا ہی، گریہ
نظر سے تیری اینکا کام چلتا ہی، ناسخ شعر صبح سے کہتے ہیں معارضے گھر کو سفید، شام سے کرتی ہی فرقت کی
شب تار سیاہ ہجرات شعر غریب و یوں کی نموشی میں بھی سوکھاتیں ہیں یہ جو کہ سختی امیں بہت باتیں ہیں +
فولہ شعر نہ آیا اور کچھ سچ چرخ کو آیا تو یہ آیا + گھٹانا وصل کی شب بٹھانا روز و ہجران کا + اور وہاں غلطی کر
صنعت تدبیج یعنی ذکر اقسام رنگوں کا کرنا بطریق کنایہ + امانت شعر گندمی رنگ کو بیکر نہ کھڑا کرتے تھے
دھاتی جوڑے سے کبھی نہ ہر کرتے تھے + مقایلہ ہی کہ ایک کلام کے مقابل و ملکہ کلام اٹل حصے ہو کہ الفاظ
دونوں کے باہم تضاد رکھتے ہوں + ذوق شعر خیر خواہوں کے ترے چہرے پہ نورنگ نشاط + اور بدخواہوں کے
خسار پر شک حسرت + اس صنعت کو سکا کی مصنف مفتاح نے علمیہ لکھا ہی اور مصنف تلخیص اور مطلق نے دخل
تضاد کیا ہی مراعاة النظیر کہ مناسب تو فرق بھی کہتے ہیں مراد ایراد ایسے الفاظ سے جو جنس اور کوئی نسبت
سوائے تضاد کے ہو + ذوق شعر تیرا تھی ہو فلک کا بکشان ہی خرطیم + کان و فون و نور و دم و ذب سرور ہا
ایہام صنعت و قسم ہی ایہام تضاد اور ایہام تناسب جسکو تو یہ بھی کہتے ہیں یعنی ایسا لفظ لانا کہ دو معنی
رکھتا ہو اور معنی دوم کے غیر مقصود ہی کسی لفظ سے اگر نسبت تضاد کی رکھتا ہو وہ ایہام تضاد ہی اگر اور کوئی نسبت
تو ایہام تناسب ال ایہام تضاد کی + امانت شعر دل جو بھرا آیا تو اک شور بجا یا میں نے + سارے تالاب کے سونوں کو
بجایا میں نے + لفظ متوکلیا میں نے معنی دوم ختم نہ غیر مقصود ہی لفظ جگمگ سے ایہام رکھتا ہی + ولہ شعر بھرتی
رولانا ہی ہر میں ہر سیاہ + غم و اندوہ بر دھاتی ہی گھٹا سادوں کی + لفظ گھٹا مناسب نہ جانے کے ہی اور معنی مقصود ہر کے
ہیں مثال ایہام تناسب ذوق شعر چھوڑا کی جیتا مجھے چشم قاتل + یقین ہی یقین بلکہ عین یقین ہی لفظ عین کے
معنی مقصود و محض کے ہیں اور معنی دوم مناسب چشم کے ہیں مشاکلہ ہی کہ ایک چیز کو الفاظ مناسب چیز دیگر سے ذکر
کون سبب رب و فون کے چنانچہ شعر شعر گردش ہی میں ہے ہی جو دراز آسمان شاید یہ چال تخت سے سیر اور طائی
مرا و چہرہ کہ دو معنی ذکر کرین اور جو ہر ایک پر لکھا جائے دوسرے پر بھی ثابت کیا جائے بہت بایونی شعر
ہم جو چپ بٹھیں تو کمال میں مٹری + آپ چپ بٹھیں تغافل ٹھہرے + اصحا و اتھیم یہ کہ قبل عمر بیت کے ایسا لفظ لاو
کہ صنائع کو معلوم ہو جاوے کہ فلان لفظ عجز میں آوے گا بشرطیکہ وہی قافیہ صانع کو معلوم ہو کہ شعر
کمال اثر و زوال اثر ہی ہو پس لاکھ حاسد ہوں + بھلا نا زبان نہوں کہو کر میں اپنی سنہ کمالی کا + مصحف ایک کہتے

فصل اول
صنائع صنویٰ
میں

تدبیج
مقابلہ

مراعاة النظیر

ایہام
معنی ہی ہر دو

مشاکلہ

مزاوتہ
ہر ساد

مصحف

تزلزل
عکس

رجوع
استحرام

لف و نشر

تفسیر

جمع

کہ غیر تقاطع سے وہ لفظ دو ملے ہو جائے جیسے اس شعر میں لفظ کہ شعر کہہ چکے ہیں ہر دم ترک کر خو یہ خوش نہیں نہ ہا۔
تزلزل میں صنعت کی غلیصیت ہے کہ تبدیل حرکت سے وہ لفظ دوسری صورت پر ہو جائے جیسے لفظ آخر کا مصرع اول
میں شعر میری جان کج گزشتہ میں بھی تیرا ہوں طالب دنیا عکس وہ ہے کہ اولیٰ و جزو ذکر کریں پہر جزو آخر کو
مقدم اور جزو اول کو مؤخر کریں + ذوق شعر نہایت نیک ی آیت حسن عمل عمل خیر ترا جلوہ حسنیت + اولیٰ تم شعر
یکجا دونوں ہم نہوں گے ہم ہوں گے وہ نہوں گے وہ ہوں گے ہم ہوں گے + کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک مصرع کے قلب سے
مصرع دوم حاصل ہو اور عکس و طرہ کہتے ہیں بیت یہ خوبی و زیبائی یوسف کے کہان پائی + یوسف نے
کہان پائی یہ خوبی و زیبائی + رجوع وہ ہے کہ ایک کلام کھلا اور سکون ناقص سمجھا اور حسن ہنر لکھے + ذوق شعر مراد وہ ہنر
نہیں ہے پری سے عسیر ہر نہیں نہیں غلط ہے پری سے بہتر ہے + استحضار یہ ہے کہ ایک لفظ دو معنیوں پر کرین اور
ارادہ ایک معنی کا ہو اور دوسری جگہ معنی دوم اسکے ارادہ کریں لا اور سی شعر کے حال کیا فرقت ہی ہوئی نام و نشان
جان ہی ہے متنا یا خلافت جہاں نہ مصرع اول میں حاصل سے معنی ہل کے مراد ہوں + باعتبار لفظ بھان کے کہ مصرع دوم
میں ہی ہوئے معنی ملاقات سمجھا جاتا ہے لفظ و نشر وہ ہے کہ اول چند چیز ذکر کریں پھر چند چیز ایسی ذکر کریں کہ ہر ایک
جزو اسکا تعلق اجزائے حلقہ اول سے رکھتا ہو پس اگر تفصیل مطابق ترتیب اجمال کے ہو اسکو لفظ نشر مرتب کہتے ہیں
ورنہ غیر مرتب مثال مرتب + امانت شعر لفظ عارض پہ فدا شام و سحر رہنے لگا + برق بن بن کے بت شکستہ رہنے لگا
انشاء شعر مثلاً یو عیسیٰ فوج و ابولہبشیرین جھلکھی شہر جہاں آتش و باد و آب خاک + لا علم شعر ستر و گل شوق میں
تیرے قد و عارض کے سدا + نالہ کہتے ہیں ہم قمری و لیل کی طرح + ہمیں و بار لفظ ہی مثال غیر مرتب بیت
یاد میں اس طرہ و زخماری + ہاتھ سر پر راتا ہوں سچ و شام + کبھی شہر در ہم و بر ہم بھی ذکر کرتے ہیں اسکو
مختلط الترتیب کہتے ہیں جیسے ہوشیار شعر عقل و روی و سعادت اس کے سے + ہر دم و ہر شہری ہر کار تفسیر
جسکو عین بھی کہتے ہیں یعنی چند چیز اول محل کر کے جائیں پھر انکو مفصل کر دیا جائے لا اور سی شعر ٹوٹا چٹا مسکایا
اور پھر کھلا بندھا + لا اور دہنہ محرم و جوڑا شہر مثال انشاء شعر ایک جگہ ساک اور اسٹاک ڈوبے اگ گراے +
لیوین اپٹ اپٹ کے جان آتش و باد و آب خاک + یہ مثال تفسیر معنی کی ہے اگر الفاظ ہم کو مکرر لا دین اسکو تفسیر
جلی کہتے ہیں جیسے ہوشیار شعر دشمنوں سے رکھے ہو داد و ستد + دای غم ہے ہونگے تلی غار + اور صنعت بھی
مرتب غیر مرتب ہوتی ہے اور فرق لفظ و نشر اور تفسیر میں یہ ہے کہ اگر الفاظ کے درمیان غائب رابطہ نظر کے ہو
اسکو لفظ نشر کہتے ہیں ورنہ تفسیر اور واضح ہو کہ سکا کی کے نزدیک تفسیر کا وجود نہیں لفظ و نشر ہی جمع مراد جمع کرنے
چند چیز سے ہے ایک حکم میں ذوق شعر خط بجا لائیں میں کمال ہے جو کچھ عیش کی سرکار میں جتنے بڑے ہند و بڑے
تسمیہ شعر چکنی ڈلی عطر لا بھی پان لفظ معنی و جام و خوان الوان + در غمت سے اونہیں کھلا بلا سکے + بولا شہزادہ کیکا

ولہ شعر معمول سے بہت کم ہوتا ہے مینا کو کباب مجر شمع، تفریق وہ کہ دو چیزیں فرق بیان کیا جائے
 ناسخ شعر شاعر کو تھے قدوزوں سے کیا شبیہ پسند کہان یہ چہرہ کہان یہ کہ کہان تقسیم مسلسل طرز صنعت کا
 یہ کہ شاعر ایک مصرع یا ایک بیت میں چند چیز کو درج کرے اور دوسرے مصرع میں چند لفظ لاوے کہ ہر ایک کی
 تطبیق مناسب اونسے ہو جائے چنانچہ شہر تیری محل میں ہرہ و کیوان، اک دعا کو وہم و خدنگار، مجھ پر
 صنعت طرح پر کہ ایک موصوف شہر کی صفت بیان کی جائے مگر اپنے مدوح کو ایک مہلو سے اوسکے ساوی
 کر دے چنانچہ شہر کہ تو حاتم سے کب نہا میں ہو وہ دینا تھا مال زر بیاں تقسیم لاوری شہر ہی دیکو گا
 مجھے مہر سکون جسے دیا، رخ زیبائے اور دیدہ گریاں مجھ کو قطعہ قسمت کیا ہر چیز کو نظام ازل سے، جو
 کہ جس چیز کے قابل نظر آیا، دلیل کو دیا نالہ اور پروا سے کو جلنا، غم بہکو دیا سبے جو شکل نظار یا جمع تفریق
 شہر دو فن صاحب فیض ہیں کہیں بیان اور تو بہرہ دینا، صدف کو قطرہ تو مجھ کو جمع مع تقسیم
 شہر تیغ و فسر کا ہو تو مالک عنایت سے تری، تیغ و قسم لے گیا افسر سکندے کیا جمع مع تفریق و تقسیم
 قطعہ سب سخی ہیں یا ہرودیا اور وہ علاء جناب پاوین فیض انسنے نباتات اور غوامس مگر ادب پر کہ ہر نالہ دریا
 ابرو رو کو قوت فیض، باب خندانہ والا فر ہے ہر دانا، مبالغہ مقبول یعنی طرح یا ذم میں حد سے گزر جانا
 اور وہ تین قسم ہوا اگر اداسی نہ کو محبت اور عادت ممکن ہو اسکو تبلیغ اور اگر محبت ممکن لیکن خلاف عادت
 ہو اسکو اغرائق اور اگر محبت عادت دو فن کے متعلق ہو اسکو غلو کہتے ہیں مثال تبلیغ انشا شاعر کے نالو سے
 جگر دکنے لگا، یاں تلک وے کہ سر دکنے لگا، اکثر کثرت گریہ سے سر در پیدا ہوتا ہے اور قریب قیاس بھی کر
 مثال اغواق سحر لکھنوی، تعریف ہے شہر مجھ کو کوئی انگیزا گراوس پیوار، حاضری کھائے سپا تو قیاس نہیں
 لغز اگر عقل دلالت کرتی ہو کہ کمال تیز روی سے ممکن ہے لیکن خلاف عادت ہے مثال غلو در تعریف ہے
 ولہ شعر گزنی اور دم کے سو جائے اگر کوئی سیں مات مجھ خواب میں آیا کرے اور دکنے مذہب کلامی
 یعنی کلام میں دلیل مثل اہل علم کلام کے کلمی جائے لا اعلم شعر کس طرح کہنے اس میں تنگ سے وہ شوخ تقسیم یہ
 جز کے ہیں دلالت بھی باطل مذہب فقہی اگر دلیل بطور علما کے ہو لاوری شہر انگلیں خدا دیکھنے کو
 دین میں میری جان، دیکھا کسی نے تیری طرف کو تو کیا ہوا حسن التعلیل یعنی کسی امر کی علت بطور پسندیدہ
 ثابت کرنا کہ در حقیقت نہ ہوتا ناسخ شہر ہوا چشم یار کی ہو یہ بھی دلیل و خشی محال ہو جو ہر کے کباب میں
 سہو شہر تیری رہتی ہو اکثر جاوہر متابت بت پر کہ نامعلوم ہو سکو قیاس میں جہینا ہوں، انشا شہر کہ دم تو دیکھنے کو
 محال تھی اپنی تیغ، اندام غور پر زہ ہوتا حال منزہ، تاکید المصباح بالمشبہ الذم یعنی اس طرح صفت کا ذکر مع کو
 بادی النظر میں استہزا ہو کہ قائل اسادہ دم کا کہتا ہے لیکن تعب غور اور فہم معنی معلوم کہ عین مع شہر

تفریق
تقسیم

تجربہ

تقسیم

جمع مع تفریق

جمع مع تقسیم

جمع مع تفریق و تقسیم

مبالغہ

مبالغہ

مبالغہ

مبالغہ

مبالغہ

مبالغہ

مبالغہ

مبالغہ

مبالغہ

میرا لکھنؤ کا ایک شاعر

استباحت
ادماج
سنی انھوی لپیٹا

توبہ

تجمل للعارف

قول بالموجب

طرد

تو سراپا حسن بریکینی نہیں ہو گئی ملکوتی جمہور ہو تو یا پیری ہو کیا ہو تو، لفظ لیکن کہ واسطے ہشتنگے آتا، ہوسل کو
اشتبہ دیتا ہو کہ قابل کوئی مضنون مخالف جملہ اول کے لگے گا مگر غرض منہون شعر سے معلوم ہوا کہ عین مدح ہی
تاکید الذم یا شبہ المدح شعر پر بھی انہیں کوئی زبانی نہیں کر کیا ہو، کہ کہ صحبت میں کوئی بیٹھے تو وہ تجاہلی
بن جائے، نواز میں شعر کے تنجہ چرخ سے امید ہنسنے کی ہو جو ہو سکتا بھی تو بان شاید دنان ختم خندان ہو
استباحت جسکو مدح مودہ بھی کہتے ہیں وہ ہو کہ کسی کی طرح کریں کہ ایک مدح سے مدح دوم حاصل ہو لفظ
شعر لبتا شیریں ہر مانند سخن اور کمر مدح ہی مثل دہن، ادماج وہ ہو کہ ایسا کلام ہو کہ اوس سے دوحی حاصل ہو
جرات شعر شکل مہر ہو گردش ہی ہکو سارے دن ہو تم بھر اؤ تو پیارے پھر میں ہمارے دن، لفظ پھر اؤ
دوحی رکھتا ہو، امانت شعر سنی کسی نے نہیں غم کی داستان میری مدوہ سخن ہوں کہ گویا نہیں زبان میری، لفظ
گویا خواہ یعنی گویا وہ اور خواہ مخف کو یا کہ کلمہ تشبیہ ہو سر و شعر گراو سکے جو میں ہوں ہی اندو میں ہے، ہو ہو
وصال لایقین ہے، وصال یعنی مرگ و مہنی ملاقات و فون جائز ہن لا اداری شعر اوس کے عارض کو لکھ جیتے
ہیں، عارضی اپنی زندگانی ہی، منسوب بعارض یا چند روزہ توجہ جیکو ذوالہجین اور محفل الفندین بھی کہتے ہیں
وہ ہو کہ کلام دو صورت مختلف پر دلالت کرے جیسے ہوا اور مدح علی ہذا القیاس لفظ شعر کیا ہی تاثیر ہو و اسد
تری صحبت کو، یک بیک لحظہ میں بن جاسے ہر حق انا، اور اسی کی قسم ہو کہ ایک مصرع متضمن ہزار ہو اور مصرع
دوم رفع شبہ یعنی ہزل کا کہ چنانچہ خسرو دہلوی کہتے ہیں شعر گھر میفر و شمشاد بہت تو خیر سخن ہے شیریں باز
سیم و زربہ تو خوش خضہ بودی کہ من کردہ ام، دعا و ثنا و بوقت شعر میان و دران تو خواہم خدا و ملی سب تازی
دگر زمین ز رمالہزل الذی میرا و بہ اسجد کہ کلام میں صرف الفاظ ظرافت کے ہوں مگر مضنون خوب کہ بہر ہو
اشعار دنیا اک زائل ہوا ہی منے مہر و وفا وئے حیا ہو، مژوں کیسے یوں ہر ہزن دنیا کی عدد ہون کی شہر
تجامل للعارف یا تجامل عارف جسکو کاکی مصنف مفضل نے سوق المعلوم ساق غیرہ لکھا، یعنی المعلوم
اظہار بغیر کی کار کا واسطے کسی فائدے کے پھر شعر ہو زلف یا دھوان ہو یہ غم جلال کا، اعجاز حسن ناز سے
او پچانو سکا، یا ابر آفتاب کے پہلو میں آگیا، پیدا ہو یا کہ شام غریبان یہ برلا، جرات شعر گراو سکے کا قابل نے
نالا و مہب نکالا، ہوسن پوچھتا ہو کہے سکوا مار ڈالا، قول بالموجب کسی شخص کے کلام کو خلاف ہر اوقا
گمان کرنا، لفظ شعر توجہ کہتا ہو کہ تو دل سے نہیں کرتا، ہو یا رہ، سچ ہو یا رہے میں تو تجھ کو جان سے ہوں چاہتا
ایضا شعر ناصحا کہتا ہو جو تو عشق و سکا چھوڑے، کیا کوئی بہتر ہو اوس سے جسپہ عاشق ہو وں میں اطراد
یہ کہ نام مودع کا مع نام آہ کے بہترین کر کہیں قدسی شعر ہا کلشن بن محمد عربی، ضیائی چشم علی فرید
زہرا، بہار نرملی خاطر حسین حسن سرور سیدہ زین العبا و شمع ہدی، فروغ شمع شبتان باقر صادق غریب خاک

خسہاں علی بن ہوشی + تعجبی کلام میں تعجب ظاہر کرنا + اسخ شعر بگڑ جاتا ہے سبب بخیرے گزرتے کہتے
 ہیں + تعجب ہو کہ برسوں میں نہ وہ سبب دفن بگڑا + امانت شعر بچول سے سینے پہ کب ہیں سرپستان پیدا ہوئے
 گلشن میں اناروں سے پستان پیدا + اعتراض کلام قبل اکتتام یا حشو اندر جملے کے ایسا لفظ لانا کہ معنی
 بغیر اسکے بھی درست ہو سکیں + میں قسم ہو تلج و متوسط و قبیح اگر اوس لفظ سے زینت کلام ہو تو تلج اگر رکنا اور
 نہ رکنا یکساں ہو متوسط اگر مغل فصاحت ہو قبیح ہو مثال تلج + امانت شعریان سے اب جاؤں تو میں اہ لایہ اون سکوت
 + زینت کا سب انداز بتاؤں + اوسکو + زینت حشو + نظیر شعر جو اور ظلم سے اوسکے نہ کبھی گھبرا یا +
 نہ کبھی شکوہ پیدا + زبان پر لایا + مثال متوسط شعر تو ہی بحر بیکران میں نشہ او قسیدہ لب اسے جہان جو دہمت
 پیاس کو میری بچھا + مثال قبیح شعر اگر تو نے ستم مجھ پر کیا تو کیا ہو ایسا رہے + جہاں عشق و محبوب کا سہنے ہیں
 سب عاشق + شعر روئے + سنو + مقدر ہم بحر میں + اشک کے طوفان سے دریا ہو گیا لفظ حشو + کبھی ایک جملہ معتبر
 بھی + دوسرے جملے کے اندر واقع ہو جاتا ہے + غالب شعر خامہ میل کہ وہ ہر بار بد بزم سخن شاہ کی طرح میں
 یوں غمہ لہو تا ہی + تلج یا تلج وہ صنعت ہے کہ کلام شمل ہو کسی قصے معروف یا کسی مضمون مشہور + سرور
 شعر طوکونو کے جلوے میں جلایا اسے + کبھی آتش کو ہو گلزار بنایا اسے + اسخ شعر حاجت نہیں نماز
 کی سستی میں ادا کیا مرتبہ دیا ہے + غلطی + تلج + آیت لا تفرؤا الصلوٰۃ کی طرف سیاقۃ الاعداد
 اعداد کو کلام میں ترتیب یا بلا ترتیب کر کرنا + ذوق شعریان نکوش شہت میں ہفت دریا لوگ کہتے ہیں + کہ
 تھے اشک کے قطرے مرے + دو چار آنکھوں سے + امانت شعر ایک ہفتے میں بنیں نکسجی آنکھیں + کوئی دو تین دن
 اوس سے جو کہ چار آنکھیں + تفسیق الصفات ایک موصوف کو صفات متوالیہ سے ذکر کرنا + انشا شعر مستحکم
 مستحسن + شیخ + مینوع + فضل + وجود + سخن + معدن + کرم + حکیم + تصدیق + حسیں + خان + شعر + سینے پر + دونوں چھاتیان + نول
 اونچی چلنی کڑی کڑی گول + صنعت + تلج + سیاقۃ الاعداد + تفسیق الصفات + کو صاحب انوار البلاغۃ + فصاحت
 لفظی میں لکھا ہے سوال وجواب جبکو طرح بھی کہتے ہیں خواہ ہر مصرع میں سوال وجواب ایک میں سوال دوسرے
 میں جواب خواہ ایک بیت میں سوال دوسرے میں جواب ہو + ہنس شعر + چوچا کہ طلب کیا قناعت + چوچا کہ سب کیا کہ قناعت
 ولہ شعر بولا وہ کہ خواب کیھتا تھا + آتش پہ کیا بات کیھتا تھا + بولی وہ کہ ہم تائیں تعبیر و سوسوی کرے گا کوئی لکیر
 بولا وہ کہ رات کو افق میں + خورشید تھا آتش شفق میں بولی وہ بشر ہو تم دلاور + سرسبز ہو تو مآشتی پر + بولا وہ
 دیکھی اک بستان + شعلہ ہوا انجمن میں + قصان بولی وہ کہ شعلہ میں پر ہی ہوں + جو نالچ پھاؤ نا چیتی ہوں +
 حسن الطلب یعنی کوئی شی + بطر زبندیدہ طلب کرنا + قطعہ دل مرا جسے طلب کرتا ہو سونیا + سرخ + میں کیٹا ہوں کہ
 مفلس ہیں اتنا رکمان + سنے کہتا ہے کہ نکو شرم بھی آئی نہیں + جو ٹھٹھ سے کیا فائدہ فرمایا اے مہربان +

تعجب
 تعجب
 تعجب

تلج
 تلج
 سیاقۃ الاعداد

تفسیق
 تفسیق
 تفسیق

سوال وجواب

حسن الطلب

حسن التکلیف
الحسن المصنوع
حسن المقطع
حسن التخلص

تشبیه استعاره
الصفات

تعلیق
تلخیص

ایصال المثل
جامع اللسانین

تضمن اللسانین

قلب اللسانین

آپ میں نفع ایسے کے کہ جسکے ہاتھ سے بحر کا کیسہ تھی ہوا اور خالی جیب کاں کھو اور جو کہ تم رکھتے نہیں ہو
اندون + اس قدر دولت کہ رکھتے تھے سلاطین کیاں حسن التکلیف شعر تو نے مجھے پیار پڑا اگر کیا کیا
یہ صلیت سے غیر کے منہ پر کیا کیا حسن المصنوع وہ ہے کہ شعر اول قصیدے کا الفاظ بدیع اور معانی بلخ سے
لکھا جائے اور سخن او مطبوع ہو اور الفاظ فال نیک کے ہوں حسن المقطع وہ ہے کہ ہمارا آخر قصیدے کے
الفاظ فصیح اور معانی خوب سے لکھے جائیں حسن التخلص وہ ہے کہ کسی مضمون میں مثل ذکر عشق وغیرہ سے مدد ورج
کی طرف رجوع کریں اور اسی کو گریز کہتے ہیں ان میں صنعت کی مثال باب چہارم میں مثال قصیدے سے واضح ہوگی
اسی صنعت حسن التخلص کو قطع الکلام بھی کہتے ہیں اور اگر کوئی کلمہ شعر پر رجوع مطلب دیگر ذکر کریں اسکو اقتضات کہتے ہیں
چنانچہ دیباچہ کتاب میں لفظ انا بعد اور خطوط میں بعد شرح شوق ملاقات فکر لنگہ وغیرہ کہتے ہیں تشبیه و استعاره
بیان الکا مفصل باب ۱ میں ہو چکا الصفات یہ کہ ایک شخص کو کسی صفت سے یاد کریں منجملہ طرق ثلاثہ خطاب غیبت
کو محکم کے خواہ خطاب سے غیبت کو خواہ غیبت سے محکم کو خواہ محکم سے خطاب کو علیٰ ہذا القیاس + انشا شعر اول
او نگلیو نہیں قول کے چھلے نظر پڑے + والہ تم بھی سخت چھلے نظر پڑے + غالب شعر کفر سوزا و سکڑو جلوہ دہی
کہ جس سے لڑے + رنگ عاشق کی طرح رونق بخانہ چھین جان پناہ دل جان فیض سانا شام + و صبی خرم رسل
تو ہی مضمون سے یقین تعلیق منصرف کرنا کسی امر کا ثبوت باقی دوسرے امر پر حکم اول کو چڑا اور دوم کو شرط کہتے ہیں
مثلاً غالب شعر مگر وہ سو قد کہ مرخرام نانا جائے + کہت ہر خال گلشن شکل قمری نالہ فرساہو + رسالہ عبدالواسع میں
اسکی کئی تشبیہیں ہیں تلخیص جبکہ دو لسانین بھی کہتے ہیں عربی ایک مصرع یا شعر ایک زبان میں ہو اور دوسرا
مصرع یا شعر زبان دیگر میں انشا شعر ای عشق مجھے شاہد ملی کو دکھالا + تم خدیجی و فک اسد نقالی + ایہ خسرو
شعر حال سکین کے تغافل فرمایا نینا بنای بیتان + جو تاب بجز ان ازمی جان نہ لیکو کلمے لکھے چھتیاں +
ایصال المثل وہ کہ کوئی ضرب المثل کلام میں لائیں سودا شعر کا لسانین نے ہوسہ مرے دلو کو اورا + جھوٹا کوئی
کھانا ہر توشے ہی کے لالچ مار دوشل ایک شعر میں واقع ہوں تو ارسال التلخیص کہتے ہیں جامع اللسانین
جسکو دوروی بھی لکھا ہے ایسا کلام کہ اسکو نے تغیر نقاط و زبان میں پڑھ سکے مثلاً فارسی و ہندی
یا راجاے تو ہتر متضمن اللسانین + مضمون الالسنہ یعنی کلام تغیر نقاط و دو یا کئی زبان میں پڑھا جائے
انشاء فارسی + ہا یا یا حب من حالیا ہا کی باش + اردو + ہا یا یا حب من حالیا ہا کے پاس عربی بیاننا
حب من حالنا ہا کی ہاں + اسکو دور و ہترین بھی کہتے ہیں قلب اللسانین وہ کلام کہ اگر اسکو مقلوب و متعین
زبان دیگر میں اس سے معنی حاصل ہوں شعر مان یاد ماہ روز در خانہ اندرآ + یارے داری مارا سے بیار +
مقلوب زبان عربی اگرچہ ناہنا خرد زور ہام کا آنا کہو + رای بی مارا می لا و میا دارا سے

نار و جہان ز دریاں شہنا سید لکھنؤ کے ہاتھ سے لکھا گیا ہے

کلام جامع
تفصیل و اقتباس

فصل دوم صناعۃ لفظی

کلام اجماع کلام شعر پر نصیحت و حکمت و ترکیات و دیگر کی کلمنا ابداع کلام میں یا مضمون کلمنا
حقیقت میں کوئی صنعت نہیں بلکہ لسانہ کا کلام اکثر ہوتا ہے تخصیص و اقتباس نہ ہر کسی دو شعر شاعر کا شعر
یا بیت معروف اپنے کلام میں لاوین بطور مناسب نہیں مصرع کو ابداع اور زو بھی کہتے ہیں و تفصیل میں
یا زیادہ شمار کو استعانت کہتے ہیں غالب قطعہ کل نہیں کلام میرا دل میں سننے کے اسے سخنوران
کا دل آسان کہنے کی کرتے ہیں فرمایش کو نظم کل و کرنا کو نظم شکل مصنف چارم مشہور کسی شاعر کا ہر
فصل دوم صناعۃ لفظی میں جناس میں لفظیں یا تجنیس اور یہی قسم اول نام یعنی دو لفظ نوع اور
عدد اوچت میں موافق ہوں پس اگر دونوں اسم یا فعل یا حرف ہیں اسکو تجنیس نام محال ورنہ ستونی
کہتے ہیں مثال محال شعر تراٹ کو نہ آئے جو اپنے قرار پر یہ ظلم تھے کیا کیا اس بن قرار پر قرار اول معنی
وعدہ اور دوم معنی آرام مثال ستونی + امانت شعر آبداری سے جو ملاحظہ آیا وہ گلا + رشک کی برت سے
کیا جسم صراحی کا گلا + ولہ شعر ہری دی دیکھوں میں عجائب میں درخشان پونچھے + اوسکے پونچھے کو نہ روی بہ
تا بان پونچھے + وہ تجنیس مرکب یعنی دو لفظ متجانس میں سے ایک مفرد ہو دوسرا مرکب پس اگر کتابت میں موافق
ہوں اسکو مرکب ثنائی کہتے ہیں ورنہ مرکب مفروق مثال مرکب ثنائی + بحر فرح شعر جتنے مرمر گئے بتو تم پر اوسکے
مرقد ہیں سنگ مرمر کے + آباؤ شعر رشک برسانے میں شرط انگھوں نے باہم بدلی + صاف روئے میں
بنے دیدہ پر ہم بدلی + مثال مرکب مفروق + امانت شعر بے گل ہی نہیں تیز وہ خسارے ہیں ایک رخ
کیا نخل اوس سے تو رخ سارے ہیں + ولہ شعر پائون آخر کو مرا اور تری پیشانی پر + جو میں کہتا ہوں وہ اک
دن تیرے پیشانی ہی ہو + اور اگر تجنیس ایک کلمہ اور دوسرے کلمے کے جزو سے مرکب ہو اسکو تجنیس منو کہتے ہیں +
امانت شعر سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو ترپ جا بشتر ایسے سینے نہیں دیکھے ہیں کسی شعر ملاحظہ کسی کا جزو سے
لفظ نے کے ساتھ ملکر تجنیس ہوا اور اگر صرف صورت و تعداد حرف میں ثنائی ہوں لیکن حرکات میں مختلف اسکو
مخوف کہتے ہیں ذوق شعر بھینکے ہر ایک جنبش مرکان میں ہری + اس نے ناتوان کو بے کوہ قاف سے
اور اگر ایک لفظ میں نسبت دوسری کے ایک حرف اند ہوا اسکو تجنیس اند یا تجنیس ناقص یا تجنیس مطرف کہتے
ہیں + وہ حرف اند میں حالت سے خالی نہیں ہر صرح میں یا وسط میں یا آخر میں ہوگا مثال اولی امانت شعر
نات اوس شوخ کی بن جا بہ فضل ہر بیت کے آگے تجھے کوئی لپیٹ آئے نہ بن + ولہ شعر اوسکی قاست پڑیا
اکروں گر میں خیال کب قیامت بھلا پائی ہر چہ شر کی چال + حسن شعر اٹھ کھڑے ہو پر تعظیم ہی طاعت ہر
قدو قاست نہیں یہ غرہ قد قاست ہو + سوز شعر چٹک کام شکاری ہر + چشمہ فیض ہر کہ جاری ہو + سمور
شعر کیا جو وعدہ شب و سحر دن پہاڑ ہوا + یہ دیکھو مری شامت کہ ہوتی شام نہیں + اور اگر وہ دو لفظ

و تازہ خیال ہر جگہ او سکا کئی ہر چال اور سمجھ ستوازی وہ ہر کہ دو فقرے کے کلمات آخر وزن اور ہوی دون متفوت
 ہوں جیسے میں تجھ پر جان پتا اور اپنے سر پر بلا لیتا ہوں اور نظم میں جیسے میر حسن شہر کر وں پہلے توحید بزدان
 رقم نہ جھکا جسکے جسکے کو اول قلم اگر جمیع الفاظ نثر یا نظم میں مقابل اور متحد الوزن؟ القوافی لائیں اور سکوتر صبیح
 ہیں جیسے نثر تیری تعریف نثر سے بیرون ہو اور تیری توصیف تقریر سے افزون ہو اور نظم غالب شہر تیری دانش
 مری مہلح مفاسد کی ہیں تیری نیشش سے انجلاخ مقاصد کی کفیل الفاظ آخر سبب علیت قافیہ اصل قصیدہ رہے
 نہیں اور سمجھ موازنہ وہ ہر کہ کلمات آخر دو فقرے نثر کے متحد الوزن ہوں مگر روی مختلف جیسے ہمارا یاد بڑا جیل ہو اور
 نثر میں نہ نظیر ہو اور کبھی ایسا سمجھ موازنہ ہوتا ہو کہ الفاظ نثر یا نظم میں متحد الوزن اور مختلف الروی مقابل واقع
 ہوتے ہیں رینہ نثر نہ تر صبیح ہر جیسا قاصت مزدون کر و بر و سر و روان جینہ ہو اور کمال ہر چاں کے سامنے شک خست نثر و نثر
 اور مثال نظم غالب شہر شمشاد فلک نظر نے مثل نظیر ہے ہاں دار کر مشہودہ نہ شبہ عدیل مصنف تلخیص اسکا قافلہ
 نام کھا ہو مگر سکا کی نے اسکو بھی دخل تر صبیح لکھا ہو مگر اصل ہے کہ تر صبیح میں اتحاد وزن قافیہ دون شرط ہیں اب بیان
 قافیہ عبرت نہیں اور واضح ہو کہ وزن بیان اور وزن عروضیان ہے ہر کہ وسمیں قوافی حرکات کا ضرور نہیں جیسے اگر کہ
 بر وزن مفاعیلن وزن صرفیان ملو ہر کہ وسمیں قوافی حرکات کا ضرور ہو اور شہر اسے عجم مسجد اس نظم کو کہتے ہیں
 کہ ہر بیت قصیدہ یا غزل میں تین سجع لائیں اور جو تھا قافیہ اصل قصیدہ یا غزل کا ہو اسے شہر یہ نور ہو کہ جب تک
 ہو نخل چاند چو دھوین کا ہو حلقہ ہر زلف عنبرین کا وہ ایک نافر ہو مشک صبح زب سکے نصف ماں شیریں باہر در زبان
 شیریں بدن میں جینک ہو جان شیریں مزاق میں ہر نگین کا بیوش پر پاں ہو شکاکیم کہ ساتون یا ہرین قطرے کم
 جسے کہتے ہیں جب غم شہر ہر اک آوا تئیں کا ووالقا فیتین جین دو قافیہ ہوں لا اعلیٰ شہر غریب کے کہ زمین گھر ہے
 ہو نقصان ترا میں تر واسطہ مہتا ہوں کہا ماں اور اگر دو قافیہ کے درمیان دیت ہو و سکون و القا فیتین
 مع الحاح جب کہتے ہیں یہ شہر کہیں آگے جو سنے خون ہو کہ بہا کہیں زمین جنون ہو کہ راہ متلون چن شہر دیو یا زادہ
 بحر میں بڑھا جائے آتش شہر ٹپٹے جان ہیں غیر مجب کو بلا تے ہو عبت و دل کو گڑھا کر اور بھی جی کو جلا تے ہو
 عبت مفعول مفاعلن چار بار مفعول آٹھ بار اولہ شہر زکستان کی ہرک کہیو جین جینے میں باغ مست جاو کہ ہرین
 چرمن آئے میں مفاعلن فاعلاتن فاعلن کہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 پھینکے غش کیا بغنے بھی چٹ سے فنی ہوئے سارے چرمن غش کیا مثل شہر مثال دوم پیاروں غزلین اسجی صنعت میں
 ہر علی شش شہر بریونی کی غزل چار بحر میں پڑی جاتی ہو شہر اولہ شہر صفت یا وں ہر سارا ہر آہ ہوئے نالوں کے
 ہر اپنے تباہ و آون بحر مل سدس فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن و دم مل سدس فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 محبوب مفعول شجب فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

نثر یا نظم

متلون

محدوف

منقوص

ترافق

نظم النثر

معرب

جامع الحروف

توشیح

مربط الاسماء

بہ التام

محدوف بنقوس محذوف وہ شعر کہ جسکا الفاظ اول ہر مصرع کا دور کر دیا جاوے تو کئی سری بحر میں ہو جاوے
 الا علم شعر مجھ کو سوا ان کے آفت جان ہر خدا + بندہ تیرا ہون میں کر رحم میان ہر خدا + ایسے کیا فائدہ مجھ کو جو کیا
 تو نے قتل + کچھ بھی انصاف کر اسے سرور وان ہر خدا + لفظ مجھ کو + بندہ + آسین + کچھ بھی ہر خدا مصرع سے دو
 کیجیے تو بحر دوم ہو جاتی ہو اور تری قافیہ منقوص الا علم شعر بحر جم جلا نہ جی کو میرے چپ + لفظ چپ میں مصرع سے اوپر
 چپ + کسوا سطر اس قدر بچو کہ بس بس + تو آوے گا ہاں میرے چپ + لفظ چپ میں مصرع سے اوپر
 سوم لفظ بس بس در کرنے سے وزن گیر ہوتا ہو اور معنی قائم ترافق جسکو توافق بھی کہتے ہیں چار مصرع سطر
 کہنا کہ جس مصرع کو چاہیں اول قرار دیں علیٰ ہذا القیاس دوم سوم چارم الا علم شعر مفتون ہوں میں اس شرم حیا کا دل
 عاشق ہوں میں ساز و آوا کا دل سے شیدا ہوں میں اس لعل و آوا کا دل سے کشتہ ہوں میں اس طرز و آوا کا دل سے
 نظم النثر صنعت ایجاد میر خسرو دہلوی ہوا و رو یہ کہ ایسے اشعار کے جاوین کہ بٹھری پڑے جاوین لیکن حالت
 نشین بندش اور نشست الفاظ کا درست نہ نا اور صفا سے کلام ضرور ہو کیونکہ بلا لحاظ اس قید کے ہر نظم کو نثر پر لکھ سکتے ہیں
 نظم اچھی صاحب نو تو تھے کل کیا کہا تھا اور آج کس لیے مل گئے اپنے کلام سے صاحب + ایسی الفت بھی کچھ نہیں چاہتا
 ہوسر دینے تک بھی حاضر تھے + پرتھارے تو دیکھے ڈھنگ سے + واہ جی واہ آپ کے قربان ہو جیے کیا ہی ننھے اور
 نادان + بن گئے ہو خدا سے ملنے ڈرو + یاد تو کیجیے قراروں کو + معرب یعنی اگر التزام لکھا گیا جائے تو کسرہ
 وضمہ نہ آئے اور اگر التزام کسر کا ہو تو فتحہ اور ضمہ نہ آئے اور در حالت التزام ضمہ سر اور فتحہ نہ واقع ہوتا فتحہ
 لموافق شعر کا وعدہ کر گیا ہر کل صنف نہ آیا آج تو بس ہو غضب + مثال ضمہ نہ ہوتا یا شعر مصلصل سنبل و گل لیل +
 مجھ کو جو ہوں حصول خوب ہو یا ہر لفظ یا میں فتحہ بسبب التزام قافیہ قصیدے کے ہر جامع الحروف کا کلام چھوڑ
 حسب روف تم بھی موجود ہوں شعر این چنان الغیاث اسے کافر تر سالق + لذت صد حظ مرخص عشق تو بردار خطب
 اور اسی قسم سے ہر یہ قطعہ کہ ایک ایک جملہ حروف متشابہ میں سے بترتیب رقطعہ واقع ہوئے ہیں قطعہ جواب سلاج ہو
 کچھ دیاس کا لے کاش + تو ہوئے حرص نشاط اور صلح کو کل ذوق + ہلاک ہوں کہ دلازم کار نادان کو + فغان آہ بہ
 لائے ہیں ہاں غم کے شوق + توشیح وہ کلام نظم ہو کہ اگر حروف اول جملہ صائغ کو یکجا کریں کوئی نام بابت حاکم
 جیسے ہاں چھوٹے لعل لموافق شعر چشم نے تیری مجھ کوٹ لیا اسے لدا رہو ہر حال ملدیکھ لو دھر کو اسے یار + وعدہ
 وصل کسی روز تو پورا کر دے + ملے بے ملنے لے گا کہاں تک ہر بار + یا خدا کو نسا جادو کیا مجھ پر اسے لکھ گیا
 چھین مجھے خود و صبر و قرار + عشق میں تیرے ہوا سحر کا یہ حال ہوں لبشیرین سے نہ پوچھا کبھی حال دل ناز +
 مہلولہ الراسیم وہ ہر کہ دو لفظ میں حرف و اتھیل کر دیا جائے لموافق شعر اگر حق نے بخشی مجھ کو غیب +
 توں مجھے یا یک نقل عجیب عجب الاستملا لایسا الفاظ کا اول قصیدے یاثنوی وغیرہ میں جس سے

قصہ المزدوج
اظہار مضم

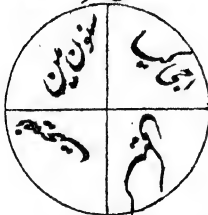
معما

لغز

مدور

مرج

معلوم ہو جائے وہ طلب جو آگے بیان کیا جائے گا جیسے تنویری گلداز شمس کے شعرا و الکثر ہستان کے اہی صنعت برہن
تیشم شہر یا جو مفید چشم صفحا یوں میل قلم نے سرمہ کھینچا + ولہ شعر شادی کے لیے ہر کلک شجر نکتہ نشانی
دیدہ حرف + قصہ المزدوج ملاو اس سے کہ کلام میں دو لفظ صحیح یائین تیشم شہر دان پھانچ بھی ہو
اوسکے غم کی + یائین نہیں ہر ایک م کی پھانچ اس رسالت قصہ المزدوج ہی اظہار مضم جسے عرب و ہند دوست
مخزن شکر + رباعی عاشق سامہ دار راز دل ناز + سونو طرح کا زیور اور خال رخسار + سب آؤ کہ وہ غور
نشان و صاحب ہم مشتاق کا عزم جاگم آخر کار + اگر کوئی شخص ایک حرف مصرعہ بالاسے لے لے لیل اس سے
پوچھ کہ رباعی کے کون کون مصرع میں نہ حرف واقع ہو جنہیں بتلاوے اوسکے ہند سے جمع کر کے مصرعہ مذکور
میں سے مطابق اوسکے شمار کر کے وہی حرف ہو گا معما وہ کلام ہو کہ جس سے کوئی نام مرد کا ہو جو اصل قول تو معما
کے نکلے جیسے ہر نام ہوتا ہی اسی کا ہم موشن موشن شہر بنے کیونکر بھی ہو کارا و لٹا + ہم اولے باٹا و لٹی یا را و لٹا +
بعل قلب نام کتاب ای مصرع دوم سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ معما داخل علم برع ہو مگر چونکہ اسکے شعبہ و فروع ہیں
لہذا ہر اسمہ ایک فن کہنا جاتا ہی لغز وہ کلام ہو کہ جس سے باعتبار علامات اور خواص و صفات کے کوئی چیز معلوم
کیجاوے اور اسکو فارسی میں حیستان کہتے ہیں مثال فارسی ترازو شہر کی اسی عجیب مدیم کہ شش پاؤں دوم دار و عجائب
ازین بشو میان پشت دوم دار و حیستان + باہر گری از سیرت علی سیفی تخلص شہر حیستان چیز کی کہ ہست
اندوکان + چار پاوار دولی نبود روان + گاہ بالائی فلک کہ بر زمین آتی باشند زرب العالمین + ہست زیبا
و عمارت بلند + بہر حسن خط ہم مد و پسند + اگرچہ در آغوش انسانرا کشد + میشو و منسوب خاکشن بخرد و ہمار سلوک و فقر
میباہ اساس + تاکہ باشند اپنے سیفی لباس مدور وہ کہ ارکان شہر کو
دائرے میں لکھیں جس جگہ سے چاہیں شہر و عکریں
وزن اور حسن قائم رہیں مثال مولف مصرع
مربع وہ صنعت کہ اشعار طول اور عرض میں یکساں پڑھے جاوے مثال مولف

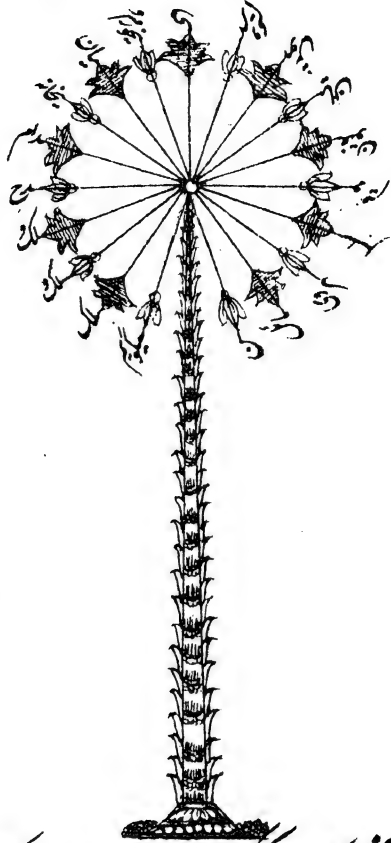


کون کیا	خفاہی	آبی	وہ دہر
عبثہ	وہ مجھے	عبثہ	عبثہ
آبی	عبثہ	خفاہی	عبثہ
وہ دہر	عبثہ	عبثہ	عبثہ

مثلت

مثلت وہ ہر کہ رباعی کے تین مصرع کے جائیں بعض الفاظ انہیں مصرعون سے مصرعہ ہمار بن جاوے
رباعی تجھسا نہیں ہر ایک کوئی اسے رنگ تر محبوب کوئی انہو کا تجھے بہتر + دہر ناز میں تجھے کہتے ہیں سب +

تجسسانہیں محبوب کوئی اے بزمِ شجر جو کلام کہ بصوتِ شجر لکھ کر پٹھنے میں اس کے مثالِ درخت تار



تاریخ وہ کلام جسکے کسی مصرع یا الفاظ خاص کے حروف سے باعتبار حساب جمل سنہ کسی واقعے کے حاصل ہونے ہوں مثال اسکی تاریخات تصنیف کتاب ہذا سے سہرہن ہوگی کبھی تاریخ نہیں بطور تعین اشارہ کرتے ہیں تدریج یا تخریج کی طرف یعنی کوئی حرف زائد یا کم کر دینے پر تخریج تدریج تو لہذا میں فلان ہر

تاریخ

باب علم عروض میں
مقدمہ

باب سوم علم عروض میں مشتمل مقدمے اور فصلیں

مقدمہ تعریف عروض و شعر و فضیلت میں فیاض ہو کہ عروض علم ہے کہ جس سے کلام موزون یعنی نظم اور غیر موزون یعنی نثر میں تمیز ہو جاتی ہے اور کلام موزون گو کہ باطنی اور مقنی ہو بشرطیکہ قصد حکم سے صادر ہوا ہو شعر کہے گیا ہو بقول بعض قصد حکم شعر میں داخل شرط نہیں یہ قول غلط ہے کیونکہ ایسا شخص کوئی ساز ہو گا کہ کبھی کلام موزون نے قصد اس سے سرزد نہوا ہو پس تمام جانِ شاعر ہوا اس لیے کلام الہی نظم آفرید شعر و انتم دشمنید و ان شعا انتم ہو کلام و تقی لکم و لکن تنالوا الذکر حکم تنفقوا اور حدیث شریف ان اکمل عبدالمطلب + انا انیس الاکذب شعر نہیں ان قول بعض کا ہے کہ قافیہ بھی شعر میں ضروریات سے نہیں بل امر عارضی و شش مطلع غزل وغیرہ

دو نوں میں منوع ہو اور انشعراؤ کا ایک ثابت اور شعر کے حق میں ہر جویا مہال میں تعریف لائے سنات کی شجر و
میں کہنے تھے اور انکو خدا سمجھتے تھے اور بالغہ و احارہ و تشبیہ مثلاً کناکہ عشوق کا منہ نکل جانے کے ہوا مدح کا
گٹھا افلاک الافلاک کی سیر کرتا ہی باتیز روی بین نہایا ہوا دل افراد جھوٹ نہیں جھوٹ ہے کہ سننے والے کو اوس سے
اور اک غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سکندر ہر آدمی جانتا ہے کہ معنی حقیقی مراد نہیں ہے تعریف میںبالغہ ہی ایسی
عبادت پر صحت شریف میں بھی اکثر بن حضرت علیؑ نے مسلم نے ابو طلحہ کے گھر شوکر دیا فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں ہے
فصل اول ارکان اور اسما اور تعداد اور اصول نحو میں واضح ہو کہ خلیل نے عروض کی پندرہ بحر میں بنایا تھا لیکن
۱۵ بحر میں حصہ نہیں ہو سکتا اور انکو چند الفاظ میں بنا کر ان وہول فاعیل انفعال تفاعیل کہتے ہیں نظم کیا وہ دونوں
دو خاص یعنی بیخ حرفی فعل فاعل آٹھ سباعی مضاعیل فاعلاتن متفعّلن متفاعلتن متفاعلین متفعولات بضم لاتا بلاتون
فلان لاتن متفعّل قرینین چیز سے جبکہ اصول یہ گاہ کہتے ہیں مرکب ہیں ان سبب یعنی کلمہ و حرفی پس اگر اول
متحرک دم ساکن ہو تو اوکو سبب خفیف کہتے ہیں جیسے دال کو دو نوں متحرک ہوں اوکو سبب ثقیل کہتے ہیں جیسے لفظ اول رحا
اصناف دوم و تدیعنی کلمہ رسد حرفی پس اگر آخر ساکن ہو تو مزدقرون یا مجموع کہتے ہیں جیسے حمرن اور اگر وسط ساکن
تو مفروق جیسے لفظ یارد در حالت اصناف ستوم فاصلہ اگر میں حرف متحرک تنوالی اور چارم ساکن ہو تو صغریٰ جیسے
صنما اور اگر جاہ حرف متحرک تنوالی اور پنجم ساکن ہو تو کبریٰ کہتے ہیں جیسے لفظ شکنش فارسی میں فاصلہ کی مثال اردو
میں مجموع نہیں بعض فاصلہ صغریٰ کو فاصلہ بصاء و معلّٰی کو فاصلہ کبریٰ کو فاصلہ بضاء و جمہ کہتے ہیں بعض دونوں کو
بضاء و جمہ کہتے ہیں مع قید صغریٰ و کبریٰ اور بعض فاصلہ کا کچھ وجود نہیں کہتے ہیں کیونکہ فاصلہ صغریٰ اجتماع
سبب ثقیل اور خفیف کا ہے اور کبریٰ اجتماع سبب ثقیل اور مزدقرون کا ہے اور بعض عروضیان باری سبب مزدقرون
تیون کو تین تین قسم کہتے ہیں سبب خفیف و ثقیل و متوسط و مزد مجموع و مفروق و کثرت فاصلہ صغریٰ و کبریٰ و عظمیٰ
مثال سبب متوسط یا تدییٰ ایک متحرک و وساکن و مذکفرّت و دو متحرک و وساکن جیسے جہان فاصلہ عظمیٰ یا پنج حرف متحرک
متوالی ایک ساکن اسکی مثال نہیں ملی شعراے قدیم نے ہول سہ گانہ میں اشعار مفروقے یعنی شعر میں صرف سبب یا صرف مزد
یا صرف فاصلہ آئے لیکن جب ہندستان پہنچے انہوں نے اوکو جھوکڑا اصول سہ گانہ کو باہم ترکیب و کروڑاں ایجاد کیے اور
واضح ہو کہ فعلوں مرکب ہی و مزد مجموع سے مقدم سبب خفیف پر اور فاعل بالعکس کے اور مضاعیل و مزد مجموع سے مقدم
و سبب خفیف پر اور متفعّلن بالعکس موضوعات و سبب خفیف سے مقدم و مزد مفروق پر اور فلان بالعکس اور
مس فاعل و مزد مفروق سے و میان و سبب خفیف کے اور مضاعلیت و مزد مجموع سے مقدم فاصلہ صغریٰ بروز و تضاعیل
بالعکس سیکو اور ۱۵ بحر ایجاد خلیل علیہن الخرج تجزئاً منشع مضاع مقضب مجشت شرح خفیف طویل
مدید بسیط وافر کمال تقارب چھ بحر متدارک ابوحسن اخفش نے ایجاد کی بعد اخفش کے یوسف عروضی نیشاپوری

تشریح معنی لغوی

٢٠٠٩

فوتیائنده او را

اور اس کی طرف سے

نقوی مہدی

وہم عنہ بل ورنہ

کتابت از کتابخانه

من کہ مقام میں

مقامات میں

بعضی از اینها

بسم الله الرحمن الرحيم

دولت ارکان زمین و آسمان

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

عصم بن غنیم بن زید

کتابخانه و موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی

میں نے یہاں

بسم الله الرحمن الرحيم

سید علی ہادی علی

در بیان دین

پیشانی

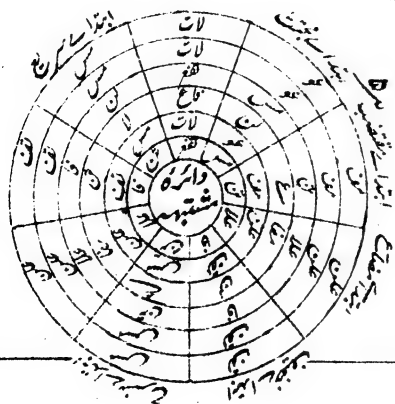
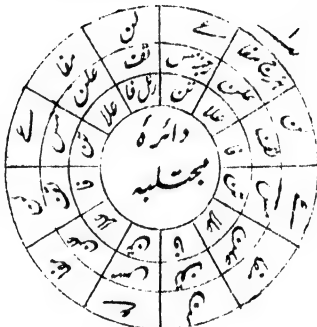
فصل اول در بیان احوال و اسباب و آثار و احوال و اسباب

میں نے اس کے لئے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "The History of the Muslim World" ہے۔

بہر قریب نکالی پھر کسی شخص سے متشکل نکالی بقدر بزرگ ہونے پر بلا جیسا کہ غریب بھی کہتے ہیں ایجاد کی متواسے اسکے
 رکعت اول اور عطف جیب متواسے مگر عین مذیل مگر تم قلیب کبیر عین مگر عین متواسے مگر عین متواسے مگر عین متواسے
 یہاں حرف ۱۶ بجو اول کا بیان کیا جاتا ہے تو کس نہیں سے سات بحرین مفرد ہیں یعنی تکرار ایک کن سے حاصل ہوتی ہیں
 اول اور اور اوہیں ہی بیت آٹھ مفاعلتین سے تمام ہوتی ہے اور کمال میں آٹھ مفاعلتین سے اور ہجرت میں آٹھ مفاعلتین سے
 اور ہجرت میں آٹھ مستفعلن سے اور رمل میں آٹھ مفاعلتین سے اور مقارب میں آٹھ مفعولن سے تمام ہوتی ہے اور ہجرت میں آٹھ
 آٹھ مفاعلتین سے اور فوج بحرین کبیر یعنی تکرار دور کس سے حاصل ہوتی ہے طویل میں آٹھ مفاعلتین سے اور ہجرت میں آٹھ مفاعلتین سے
 سے اور ہجرت میں آٹھ مستفعلن سے اور ہجرت میں آٹھ مستفعلن سے اور ہجرت میں آٹھ مستفعلن سے اور ہجرت میں آٹھ مستفعلن سے
 مستفعلن سے تمام ہوتی ہے اور واضح ہو کہ وزن مذکورہ بالا بطور اصول کے ہیں اور ان کو مسلم کہتے ہیں یہ سب اسحق بن حاتم
 کے جسکا بیان آگے آئے گا بہت قسم ہو جاتی ہیں جن میں حاف ہوتا ہے اور مسکو مذراحت کہتے ہیں اور جن سے بیت ہیں آٹھ رکین
 ہوتے ہیں اور مسکو مغل اور جبین چھ ہوں اور مسکو سدس کہتے ہیں اور یہی دو مستعمل شعر ہے بحر میں باقی قریع و ثلث و ثنی و وجد
 مخصوص عرب ہے اور متاخرین نے بعض بحر کو دس سولہ بتائیں کہ کبھی کیا ہے اور اشعار شمنج مسدس وغیرہ دو حصے ہوتے
 ہیں ہر حصے کو مصرع کہتے ہیں اور مصرع اول کے رکین اول کو صدر اور رکین آخر کو عرض اور مصرع دوم کے رکین اول کو
 ابتدا و مطلع اور رکین آخر کو ضرب عجز اور باقی ارکان ہر مصرع کو حشو کہتے ہیں اور مصرع میں جن ثنویں ہوں وہاں او ثلث اور
 کو بعض منزلہ مصرع اول کے خیال کرتے ہیں کہ رکین اول کو صدر آخر کو عرض اور بعض منزلہ مصرع دوم کے رکین اول کو ابتدا
 اور مطلع آخر کو ضرب عجز بولتے ہیں اور رکین وسط ثلث کو حشو کہتے ہیں اور ہجرت میں آٹھ مستفعلن سے اور ہجرت میں آٹھ مستفعلن سے
 ہیں یعنی ثمن نہیں آتی اور بحر شمنج الاصل کو اگر مسدس لاوین اور مسکو بحر مند کہتے ہیں
فصل دوم انفکاک بحرین اضحیٰ ہو کہ سبب حاصل ہونے از کان عشر مذکورہ کے ہر گز سے باعتبار تقدیم و تاخیر حساب
 و آواز و فوہل کے بعض بحر بھی بعض بحر سے حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً اگر مفاعلتین کو اگر مفاعلتین سے تو مستفعلن ہوتا ہے اور اگر
 و مذکور میان و سبب کے لاو تو فاعلاتین ہوتا ہے اور واسطہ انفکاک بحر کے خلیل نے پانچ دائرے ایجاد کیے ہیں اول دائرہ
 مختلفہ بحر طویل مذکور و سبب اوس سے استخراج ہیں یعنی اگر فوہل سے شروع کریں طویل حاصل ہوتی ہے اگر کن سے شروع کریں
 تو کن فاعلی کن فاعل و وزن فاعلاتین حاصل ہوتی ہے اگر عین سے آغاز کرو تو عین مفعولن مفار و وزن فاعلاتین
 بحر سبب ہے دوم دائرہ و تاخیر بحر کمال و فوہل سے استخراج ہیں اگر مفاعلتین سے شروع کریں کمال اگر مفاعلتین سے شروع کریں بحر طویل
 حاصل ہوتی ہے سوم دائرہ و تاخیر بحر رمل و فوہل سے استخراج ہیں اگر مفاعلتین سے شروع کریں رمل اگر مفاعلتین سے شروع کریں بحر طویل
 سے تو بحر رمل حاصل ہوگی چارم دائرہ و تاخیر بحر عین و فوہل سے استخراج ہیں اگر مفاعلتین سے شروع کریں عین اگر مفاعلتین سے شروع کریں

فصل دوم انفکاک بحرین

بشرطیکہ سنسرت وغیرہ شریک کو بھی مسدس اعتبار کریں نہیں اگر مستفاد اول سے شروع کریں بحر سربیع اگر دوم سے تو سربیع
مسدس اگر تعقلین دوم سے تو بحر خفیف اگر عقلین دوم سے تو مضامین مسدس اگر مفعولات سے تو مقصود مسدس اگر مولات
سے شروع کریں بحر جہت مسدس حاصل ہوتی ہے اور اس واسطے سے ظاہر ہو کہ مسدس تفعیل بحر خفیف میں داخل مفعولات بحر مضامین
میں مفصل ہے کیونکہ تفعیل اور مفعولات میں مقابلات کے واقعہ ہیں اور بحر جدید قریب مشاکل بھی اسی دائرے سے
ہیں اگر تعقلین اول سے شروع کیجیے جدید اگر عقلین اول سے تو قریب اگر مولات سے تو بحر مشاکل یعنی ہر واقعہ ہو کہ بعض اہل ثور
نے دائرہ مشتبہہ کو بصورت دیگر لکھا ہے اور اس سے صرف چار بحر اصل ہیں نکالی ہیں مگر مزاحف اور ایک نرۃ جدید سی بہ
منتزعة اصحاب و اگر کساوس سے بحر سربیع و خفیف و تہمین بحر مجد و یعنی قریب و جدید و مشاکل کو کہ نہ مسدس میں ان استخراج
کیا ہے مگر مزاحف چونکہ مال واحد ہو نہ اندازہ شکل و سبکی نہیں لکھی ہیں حجم دائرہ مفردہ کہ اس سے صرف بحر متعارف حاصل ہوتی ہے
خوشنہیں نے متدارک اوس واسطے سے استخراج کر کے نام دائرے کا متفقہ رکھا ہے ہر شکل دائروں کی بہ



فصل سوم حروف عطف کے بیان میں وضع ہو کہ اکثر ارکان میں تغیر واقع ہوتی ہے وہ تغیرات میں قسم ہیں اول کم کرنے
کشمی ن سے دوم افزائش سے سوم تسکین جس کہ سے بقول بعض حروف ساکن یا حذف کر کے آخر سب کو
کہتے ہیں اور دیگر تغیرات کو عطف اور بعض سب تغیرات کو زحان قسم اول حروف منفردہ اضمار عبارت ہر اسکان ہا
متفعلن سے اور چونکہ اہل عروض رکن مزاحمت غیر مانوس کو لفظ مانوس متغی الزن کے ساتھ بدل لیتے ہیں اسلئے
متفعلن مضمر کو مستفعلن سے بدل لیتے ہیں عصب اسکان لام فاعلین کہتے ہیں اور اسکو مفاعیلین سے نقل کرتے ہیں
اور عصب مخصوص بحر وافر وخرین عبارت ہر اسقاط ساکن بنجسب سے کہ اول رکن کے واقع ہو پس فاعل مخبر
فعل اور فاعلان متصل فعلان اور مستفعلن متصل منفصل متفعلن منقول یہ مفاعیلین اور مفعولات معولات منقول بہ
فعلات یا مفاعیل ہوتا ہے اور جس بحر میں یہ پانچ رکن ہوں وہ مخبون نہوگی طی عبارت ہر اسقاط ساکن چہارم
دوجسب سے کہ اول رکن میں واقع ہوں پس متفعلن متفعلن منقول بہ متفعلن اور مفعولات مفعلات منقول بہ فاعلات اور طی
مخبر بسیط اور زجر اور سریع اور متسرح اور مقضب میں آتا ہے اور بشرط اضمار بحر کامل میں بھی آتا ہے کہ عبارت ہر اسقاط
ساکن ہر قسم سے پس مفاعیلین مفاعیل اور فاعلان متصل منفصل فاعلات ہوتا ہے اور یہ زحان بحر طویل اور مدید و زجر
اور رمل و خفیف و مجتث و مضارع میں واقع ہوتا ہے مقبض عبارت ہر اسقاط ساکن ہر قسم سے پس مفاعیلین مفاعیلین
اور مفعول فاعل ہوتا ہے اور یہ زحان بحر طویل و زجر و مدید و متقارب مضارع میں واقع ہوتا ہے قسم دوم زحان
مزوج یعنی جو دو زحان سے مرکب ہیں جن میں اجتماع ضمن اور طو کو کہتے ہیں پس متفعلن متفعلن منقول بہ فاعلین اور مفعولات
مفعلات منقول بہ فاعلات ہو جاتا ہے اور بحر متسرح وغیرہ میں واقع ہوتا ہے بحر زحان اجتماع اضمار و طو کا ہے پس متفعلن
متفعلن ہو جاتا ہے منقول بہ متفعلن آتا ہے اور یہ مخصوص اسی رکن اور بحر کامل سے ہے و مقبض عبارت ہر اجتماع اضمار و جسب
رکن متفعلن میں منقول مفاعیلین سے ہو جاتا ہے اور مخصوص بحر کامل ہر عقل مراد اجتماع عصب و مقبض سے ہے پس
مفاعیلین منقول بہ مفاعیلین ہو جاتا ہے اور مخصوص بحر وافر وخرین و شکل مراد اجتماع ضمن و مقبض سے ہے پس فاعلان فاعلات
اور متفعلن متفعلن مضمر لام متفعلن مفاعیل ہوتا ہے اور یہ بحر خفیف و مدید و رمل و مقضب مجتث میں واقع ہوتا ہے
مقبض عبارت اجتماع عصب و مقبض سے ہے پس مفاعیلین مفاعیل ہو جاتا ہے اور مخصوص بحر وافر وخرین و صاحب الالباب
نے لکھا ہے کہ مقبض عبارت اجتماع اضمار و طو سے ہے رکن متفعلن میں پس متفعلن منقول بہ متفعلن ہوتا ہے اور مخصوص بحر
کامل ہے اور داخل زحان ہر تشعیش عبارت اسقاط بحر و مد مجموع فاعلاتن سے ہے بقول بعض عین اسقاط
اور بقول بعض لام اور بقول بعض ساکن مد مجموع یعنی الف کو اسقاط کر کے مقبل کو ساکن کر دیتے ہیں نیز من صورت میں
منقول مفعول سے ہوتا ہے اور یہ مدید و خفیف و رمل و مجتث میں آتا ہے مضارع میں نہیں آتا کیونکہ او میں مد مجموع
نہیں ہے و مد مفروق ہر معاقبہ و سبب خفیف کہ شیء میں مجتمع ہوں اور کا زحان سے سلامت کہنا بطور مجاز

فصل سوم حروف عطف کے بیان میں

کوت باز کہتے

مقبض کہتے ہیں مقبض سے

مقبض یا مضارع کا ہے

مقبض کہتے ہیں

مقبض کہتے ہیں

مقبض کہتے ہیں

مقبض کہتے ہیں

مقبض کہتے ہیں

مقبض کہتے ہیں

مقبض کہتے ہیں

مقبض کہتے ہیں

فعل مکمل محذوف فعل ثم فعل اثر ثم فعل اثر فتح مسبق فاعلان انتم مسبق فاعلان مبکون میں جن حالت فاعل کے
 ۶ میں قطع نہیں خلع حکم ذریعہ فیصل اذالہ برزخ ۸ میں بقطع فعل مکمل مبکون میں مجنون فاعل مبکون میں خلع فعل فتح میں مبکون
 لام محذوف مفعول فاعلان مذال فاعلان مجنون فاعل فاعلان موقوف مذال فاعلان حالت فاعل لاتن
 منفصل کے ۳ میں کف قطع حذوف مفعول بھی ۳ مکفوف فاعلات بضم التاء مقصود فاعلات ساکن الآخر محذوف فاعل
 زحاف مس نفع لمن کے ۳ میں ضل قطع شکل مجنون فاعل مقصود مقول مکمل فاعل لام مجنون مقصود فاعل جافری میں
فصل چہام قطع کے بیان میں قطع معطل میں وہ کہ اجزائے شعر کو اجزائے ارکان اس بحر کے ساتھ
 اس طرح مقابل قطع کرنا کہ تحول مقابل متحرک کے اور ساکن مقابل ساکن کے واقع ہوا اور اتفاق نوعیت حرکت کا ضرر نہیں
 یعنی اگر مقابل فتح کے کہ کسر نیمہ ہو تو مصانیقہ نہیں علی القیاس مثلاً مرے دلبر اور سخن کہنا دو لون بروزن سفلیل اور
 قطع میں حرف ملفوظی معتبر ہی غیر ملفوظ شمار میں نہیں آتے پس جو حرف کہ تلفظ میں آتے ہیں ان کتابت میں نہیں ہیں
 اول الف ممدودہ کہ بجائے و الف کے گنا جاتا ہے جیسے آیا ہی بروزن مفعول اور سوائے الف اور الفاظ زبان عربی کے
 بھی حالت شباع حرکت بجائے حرف شمار کیے جاتے ہیں جیسے الف تمس اور تعد اور سموات اور طہ اور تہا کا اور واد
 ویا الفاظ تہ ویر میں وہ متون جیسے ایضاً و علم بروزن فعل سوم حرف مشدوب بجائے موحرف شمار کیا جاتا ہے جیسے
 فرخ بروزن فعل چہام ہمزہ بھی ایک حرف گنا جاتا ہے جیسے جاو بروزن فاعل اور جو کتابت میں ہیں اور تلفظ
 میں نہیں آتے اول الف بعض الفاظ مثل اس اس اب اک وغیرہ کا جبکہ ملفوظ نہ ہو گا قطع میں بھی شمار نہ ہو گا جیسے الف
 لفظ اک کا اس مصرع میں یا ص مصرع ہر قدم پر جائے گرد آتش محشر اٹھا کبھی الف آخر لفظ کا بھی ملفوظ نہیں ہوتا
 جیسے ع راہ اول غم سے مقرر رسد اور الفاظ عربی میں الف اکثر نہیں بیٹھا جاتا جیسے ہا الناس اور انا نحن اور ابا
 اور عبد الجید وغیرہ دوم بے بعض الفاظ کی بھی تلفظ میں نہیں آتی جیسے ع مجھ اب طاقت گفنا نہیں اور بعض
 الفاظ عربی میں مثل فی کلمہ اور غازی الدین اور ابی الفضل ابی الی اللہ ابی تزدوی الروح وغیرہ اور بالفاظ میں
 جیسے ع میں جان بلبل کا ٹولہ گلے سے لگو سوم و او بھی بعض اوقات میں تلفظ میں نہیں آتا جیسے و او جو کو تو
 وغیرہ کل ع یہ شرکت تو بندی کو بھائی نہیں اور و او معدولہ جیسے خود اور خویش اور اس کا کہ قطع میں خد
 اور خویش اور اس گنا جائے گا اور الفاظ عربی میں جیسے بو احسن اور بو الہوس اور او العلم اور و او عطف کا
 جیسے و او اول سوم اس مصرع میں ع دل جان قرار و ہوش نہیں چہام حرکت بجائے حرف گنی جاتی ہے جیسے
 اضافت یا اس مصرع میں ع نکلتے لعل سلسل سے پریشان تھا و ملغ پنجہ حرف مخلوط التلفظ جیسے لکھ کچھ
 کچھ نہ ہنسنا کہ قطع میں ک گزرتی کچھ نہ ہنسنا گنا جاتا ہے ششم ہائے مخفی آخر بعض الفاظ کے کبھی کبھی میں نہیں
 آتی ششم شہاب خامہ سے و اشکاف یوں ہر دل شنکی راہ صاف یوں ہر اگر عروص میں ضرب میں واقع ہو تو بجائے

صحنہ چہام قطع

حرف شمار میں آتی ہر اولہ شعر مانگا کا غزوات خامہ لکھا چکے ہیں کے نام نامہ ہاوریہ باحالت اصناف میں ہر ذیل سے بدل جاتی ہر حرف کے شمار میں آتی ہر اور در حالت اشباع اصناف و حرف کے شمار میں آتی ہر جیسے
 ع نالہ دل عرش پر پونچا ماسع نالہ دل عرش پر پونچا مارا ہفتم نون غنہ بعد حرف علت جیسے کہ ان کہیں کہیں
 یون دون تہاں تہیں وغیرہ میں البتہ اگر آخر مصرع میں ہوگا بجائے حرف الگ گنا جائے گا تاخ شعر فیت کبھی
 کسی کی گوارا یہاں نہیں جس سرزمین کے ہم ہیں ہاں آسمان نہیں قاعدہ و یکو جب کوئی و حرف ساکن
 سواے نون غنہ بعد حرف علت کے وسط مصرع میں واقع ہوں تو قطع میں ساکن و م متحرک کیا جاتا ہے اگر آخر مصرع
 میں و نون بحال ہتے ہیں غالب شعر خون ہر دل خاک میں احوال بہان پر یعنی اس کے ناخن ہو محتاج حنا ہے بعد
 حرف کا لفظ خاک کا متحرک ہوگا اور وال لفظ بعد کا بحال رہے گا اور اگر تین ساکن جمع ہوں پس اگر
 وسط مصرع میں ہیں تو اول کو بحال و سہ کو متحرک تیسرے کو ساقط کرنے ہیں اور اگر آخر مصرع میں تو ایک کو
 ساقط باقی کو بحال ع ہو دوست ہو دوست کی خاطر جملے دل غالب شعر آید خط سے ہوا ہی سہو بازار دوست
 دو و شمع کشتہ تھا شاید خط رشار دوست الفاظ جو اوپر لکھے گئے بطور نمونے کے ہیں اسی طرح جانا چاہیے کہ حرف
 ملفوظ معتبر اور غیر ملفوظ ساقط ہوتے ہیں یا ایک شعر کی قطع بطور مثال لکھی جاتی ہے میر حسن شعر کروں پہلے
 تو حید یزدان رقم ہجکا جسکے سجدے کو اول قلم ہر وزن فعلوں فعلوں فعل ہر اس طرح کروں فعلوں لتوحی
 فعلوں مین و دا فعلوں رقم فعل ہجکا جس فعلوں کسجدے فعلوں ک اول فعلوں قلم فعل اور یاد رہے کہ قطع میں جاننا
 بحر اور ارکان کا ضرور ہونا کہ قطع حقیقی اور غیر حقیقی میں تہیز و تلامع نہواؤس سے مایوس امید وار کہ بحر تقارب
 میں ہر وزن فعلوں فعلوں فعل ہر وزن غیر حقیقی میں بھی یوں قطع ہو سکتا ہے نہواؤس فعلوں ہاؤس مغالیل
 امید و استغلاں اور جب ایک بحر دوسری بحر کے ساتھ مشتبہ ہو تو جس سے نہ تکلف حاصل ہواؤس بحر سے
 سمجھنا چاہیے جیسے شعر ارم الدین طالبی شعر روانہ مرے گھر سے جیب ہوا صتم ہوا صتم ہوا صتم کہ قطع اس کی جیب
 مفاعیل سے ہو اگر مفاعیل کو متغول متغول مینوں کا بھیجیں بحر جبر سد مخمخ ہوگی اور اگر مفاعیل مقبوض اعتبار کریں
 بحر جبر سد مقبوض ہوگی لیکن مفاعیل متغول سے بعد نقل حاصل ہونا ہو اور مفاعیل مقبوض سے بدین نقل لفظ اسکو بحر جبر سے سمجھنا
فصل پنجم مثال بحر اور وزن متعلقہ شعر اے اردو میں واضح ہو کہ بحر طویل و عمدہ و سبط و اقر مقضب
 کامل متغول شعر اے بحر نیم ادرشاؤ قابل اعتبار نہیں بحر جبر مخمخ سالم مفاعیل آنشد باناسخ شعر مایوسہ ہر شرف
 آفتاب لغہ جہان کا طلوع صبح محشر جاک ہی میرے گریبان کا داس میں اگر کوئی رکن سالم اور کوئی مسخ
 لائیں تو جائز ہو مخمخ مقبوض بہادر سنگ کام بدایونی شعر یہ تھوئی تھوئی محی ندے کلائی ہوڑ موڑ کر بھلاؤ
 تیرا سا قیلا دے خم جوڑ کر مفاعیل آنشد بار مشن شتر فاعیل چار بار رکن شعر عشق میں شیر مار رنگ

فصل پنجم
 بحر جبر

یا محذوف یعنی فاعلاتی فعلاتی یا فاعل + غالب شعر کچھ تو دسی فلک ان اصفاء + آہ و فریاد کی نصبت
 ہی ہی + اور عرض ضرب اگر اتر یا سبغ مقلوع لائیں اور مصدر وابستہ ابھی اگر محبوب لائیں جائز ہو کہ شعر قطع کچھ
 یہ تعلق ہم سے کچھ نہیں ہو تو عدوت ہی ہی + عرض تیرا ہوا شعر غلطی اسے مضامین بہت پیچھے + لوگ نالے کو
 رسا باندھتے ہیں + مصدر محبوب اور ضرب سبغ مقلوع ہو + بحر سرع مطوی موقوف یا مکسوف مفتعل مفتعل
 فاعلات یا فاعل + طالب شعر کہنے کیا تھپہ دل و جان نثار + تو ہوا اسے دل جان سے بار + ذوق شعر دیکھا شروع
 دلار کو + عید ہوئی ذوق سے شام کو + اجتماع جائز ہو اور اگر بجائے مطوی یعنی مفتعل کے مقلوع یعنی مفتعل آئے
 جائز ہو کہ شعر بچھہ کچھ مجھے کہہ کر کیا ہوا + دل لے تھپہ پر شیدہ ہوا + اور اسی تغیر کو عوام کہتے ہیں مطوی
 مقلوع مجدوع مفتعل مفتعل فاع طالب شعر تو ہی سراپا حسن از ناز میں ہوں مجھ سموز و گلزار اس میں
 بجائے مقلوع یعنی مفتعل کے لانا مکفوف یعنی مفتعل مضوم اللام کا جائز ہو جیسے مصرع ثانی میں علی ہذا القیاس بجائے
 مجدوع یعنی فاع کے بخور یعنی فاع لانا جائز ہو بحر سرع مخمض موقوف مفتعل فاعلات مفتعل فاعلات سوا
 شعر سننے بھنے کو بات حق نے دے گوش نہ ہوش + حق بظرف جسکے ہو آج نہ ہو خوش + اس میں اگر بجائے
 مفتولات مطوی موقوف یعنی فاعلات کے مطوی مکسوف یعنی فاعل واقع ہو تو جائز ہو جیسے مصرع دوسرے حشو میں
 ہو اگر اگر کن مفتعل میں بجائے مطوی یعنی مفتعل کے مقلوع یعنی مفتعل کسی جگہ واقع ہو تو جائز ہو مخمض مطوی مخمض
 مفتعل فاعلات مفتعل فاع + غالب شعر اگر مری جان کو قرار نہیں ہو + طاقت بیدار انتظار نہیں ہو + اگر عرض
 و ضرب بجائے مخمض یعنی فاع کے مجدوع یعنی فاع لائیں جائز ہو بحر مضارع مخمض فاعلات لائن چار بار
 ذوق شعر ہم میں غلام کو لے جو ہر گناہ کے بندے + اسکو یقین جانو کہ ہو خدا کے بندے + اس میں اگر عرض سبغ آئے
 یعنی فاعلیان کو جائز ہو میر و شعر مرتانہ میں ہوں کچھ میل اس سخت دل کے ہاتھوں پستا ہوں آپ نہ بخت دل کے
 ہاتھوں + اور اگر اس میں کن فاع لائن کا حشو میل یک جاسا لم اور ایک جاکفوف یعنی فاعلات اور بجائے
 مفاعیل مفاعیل آئے جائز ہو طالب شعر ظالم نہیں ہو الفت دل میں ترے ذرا بھی رحم یا کچھ نہ تجھ کو عشق میں ابھی
 بروز منفعول فاعلات مفاعیل فاع لائن مضارع مخمض آخر مکفوف محذوف یا مقصود مفعول
 فاعلات مفاعیل فاعل یا فاعلات + غالب شعر کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر + جلتا ہوں اپنی طاقت
 ویدار دیکھ کر + ذوق شعر ہوں طائر خیال نہ پرین میرے بال پر اوڑے جاہو پختا کہیں سے کہیں ہوں میں
 اجتماع جائز ہو اور اگر فاع لائن اور مفعول دونوں حشو میں سالم لائیں جائز ہو کہ شعر غلام اس کے دل کو اٹھلا
 ہمیشہ آہ میرا جگر تو دیکھو اس کی پناہ + مخمض مکفوف مقصور یا محذوف مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات یا
 فاعل لولہ شعر اگر دل تیرا صاف تو کیوں مجھے غما ہی + مجھے صاف یہ بتلا دے کہ کیا میری خطا ہو + بحر مخمض

۱۰

بحر سرع

مضارع

بحر مخمض

جمل فعل متبع قطع قطع نظر بعد وقت عقل نقل ذکر کیا حکم علم امر جہت بندہ و جو رقت ہر سیر خضر
فاتح ہو کہ مثال او و یا میں ماقبل کو حرکت موافق اور یک نہیں مرنہ روت ہو جانا حرف تا سیم و الف ساکن پر کہ قبل
روی سنو را میں اس کے اور روی کے ایک متحرک جسکو خمیل کہتے ہیں اسطہ ہو جسے کال مثال و تجال مثال
نیم شہر مشرق سے روان ہوا اور جمل طرح افق سے شاہ خاور و او حرف فخیل ہو اور اختلاف و ف کا جائز
اور اختلاف تائیس کال اہل عجم کے نزدیک مضایقہ نہیں بلکہ التزام تائیس لفظ منسلک ہو اور اتفاق خیل کا بھی حیدان
ضرور نہیں کہ چونکہ قافیہ عاقل و جال و شال کا جائز اتفاق انکا اختیاری ہو سو د شہر لکھنے کو کوئی پر مضامہ
بولو اور وقت و یونانی کا ناظر اور اختلاف حرف قید کا بھی اگرچہ جائز نہیں مگر شعر اسے فارسی لکھنا قرب مخرج کے
اکثر ایسا قافیہ جائز رکھتے ہیں جیسا اس شعر میں شعر ادا آنسو و نکامری آنکھ سے وہ بحر بہن جسکے آگے سات سمند بھی
ایک لہریک ان دو میں و انہیں حرف وصل نے فاصلہ بعد روی کے آتا ہو اور او کو متحرک کہتا ہو جسے مائے نسبت
اور یاے مصدری اور علامت اضافت فاتح وغیرہ اور علی ہذا القیاس وصل کے بعد خروج اور او کے بعد مزید اور پھر
نائرہ ترتیب آتے ہیں جو حرف بعد نائرہ کے آئے وہ داخل نائرہ ہو اور بقول خواجہ نصیر الدین طوسی کے وہ وصل
رہیف ہو خواہ کلمہ متصل ہو خواہ غیر متصل مگر اتفاق اکثر علماء رہیف میں مستقل ہونا کلمے کا شرط ہو جسے جلاو کا کلاو کا
اس میں لام حرف وی الف وصل و خروج یا مزید کات الف نائرہ ہر شعر کیا تجلی ہو تے چاند سے خسار و بیجاہ
بجھٹکی ہو گئی کی تری دیواروں پر سے حرف وی و او وصل فون خروج پر رویند و اختلاف ان جاہوں کا اجازت
اور علامت شناخت حرف می حرف وصل کی یہ کہ وصل کے حذف کرنے سے لفظ با معنی رہتا ہو اور حذف وی سے نمل
فصل دوم حرکات حرف قافیہ میں اے ردہ چھ میں تس اتباع توجیہ حد و جری انفاذ میں کت فتح حرف ماقبل اس
کو کہتے ہیں اس اتباع حرکت حرف خیل کو ہر شعر کیا ہو قواس جو مثال کے برابر بہن جو تی کے تے پر وصل کے
برابر حرکت فتح ہم کات میں اور حرکت کسرہ یا و می اتباع ہو اور حد و حرکت حرف ماقبل و ف و قید کو کہتے ہیں مثال
حد و ف ہا لکب شعر دیوانگی سے نوش چ زنا بھی نہیں یعنی ہماری جیب میں اک تاج بھی نہیں ولہ شعر ذکر لہر بہر
بھی اسے منظومین غیر کی بات کو بجاے توجیہ و نہیں مثال حد و قید ولہ شعر جسے کل جاؤ بوقت می پرستی ایک
ورنہ ہم چھپرے کے رکھ کر عذرتی ایک دن اور توجیہ حرکت ماقبل وی کو کہتے ہیں بشرطیکہ وی ساکن ہو اور کوئی
حرف و ف قافیہ سے اس کے ساتھ ہو ولہ شعر ہم جو ہر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں کبھی صبا کو کبھی امیر کو دیکھتے ہیں
حرکت ال با توجیہ ہو اور حرکت حرف وی کو توجیہ کہتے ہیں جیسے حرکت تا شعر غالب مثال حد و قید میں اور حرکت
حرف و ف کو انفاذ کہتے ہیں ہر شعر غیر دون کے ساتھ ٹکو و ان ہلکار یاں میں یان و دیلو و دل اور
بھار یاں ہیں اور حرکت خروج و مزید کو بھی انفاذ کہتے ہیں و اختلاف کسی حرکت کا اردو میں جائز نہیں

[illegible]

کہ بعضوں کے نزدیک جبکہ حرف روی متحرک ہو یعنی مع حرف وصل ہو تو اختلاف توجیس و اشباع
 و صدوقید کا جائز ہی جیسے آتہ و کستہ سکندر کی مختصری برابر تشاری
فصل سوم القاب قافیہ میں روی اگر ساکن ہو اسکو مقید اور متحرک ہو اسکو مطلق کہتے ہیں برید و نون
 دو قسم ہیں یعنی اگر سوائے روی کوئی و سحر حرف قافیہ میں نہ ہو اسکو مجرد کہتے ہیں اور اگر اور حرف بھی ہو تو قافیہ کو
 اس سے منسوب کرتے ہیں مثلاً مقید مجرد یا مفرذ یا موسسہ یا موصولہ علیٰ ہذا القیاس مطلق مجردہ یا مفرذہ یا موسسہ
 یا موصولہ اور واضح ہو کہ قافیہ اگر حرف قید کے ساتھ ہو اسکو بھی مفرذ کہتے ہیں اگر شش درج اور فیہ یا زید ہو اسکو بھی موصولہ کہتے ہیں
فصل چہارم تقسیم القاب قافیہ میں باعتبار حرف ساکن اور متحرک کے اور وہ پانچ قسم ہو مترادف متضاد مترادف
 مترادف متضاد و مترادف وہ کہ آخر قافیہ میں ساکن بلا فصل واقع ہو غالب شعر نالہ جز طلب سلم بجاو
 نہیں ہی تقاضاے خاشاکو بیدار نہیں ہمتواتر وہ کہ مابین و ساکن کے ایک متحرک واقع ہو اولہ شعر بار کوئی
 تا قیامت سلامت پہلکار و زمرنا ہی حضرت سلامت ہمت دار کہ در میان و ساکن کے دو متحرک ہوں ہیں
 شعر کروں پہلے توحید یزدان تم جھکا جسکے سجے کو اول قلم مترادف کہ در میان و ساکن کے تین متحرک واقع ہوں
 طالب شریعت اب رو جو نہ کرے اولیٰ آئی ہی موت کیوں نہ متکاؤں کہ در میان و ساکن کے چار متحرک واقع ہوں فقیر انھیں
فصل پنجم قیوت قافیہ میں ول غلو یعنی وی ایک جگہ ساکن دوسری جگہ متحرک لانا شعر نہ پوچھ مجھے کہ کشتار
 اضطراب جگر انہیں ہی جھکا خنجر دل سے لے کے تا جگر دوم الکافی یعنی اختلاف حرف دی کا خواہ ایک حرف فارسی
 اور ایک عربی یا ہندی ہو جیسے سنگ شک و لب و تپ تور و چوڑ وغیرہ خواہ و نون و فربا لخرج ہوں جیسے نکاح
 گناہ الغیث الکائن شعر دل کو زب تصور جانان سے ربط ہی تصور یا ریائے دل ثابت ہی و فربا لخرج ہوں شعر
 ساق سید کو تری دیکھ کے گوری گوری شمع محض میں ہوئی جاتی ہی تھوڑی تھوڑی + اغشت + شعر اگر کانچو شوق کا
 دل بہ عاشق کا اگر چو کیل + وہ آہن کو بھی باخصیص پہنچے بربگ سنگ مقناطیس پہنچے و اب جز ہو موسم سنا دینی اختلاف
 رد و ورید فارسی ہندی میں محض ناجائز ہی البتہ اہل عرب و فشا و رد و کا قافیہ درست رکھتے ہیں جیسے حبیل وہ
 نزل و نیر و در و چارم اختلاف حرف قید خواہ بعید لخرج خواہ قریب لخرج جیسے عمر و شعر و نحو و شہر
مثال فصل اول میں گذری چرخم اختلاف اشباع جیسے تجاہل و کامل و ران و نون کو بھی بعض اہل سناو
 جلتے ہیں شہر اقوا یعنی اختلاف توجید و صدوقید کا مثلاً قافیہ در اور در اور مست و دست کا + تو شہر کھدا
 مجنوں کو شیر شتر کہہ یا ستقی سے جافصد کرد و لہ شعر ترے کو پے سے جو میں کچی چلتے دیکھا + جی کسی تن سے نہ بچ
 نکلے دیکھا تیغ تیری کا سد اشکرا و اگر سے میں لبوں کو زخم کے دنات میں بہتے دیکھا + و لہ شعر ساقی جن میں
 چھوڑے جھک کر حلا پیا نہ میری عمر کا ظالم تو صحر جلا + عالم تو مر رہا ہی ہر اک آن یہ تری تیغ و بہ قوسے لے کے

فصل چہارم تقسیم القاب قافیہ میں
 باعتبار حرف ساکن اور متحرک کے

فصل پنجم قیوت قافیہ میں

لفظ اقوا
 شہر کھدا

لفظ شکر
نست من
بجای شکر

نست من
بجای شکر

نست من
بجای شکر

یکس پہ پھر چلا ہفتہم تعدی یعنی حرف صول ایک جگہ متحرک دوسری جگہ ساکن لائیں اور بقول سکاکی کے تعدی جب
مخل وزن ہو عیب ہو ورنہ نہیں اگر شعر لے عجم کے نزدیک ہے ہشتم ایطاس جو کہ فارسی میں شایگان کہتے ہیں قافیہ میں
معنی ماحد پر تکرار کلمے کی کیا اور وہ دو قسم ہوتی اور حلی حقی وہ کہ تکرار بادی النظر میں معلوم ہو جیسے دانا مینا حیران
تکرار ان آب گلاب حلی وہ کہ تکرار ظاہر ہو جیسے درو مند حاجت مند چلو رہو بگری مرغی جا بارونا جانا ہی دیکھنا
اور زائد یعنی علامت جمع یا تائید یا علامت کسی صیغے کے آخر سے دور کی جائے تو قافیہ درست نہیں ہوتا مثلاً
درد اور حاجت یا چل اور نہ یا جا اور زور اور دیکھ کا قافیہ نہیں ہو سکتا اور ایطاس یعنی متقدم میں بے غزل اور
قطعے میں بعد ثبات بیت کے اور قصیدے میں بعد چودہ بیت کے جائز رکھا ہے اور متاخرین کے نزدیک بعد بیس
تیس بیت کے جائز ہے اور اگر لفظ واحد کو معنی مختلف پر لائیں اصل صنائع ہے + امانت شہر آبادی سے جو مملو نظر آوے
گلاب رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلاب + نہم تکرار قافیہ معمولی دو قسم ہوتی کی و تحلیلی ترکیبی کہ دو لفظ
مکرر قافیہ دوسرے لفظ کے واقع ہوں + آنا و شعر پنج پونہ جاتی ہے فرقت میں کلائی جھکو + آج کل کیا نہیں بیت سے کل آئی
جھکو + تحلیلی کہ ایک لفظ کے دو ٹکڑے کر کے ایک کو داخل قافیہ دوسرے کو داخل ردیف رکھیں امانت شہر آتش
رشک سے حالت می کیا کیا نہونی + دل کی اوقات بسر صورت پر وادہ نہونی + اور قافیہ معمول تمام غزل میں ایک
دو قافیہ مقبول ہو اگر مطلع میں ہو تو بھی مضایقہ نہیں + دہم تصنیف میں قافیہ ایسا ہو کہ معنی مصرع ثانی پر موقوف ہوں
طالب شکر سے بے بجا دل سے غم باریگر + تو جھکو دکھائے اپنا خسار گر + دیکھے نزدیک جھکو زہار گر + دیکھے بھی نگر
او کی طرف یا نظر + اور واضح ہو کہ ان عجیب کو متاخرین صنعت جانتے ہیں یازدہم تغصیل یعنی تبدیلی قافیہ کا
ایک غزل یا قصیدے میں مثلاً قافیہ جم غم وغیرہ کا ہی بعد چند شعر جام و نام وغیرہ قافیہ کر دیں
فصل ششم ردیف کے بیان میں واضح ہو کہ ردیف کہ ایجا و شعر ہے عجمی کلمہ مستقل کو کہتے ہیں کہ او سکوت
مصرع یا بیت کے بعد قافیہ کے لئے ہیں ان محقق طوسی کے نزدیک کلمہ غیر مستقل بھی ردیف ہو سکتا ہے اور بقول
محقق مذکور اگر ایک کلمہ معنی مختلف پر دو جگہ واقع ہو وہ بھی ردیف ہو لیکن باتفاق جملہ علماء ردیف میں لفظ مستقل
اور واضح ہونا سب جگہ معنی واحد پر شرط ہے اور جائز ہے کہ تمام مصرع مستقل قافیہ اور ردیف پر ہو طالب
گھر پاس نہیں کہ یار پاس آئے مرے + زرباس نہیں کہ یار پاس آئے مرے + پہلے ہی میں کر چکا ہوں طالب
قربان + سر پاس نہیں کہ یار پاس آئے مرے + اور اگر ردیف در میان دو قافیہ کے واقع ہو اس کو
حاجب کہتے ہیں میرے شعر کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا کہیں دل میں جنوں ہو کے بہا +

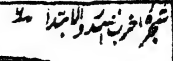
باب پنجم - اقسام نظم و شعر کے بیان میں

اور پوسھیں مشاعرہ مافی دقین بلخ اور صنائع و مدائع لفظی بمعنوی میان یکے جاتے ہیں کہ جس سے زو طبیعت عرکا معلوم ہو اور قصیدہ بلخ میں دو تین چار مطلع بھی علیحدہ علیحدہ لائے ہیں ان پر محسنات قصیدہ سے ہر اور اکثر قصیدہ اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہے یعنی اگر ذکر عشق میں ہو تو عشق کی کثکثات گردش مانہ میں ہو جائے اگر اپنی تعریف میں تو فخر یہ یا حریف زلیف سے موسوم ہوتا ہے جیسے اگر زلیف جم ہو تو جمیہ اور زلیف ہم تو جمیہ یا زلیف سے جیسے آفتاب ہو تو شمسیت یا شمس غزل کے ہوتا ہے کہ وہیں ذکر ایام شباب شراب کباب شاد ہستی صحبت یار و موسم بہار و باران گلزار وغیرہ ہو پھر اس کے کسی نظم خواہ مدح مدح خواہ تعریف عشق وغیرہ کی طرف جو عنکران غرض کہ تشبیب ایک خاص قسم تمہید کی جسے گریز بھی کہتے ہیں اور بعض اہل تحقیق جملہ تمہید کو خواہ اوہیں کوئی مضمون ہو تشبیب کہتے ہیں جس قصیدہ میں تشبیب نہ ہو اس کو مجد د کہتے ہیں مثال قصیدہ مع تشبیب

<p>اوٹھ گیا ہم کوئی کا چمنستان سے غل دیکھا بلخ جہان میں کرم عزوجل بائے آب روان عکس جو مگر کے شاخیں گل و زمین کچھ چھوٹے کوئیل کشت کرنے میں ہر اک تخم سے از فیض آگیا لعل و زمرہ پر کھنے میں غل نسبت انصاف کی کیا ہر سخن سے سیر ہے گاسنہ ہر مجمع ہر اک و نکل ہر مجھے فیض سخن اسکی ہی مداحی کا وصی ختم رسل اور امام اول روح غائب ہے کھلے اوسکے نہ ملاح کا دل ایک سنی و نظر آتی ہے ہر چشم حول راستہ تیری کے موافق جو نہ لکھے نسخہ دولت ہر دو جہان ہو غنی عبد اقل نزد اور سخت ہمسای ہی کسو پر آئے بہرہ کو نہ نظر دے وہ نہ پیرا کہن وصف تیرے کی ہر شایان زبان تیری</p>	<p>تغیر دے کیا ملک خزانہ حاصل قوت نامیہ ہی بناات کے عرض لوٹے ہی سہرے پہ از بسکہ واپس نکل آج کو جو جس لعل خورشید سے ہو گئے گئے زمین نگار براتنا ہو نکل ناکجا شرح کردن میں کہ بقول عرفی ہر فضا اسکی تو دو جاہی میں فیض ہو جہان کے شعرا کا مرے گے سر سبز ذات پر جسکی مہر میں گنہ عروج خال غلیں کی جسکے مدد مطلع سے رو بہ مطلع ثانی سے یہ ہو عقدہ حل مرضی حق تہی نصی ہے ہر جو جہر فر کرسے تاثیر نہ عیسی کا مداوا بہ کس وصف تجھ تیغ و دگر میں کہوں کیا شہرہ خواہ بر رو قمر و خواہ دہر بہشت جہل زیر لب ہر جو تری خوش فلک یہ شہما سمجھے وقایہ کو یا تجھ کو خداوند اجل</p>	<p>سجدہ شکر میں ہر شاخ ضرار ہر ایک ڈالے بات تلک بھول سے لے کر تاجھل جوش رویدی خال سے اب نہ نہیں خط گلزار کے صفحہ پہ طلائی جدل جو ہری کو چمنستان جہان میں فیض اخلا از فیض ہوا سبز شود درخت اور میر سخن آفاق میں تا یوم قیام نہ قصیدہ نہ مخمس رباعی نہ غزل شیر و زان شہ مردان علی عالی قدر پونچے اوس شخص کو جو سخن ہوا اعلا ز دل دید تیری بڑی حق سے نکلے ہو خلل اس زمین میں نہ کیا کہ سکے نہ اخلل ساتے میں بہت کہہ گئے ہر صبح و سوا دل مجنون کا جو میلان میں ہے ہر عقل اسکو تیب نہیں صورت شہر شہر قضا ہو وہ محبوب جسے کیسے نہایت پھل مع اپنی نہ سمجھ چو کہما میں اس سے</p>
---	--	--

<p>ترتیب تجھ مریح کا اعلیٰ ہی سخن میں سنل سو تودہ کیا ہو یا سو دوجھ سے مخفی اگر شرجی سے چون شیش نہ ساعت کل اس کی گارے جب ویرا کچھ پیدلا صبح چرب کھلے ہو خوشید توے کر شعل رہت کیشون سے گچی اتنی ہی بلوغ کو آپ بیتا ہی گیا ہو بدن کا سب کھل یہ مکر محضہ کو ارا کہ گزند اس کے سے کہ اسے عمر ہی جو مان آے اجل طاقت طول سخن گئے بھگی موعود کو نظم تجھ مریح کی بہتر ز کلام اول برگ پیداکرے تاباغ میں یک نال جب تک اس سے پائے مری میڈال</p>	<p>موضع حوال ہی لینا ہو مجھ سے غرض عید سازد و جهان تیری نظر سے مجھ کہی جاتی نہیں وہ مجھ سے جو اس ظالم نے سب میں لاچار کسی شکوے میں اسکے غزل سانے اسکے اوٹھے دست نظلم کو کا کہ یا مکر کو اس نے نہ کبھی بھول نہ بھل کر کے دریافت اس حوال کو اب ایو لا ہنر کی خاک میں ابھرا بدن میں گل میری قسمت کے موافق تو عین کے بخشش ہی قوت بازوے نبی مرسل تا ملے خلعت نور و زیہ ستان جهان پھوٹے تانہ سے شاخ شجر میں کوئل نخل ایسے اپنے ہون پر مند مجب</p>	<p>تا آخر یہ جو زون میں کیا ان ازاو پر گردن کیا میں کہ ہر آنکھ ہر دل میرا اکس طرح کی مری قات میں قاتی بن جا و اد کو کسی فلک پو پہنچے کہ ز روز رزل جو غزل میں جس شخص کے آجائے خلل رہے اپنے کو جو بدست سے تری حیدر تجھ سے یونہی غرض کہ ہے تیرے اعدا قتل جلد پونچا ہر میں نجف اس غامی کو اپنی سکر سے اب مائیکل کا بدل چاہتا ہی کرے آخر وہ دعائیہ پر پا سے تانیر اعظم شرف ناز برج گل نما سہی کہ یہ نظم ہے باب ابجنت ہو محبت نہ تری جگہ نہ یاد تیرا کھل</p>
--	---	--

ترباعی جسکو تانہ اور دیتی اور چار مصرعی اور ایک نام اسکا خضی بفتح خاے شذ و معاد و غیر منقوط بھی ہو منسوب
مخص یعنی ناقص بھی کہتے ہیں چار مصرع متفق الوزن والقوافی میں مصرع سوم میں اگر قافیہ ہو بہتر اور نہ مضائقہ
نہیں ایجاد رو دی ہو محمد بن یسیر رسالہ عروض میں لکھا ہے کہ ایک نجات اور دو کی چلا جاتا تھا راہ میں بیٹا
ابو یعقوب بن اسیت صفا کا لکھا گیا سال کا تھا جو بازی چند اطفال کے ساتھ کرتا تھا یعنی چند جوڑ کو ایک گھر ٹے
میں لایا جاتا تھا ایک بار چھہ جوڑ گھر سے میں جا پڑا اور ایک باقی بھی لرھک کر جا پڑا تب وہ خوش ہو کر کہنے لگا
مصرع غلطان غلطان ہمیر و دالب کے روو کی نے سنلر اوس سے جو میں وزن ایجاد کیے من بعد
عروضیوں نے اس سے بہت زیادہ وزن رباعی کے شمار کیے ہیں غرض کہ رباعی عبارت
ہو و بیت سے کہ متفق ہوں وزن اور قافیہ میں لیکن مصرع سوم میں قافیہ شہر میں
اور رباعی کمر ہر جہنم سے مخصوص ہو اور تو زحاف یعنی خستہ خستہ شرب قشہ بعض کف
ہتم جب بشر شتر زل واقع ہونے سے جو میں وزن پیدا ہوئے ہیں ادون میں سے
بارہ وزن خرب احمد والابتدا
ہیں اور بارہ غرم الصدر والابتدا



خبر کین تین ہر تہستان بزم باغی | ہر ششم حیران کو محسوس یہ حجاب ۱۲ | آنکھوں کو گریہ چار نہیں یہ اس باب ۸

هر پردۀ دیدی حجاب عفت است

اور یہی ایک دلکش و دلکش ہے کہ جو

نہت عزلت میں بہت مال و نقارے
دیگر دنیا میں جہنم سے بھر کر
لیکن یہ دیوانہ اگر ہوئے باک

اس امر کی کرسٹے ہیں کہ اوزان رباعی دائرہ اول و دوم ایک باغی میں باہم جمع نمونہ شعر کے کلام میں یہ

مخت جگر و لباب دل تھے طیار
تم اسے تو ہم بھی سیما کی لڑنے

غل ۲۱ اور زادہ ۷۱ تک ہر بیڑوۃ قطعہ میں بہتر طبع و درجہ کو یہ باعث تھا کہ کہ باہر نظر سے کما آدائے

<p>مثنوی یا زوج ایات تنق الوزن</p>	<p>ورنہ وہ شوق کہ جو گل سے بھی ناز نہ تھا لیو سے سطر حسنے انوکھے تار نہ تھے</p>
<p>عشق ہوا تازہ کار تازہ خیال کہیں نہ میں جنون ہو کے رہا</p>	<p>کہ بہ بیت کے مصرع با ہم مقفی ہوں میر تقی میر ہر جگہ اسکی اک نئی ہر حال کہ نیکم ہوں سے خون ہو کے بہا کہ نیک کا پائیا کہ نیک کا پائیا کہ نیک کا پائیا</p>
<p>اور اس کے واسطے سات محسوس</p>	<p>مخصوص میں اول تقارب مثنوی مقصور یا محذوف لآخر میں اور یہ بحر مخصوص ہر ذکر جنگ سلاطین وغیرہ کے واسطے چنانچہ شاہنامہ الغیر حسن نے مثنوی بحر البیان میں قصہ عشقہ اس بحر میں لکھا ہے دو مصرع مسدس مقصور یا محذوف لآخر اور بحر مخصوص ذکر عاشق و معشوق کے واسطے ہے جیسے تذکرہ پداوت و اعجاز عشق سوم بحر مسدس آخر بحر بوض مقصور لآخر یا محذوف لآخر میں بھی مخصوصیت ذکر عشق کی ہے جیسے گلزار نسیم و چہارم مغنیہ مجنون مقصور یا محذوف اس میں معاملات انصاف و حکمت اکثر مذکور ہوتے ہیں رضایہ عشقہ بھی اکثر لکھے کئے ہیں جیسے ہمار عشق قریب عشق تر عشق و ریاے عشق سراپا سوئے بحر مسمیٰ مقصور لآخر یا محذوف لآخر اس میں حکایات علماء و اولیاء و حقان حکمت و انصاف وغیرہ زیبا ہے جیسے گلزار ابراہیم و احباب و نکلیں و گلزار اشاد ششم بحر مسمیٰ مقصور یا محذوف لآخر یعنی فعلاتن فعلاتن فعلان اس میں بھی مضامین لکھا اور اولیا وغیرہ کا زیبا ہے اس وزن کا موجود بعض شخص امیر شیر دہلوی کو کہتے ہیں کہ غلط ہے کیونکہ اس سے بیشتر کے شعر کے اشعار پائے گئے ہیں مہتمم سرے مسدس طوی مقصور یا محذوف لآخر اس وزن میں ہوائے ذکر عاشق و معشوق اگر اور کچھ ذکر ہو تو مضامین نہیں اگر ان اوزان کے سوا اور وزن میں مثنوی کوئی شخص کے تو دیکھیں نہیں ہوتی مترشح بن اگر چند اشعار تنق الوزن و القوافی مثل قصید و غزل کے بعد ایک شعر متفق الوزن و مختلف القوافی لائیں اور سکونہ کہتے ہیں اور اگر چند بند اسی طرح جمع کیے جائیں بشرطیکہ شعر مختلف القافیہ ہر بند میں ایک ہی واقع ہوا و سکونہ کہتے ہیں اور اگر اور شعر بعد ہر بند کے لائیں اور سکونہ کہتے ہیں اور بند کم ہر بیت سے اور زیادہ کیا بہت ہو مثال ترجیع بند یکم بحر مسمیٰ</p>
<p>تو چھوڑ مجھے چلا گیا دل افس کہ میرے پاس تھاول کیون دعوی دلربائی آسا انصاف سے دیکھنا ماول کیسی مری جان پر بن آئی کیا بات کردن کہ ہر خفا دل ای مونس غمگار ہر دم</p>	<p>جو اس سے زیادہ ہو فاد دل یہ دشمن جان تھیں مبارک ماں او دھ آپ ہی ہوا دل اس چشم نے کر دیا خراب آہ اسد بگڑ گیا ہی کیا دل ای محرم باغ کیا کہون میں دلدار کے کھینچنے پرے ناز یعنی نہیں میرے کام کا دل دیتا ہوں ہم اسنے فتنہ گرے مر اتھا ورنہ بہت ہی پار سا دل گھونٹے ہو گئے کو کوئی ہمد کس آفت جان پر گیا دلی</p>

مثنوی یا زوج ایات تنق الوزن
عشق ہوا تازہ کار تازہ خیال
کہیں نہ میں جنون ہو کے رہا
اور اس کے واسطے سات محسوس

کیا پوچھے ہو کیونکہ لے گیا دل	آن شوخ چنان بود از من	گو یا کہ دلم نبود از من
پردے میں ہر شکاہ میر	کیونکہ نمودن سیاہ میر	کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلے
ہر مقبرہ خواجگاہ میر	بس آپ میں آؤ تم کہ شاید	ہو دل میں گذر گاہ میر
اس سد سگندری کو توڑو	آئینہ ہو سنگ راہ میر	میں شہید شہید نے دیت ہوں
ہر شوق ستم گواہ میر	دیکھا تو نے کہ رنگ بد لا	ای شوخ فسون نگاہ میر
ای دوستو ہاتھ سے چلا میں	قاہو میں نہیں دل آہ میر	مرزا نہیں اختیار کی بات
خود جسم ہو غدر خواہ میر	ای چارہ گراہ تو پھینک تب	ہر حال بہت تباہ میر
ناصح انصاف تو ہی کریا	دل دینے میں کیا گناہ میر	آن شوخ چنان رہو داز من
گو یا کہ دلم نبود از من	مثال ترکیب بند از حکیم مومن خان مومن	گو یا کہ دلم نبود از من
دل کی طرح یہ بھی جلی جان کو کیا ہو	دم میں نہیں ہی دم مرے جاناں کو کیا ہو	اس پریشان ہر شانہ پڑا دونوں تھمے سے
کیا جانے او کی لپ پریشان کو کیا ہو	یہی ہی اپنا خون دل افسوس سے حنا	اوس سے شک پیچہ مر جان کو کیا ہو
شبیم کو پھر ہی جانب خورشید التفات	شمرندہ ساز معر و نشان کو کیا ہو	دلین شکن ہر زلفت مسلسل کہ ہر گئی
برہم ہو حال کل پہچان کو کیا ہو	لذت فرا نہیں الم اوس لب کو کیا بنی	کچھ زخم نہ مزہ ہو نگدان کو کیا ہو
بوسے قبائے یوسف گل ہی نسیم میں	او کی شمیم عطر گریبان کو کیا ہو	گردش پر اپنی ناز ہی پھر روزگار کو
اوس چشم شکفتہ دوران کو کیا ہو	دعویٰ ہو شوخیو کاغذ الان دشت کو	اوجوش نظر کی جنبش مژگان کو کیا ہو
کنتان ہر سینہ چاک رخ ماہ دیکھ کر	اوس ہی غیرت مہ تابان کو کیا ہو	عجب حجاب جمع رخاں جہان کیا
وہ ہر آسمان کوئی کمان کیا	یہ گلستان سارے تماشا نہیں رہا	وہ نوبہا گلشن دنیا نہیں رہا
افسوس کوئی یہ وہ نشین پردہ دیز	وہ حسن جس سے عشق ہو سوا نہیں رہا	حیف اپنی تلخ کامی و شوریدہ طلعی
جس سے کہ زندگی کا مزہ تھا نہیں رہا	ای چرخ چاہنے سے ہے مہر ماہ کو	کیا چاہیں روزگار تماشا نہیں رہا
ابنی خرابیوں کو کمان جاکر روئے	وہ شمع روی انجمن را نہیں رہا	دلین جگہ نہونے کا کس سے گلہ کریں
وہ قدردان شکوہ بجا نہیں رہا	اُسکو گلے لگائے ای شوق ہمکنار	وہ خوش گلوے سینہ مصفا نہیں رہا
کس سے بنائے کہ سوائے فاکت کے	دنیا میں ہائے نام و وفا کا نہیں رہا	اب کسکو دیکھیے کہ کسکو نہ دیکھیے
وہ پردہ سوز چشم تماشا نہیں رہا	اوس نور چشم حسن کو کیونکر روئے	آنکھوں میں جو ہے کوئی ہسان نہیں رہا
ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی	یہ آب تاب حسن اوس ہی مہ کرم تھی	ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی
تسبیح تمیز تسبیح معشر آور یہ اسما باعتبار قعدا و مصارح ہر بند کے ہیں جس چاہیے کہ ہر قسم کے بند اول کس صبح		

مقتفی ہوں آئندہ ہر بند کا قافیہ جدا گلا آخر مصرع اصل قافیہ بند اول کی طرف راجع ہوا اور واضح ہو کہ وہ اسے محسن بانی
اقتحام اسکے قدما میں راجع تھا اب کم مستعمل میں اور شعر اسے زبان بخیر نے قسم ہر شے یعنی مثلث جب کوئی صمد ملام
میں نگرہ کہتے ہیں بجا دیکھا ہی بصفہ مذکور مثال مثلث شعر

سب کو خدا کے نور کا جلوہ دکھا دیا	سجدے کو ہر ماہ نے بھی سر جھکا دیا
دل اسکے عکس نور سے آئینہ ہو گیا	قامت نے اسکے فتنہ محشر جگا دیا
اوسکو ٹھہرا ہر جو کھتا راسخ گویا	عشق میں دلبر کے ہونے بجائے گویا
آبرو کو کھوئی ای بار آگے ضرر	ہتھکڑی لگا دے بے تو میرے دلیر چاہ
جس طرف کو آن کر چکے تری برقی گاہ	سر جھکاؤں ان میں ہوسو بار آگے جو رضا
گر شاہ سر پائے لکھ کر ہوا تو پھر کیا	اور بحر سلطنت کا گوہر ہوا تو پھر کیا
نوبت نشان نقارہ دہر ہوا تو پھر کیا	سب ملک جہاں کا سرور ہوا تو پھر کیا
پھیرئی مائی اپنی لے ماہ تا ماہی	جب تک کر فنا کی سر پر پڑی تباہی
دارا و جم کندر اکبر ہوا تو پھر کیا	مثال مسد شعر
ناویدہ ہو اول گیر فتار کیسیکا	یاں ہجر سے جینا ہوا دشوار کیسیکا
یاں یہ تو تھا طالب دیدار کیسیکا	وان بند ہوا روزن دیوار کیسیکا
جو دم نہ گذرتا ہی دم باز پسین ہر	وان اوس بت عیار کو پر وانی نہیں ہر
کستہ ہیں جو چھو لو کہ جواب کا نہیں ہر	گستاخ ہیں بنا جو زندہ کیسیکا مثال مسجع
لطف بہار تازگی گلستان نہیں	ایسا کوئی چین نہیں جسمین ان نہیں
سنبل میں بو کا کل عنبر نشان نہیں	بلبل کا شاخ گل کوئی آشیان نہیں
میر پر لڑائی خاک ہی باو پھر کیسین	شبغم سر شک گرم سے ہر چشم تر کیسین
بلبل کا آشیان ہر کھین بل پر کیسین	لا لے سے آشکار ہر داغ جگر کیسین
دلین جگر ہیں آگہ میں ہر کھین بل نہیں	مثال مشمن شعر
شمع سان داغ داغ خستہ جلا تا ہو مجھے	عشق اوس لعل کا دیوانہ بناتا ہو مجھے
ڈوبنا صفت سب شکل نظر آتا ہو مجھے	موج کے ساتھ ہی یا بھی آتا ہو مجھے
نا توان جان سایہ سے ڈرا تا ہو مجھے	ہو تجھے زلف رسائی قسم ای ما و صبا
کیو پیغام یہاں محسن لقا سے میرا	کہ بر حال ہر ظالم ترے سواری کا

لے صبر اول
صبر دوم
صبر تیسرا

کہیے سائے کا ہوتا ہے مجھی پر جو کا
مثال متعشع
 بیٹھنے دیتے نہیں آبلہ پا ہکو
 کبھی اس منے پہ آجاتا ہر دن ہکو
 آپ ہی بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہکو
 گل خندان کی قسم غافل کی قسم
 اور دندان کی قسم عجز کیا کی قسم
 کہ سو اتیرے کبھی کوئی نہ بھایا ہکو
 نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
 بات قسمت نے یہ ٹرھائی ہے
 زندگی سخت سے حیاتی ہے
 اوسکے جو رجھنا سے پیہم
 دھوئے کامیاب مرتے دم
 کیا کہوں دوستو حکایت غم
 وہاں وہی ناز خود سائی ہے
 کو بطور ترجیع بند و ترکیب بند کے
مسدس کہیں بد امانت شعر
 غرق بحر غم داندہ میں دل آہ نہو
 دل گم زہر و جینوں پہ نائل ہوئے
 انتہا سوچ کے وافرستہ فکرو کا نہو
 سر کی طرح حساس بن غیر آں دور ہے
 کہ زندگی کی طرف سے جواب ہو دلو
 تباہ کا وصال ہو ممکن نہاب ہو دلو
 علاج کیجیے کیا کچھ نہیں بآتی ہے
 نہ اوسکا وصال ہو ممکن نہاب ہو دلو

جس طرح سحر کے برکات کو اور تیرے جیسا
 ہو گیا زلف گرہ گیر کا سودا ہکو
 پاؤں پر پرکے لیے جاتے ہیں صحرانہ
 درویش حشمت کو کھایا ہر تماشا ہکو
 حشمت کی قسم زلف چلبیبا کی قسم
 دل نالان کی قسم بل شید کی قسم
 غم مجنون کی قسم عشوہ بیل کی قسم
مثال معشر اشعر
 مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے
 اپنے طالع کی نارسائی ہے
 کوفت سے جان لب پآئی ہے
 نہوا شوق اپنے دل سے کم
 اوس میں نے دکھائی لرہ عدم
 اوسکے کو بچے میں شل نقش قدم
 قاتلہ واضح ہو کہ شعرے متاخرین اکثر اقسام مسدس و غیرہ
 استعمال کرتے ہیں و خمس میں اکثر غزل کسی کی تصنیف کہتے ہیں **مثال**
 عشق کے حال سے یارب کوئی آگاہ نہو
 حسن و صفت بھی نظر آئے تو کچھ جان نہو
 عشق کے نام سے یارب کی بدنام نہو
 ابتداء میں الفت کا سا انجام نہو
مثال مسدس ترجیع بند و ترکیب بند شعر
 دن کو میرین راتوں کو خواب ہو دلو
 عجب طرح کا آسمی عذاب ہو دلو
 اہل بھی عجز میں صورت نہیں دکھائی ہے
 عجب طرح کا آسمی عذاب ہو دلو

رنگ ہرے کا اور لے لے جاتا ہے مجھے
 طوق و زنجیر سے بس انس ہر زنجیر ہکو
 کبھی ہنستے ہیں کہ اوس گلے ڈالیا ہکو
 آپ ہی دل نے تو دیوانہ بنایا ہکو
 شور و محشر کی قسم قاسم سعاد کی قسم
 چشم جادو کی قسم نرم شہلا کی قسم
 حسن و صفت کی قسم عشق زلیخا کی قسم
 تیرے اوسے پاس شنائی ہے
 عمر جینے سے تنگ آئی ہے
 در نہ مرنے میں کیا بُرائی ہے
 بہت کیا جوت دل پہ کھائی ہے
 بوسہ لعل لب سے واسے ستم
 آب حیات تھا اپنے حق میں ستم
 ہو گئے خاک سے برا برا ہم
 پاؤں اس آئینہ کے کبھی گمراہ نہو
 مثل ثروت ہے حیرت جہاں ہونے
 خاص میں شور و شحشت کی خبر غلام نہو
 نہ زنتارستہ غیرت شمشاد ہے
 فراق میں غیسم نے حساب ہو دلو
 خیال یار میں کیا مہر اب ہو دلو
 جدائی اوسکی خدا یا بہت تانی ہے
 نہ آتا ہو مجھ تک جان جاتی ہے
 کبھی ایک صبح ہو کر یوں کہ تیرے بندہ ناظر شعر

دنیا میں کوئی خاص کوئی علم ہے گا	مے صاحب بدور نہ نکام رہے گا	زردار نہ نے زرنہ بد انجام رہے گا
شادی نہ غم گردش یام رہے گا	نہ عیش نہ دکھ درد نہ آرام رہے گا	آئندہ وہی اسد کا اک نام رہے گا
چرخ جو کھانا ہی پڑا گنبد رزق	یہ چاند یہ سورج یہ تارے ہیں ملحق	لوح و قلم و عرش برین ثابت و مطلق
شب ٹھٹھ لک آن میں ہو جاگا ہوجن	آغا کسی شی کا نہ انجام رہے گا	آخر وہی اسد کا اک نام رہے گا
محسن مال نصیب غزل عشرت	غم فراق سے جویدہ شوق ابھی سے ہی	پسیدہ چہرہ برنگ افق ابھی سے ہی
جو جاؤں جاؤں کا اوکو سوتا بھی ہے	شب فراق میں دل پر قلق ابھی سے ہی	سحر ہی دور مرانک فراق ابھی سے ہی
و مانع دوستو پیہ جو کچلا ہ کا ہی	نہ حور کا نہ پری کا نہ پادشاہ کا ہی	ہر اس دلین سہایا ہوا جواہر کا ہی
گیا نہیں ہ ارادہ ہی سیر ماہ کا ہی	یہ ناز کی کہ جسین پر برق ابھی سے ہی	مستمر و اصل میں ایک جزو زن

رباعی کا بعد ہر مصرع رباعی کے لانا ہے اور خوبی مستزاد کی یہ ہے کہ مضمون شعر کا اس فقرے پر مضمون ہو جس میں
 اوکو مستزاد عارض کہتے ہیں اور اگر مضمون فقرے پر مضمون ہو ان کو مستزاد الزم جیسے رباعی لمولف شعر
 ہو جیسے مر تجھے جوانی بیکار ہی حال تباہ | انہم سے جوان لب بہ آئی سیکار انا شد | اکی کاش جو جانتا میں پہلے سے ہو گا چال
 کرتا گزرتہ تہائی پیار سے خالق ہو گواہ | اور متاخرین نے غزل کو بھی مستزاد کیا ہے جیسے ہجرات شعر
 جادو ہی نہ چھپ ہو غضب تم ہو کھرا + او قد ہو قیاس | غارت گردین ہبت کا فزیر سراپا + اسد کی قدرت
 ہر بان بھی کھیر ہوئے کھیر پھول ہوا + جو شعلہ یہ ہو دو | اور رنگ رخ یار ہو گویا کہ کھبو کا + اور سپہ ملاح
 کبھی صرف مصرع دوم میں فقرہ مستزاد لاتے ہیں جیسے مستزاد جس باغ میں وہ سر و گل اندام نہیں ہے
 جس بزم میں وہ شمع دلارام نہیں ہے ویرانہ ہو گویا | پر وانیگر آتش جانسوز جلائے + عاشق کا تو جلنے
 کے سوا کام نہیں ہے پیر و دانہ ہی گویا + | کبھی کبھی فقرہ مستزاد لاتے ہیں جیسے ہر سراج شعر
 تجھ لطف کی یہیں گئی جیسے خض میں نانی ہو پیر شکلائے | غرغزل تنک ہوا بھونچن میں ای شوق مہر ہو تجھ کھسکی ہو +

کبھی صرف غزل میں قافیہ نہیں بھی لائے تب صرف قافیہ فقرہ مستزاد قافیہ کہتے ہیں ظفر شعر	ہو یہی میری غذا تو ہو معشوق تجھے غم سے مگر کا نہیں کھلے غم تیری	تو جو عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں
ہمیں پہچانتے ہو کہو ہم میں ہی جاننا جنھیں جانتے ہو مگر تے میں جاننا	اور غم ہو کہ اقسام غم ہی ہیں جو فکرو ہو	طلب ہے سہ اپنا تو براہ راستے ہو

آئندہ اکثر نظم اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہے اگر تعریف ات باری ہو تو حمد اور تعریف پیغمبر ﷺ تو تعریف اور تعریف یا و شاہ
 و امر کو مدح اور حضرت اصحاب اہل بیت کو منقبت کہتے ہیں جن میں مذمت کسی کی ہو اوکو جو کہتے ہیں جن میں ستون سے
 بیزاری اور عاشق کی سب پر دانی کا مضمون اور سوکھ معشوق سے دل لگانے کی چھیر لکھیں اوکو سکود وخت کہتے ہیں اکثر
 ترکیب بند مسدس یا مثنی ہو جائے اور اگر شہادت سید الشہداء واقعہ کر لیا اگر قصیدہ کے طور پر ہو اوکو مہجرا اور سلام کہتے ہیں

اور مطلع میں بھی لفظ مجرا اور سلام کا لاسے ہیں اگر ستراد ہو تو اکثر اسکو نوحہ کہتے ہیں اگر سترس یا ستر خواہ ترجیح پسند
یا ترکیب بند ہو اسکو مثریہ اور جو کلام شکار است انقلاب زبان میں جو اسکو شکر آشوب کہتے ہیں اگر سترس نہ کہنی قصے کے
نکلتے ہوں اسکو تواج کہتے ہیں اقسام مغر و اطمح ہو کہ نثر میں ستر و سترجی مثر ستر عاری مسجع وہ ہو کہ حسین کلمات
اور آخر فقر میں مثلی ہوں جیسے سترے پر ستر کے قطرے اس طرح نمودار جیسے زمرہ کی تختی پر میرے کے ٹکڑے جڑے ہوں
اور ہر شاخ پر پریلہ چنبیلی کی کلیوں سے وہ بہان جیسے ستر پری کے گلے میں بھولوں کے ہار پڑے ہوں اقسام مسجع یا دم
میں مگر ہو ستر مثر کہ کلمات دونوں فقروں کے متبع زن ہوں متغیٰ نہوں جیسے قاسمیت زون کے
روبر و سرور و ان چیز ہر اور کا لکچر بچان کے سامنے مشک ختن نے قدر ہر مثر جزو قلیل الاستعمال ہر عاری
وہ کہ مسجع و مثر کے شرائط او میں نہوں لیکن سلاست فصاحت الفاظ و متانت بلاغت سنی رکھتی ہو اور فہم ہو
کہ تینوں قسم میں ہم ہیں سلیس و دقیق رنگین سلیس وہ کہ الفاظ مثر جہلور مانوس الاستعمال ہوں دقیق وہ کہ متانت
اور وقت زیادہ ہو اور مضمون تامل سے مفہوم ہو خواہ وقت لفظی ہو یا معنوی یا لغوی یا اصطلاحی یا تخیلی یا استعاراتی
مشکلات ہوں رنگین وہ کہ تلازم اور مناسبات او میں مثل تلازم باغ میں گل و بلبل و غنچہ و شکوفہ و شاخ و باد و غیرہ لکھنا اور مضمون
میں قسم ہیں عالمانہ شاعرانہ منشیانہ عالمانہ وہ کہ قائل لفظی و معنوی از قسم لغات استعمال کے ہوں شاعرانہ
وہ حسین تشبیہات و تمثیلات و تخیلیات ہوں منشیانہ وہ حسین لفظی و معنوی از قسم لغات استعمال کے ہوں شاعرانہ

خاتمہ عیوب کلام میں

تفاوت کلمات معنی لانا حروف قرینہ الحجاج کا کلمات میں کہ لفظ میں کراہت سوم ہو شعر جب کیا تیرے وہ ما
میں ہاگ کشش سے شیر کو لے شکار مصرع دوم کے الفاظ ثقیل ہیں و م اشغال اور وہ آنا ایک حرف آخر کلمہ اول
اور اول کلمہ آخر میں ہو جیسے نفع علم ایسی جگہ واسطے رفع ثقل کے نفع اعلم لکھنا چاہیے سوم واقع ہونا حروف
مشدد و الآخر کا بلا اضافت عطف کے جیسے فلاں کس مدد ہو و ضد کرتا ہر چار م تباہ یعنی تواری اضافات جیسے
لوٹتی ہو صفیعی شاق کی آگ آں میں جنبش ابرو شوخ و شمر جان سرین پیچھم ضعف تالیف لانا ترکیب کلام
خلاف استعمال فصحا کے مصرع و لبر نہ مہر جان عاشق ناشاد سوز لفظ جان و سوز میں فصل ہونا
ضعف تالیف ہر ششم غرابت استعمال ایسے لغات کا کلام میں ہو کہ غیر مروج اور اکثر اشخاص اس سے قہر نہوں
اور حاجت کتاب لغت کی پونچھ جیسے طائش معنی قلم و سر زحان بجائے گرگ یا کلمہ غیر مانوس الاستعمال لانا جیسے
خدا کو بجائے کریم خدی یا ناطق لکھنا یا بجائے سرمد لکھنے کے سرمد نہ لکھنا مگر محافل لانا ایسے لفظ کا جو قیاس
لغوی کیا قاعدہ صرف کے خلاف ہو جیسے شمس شمر صلیبی ہر قضا سے ہر تقدیر ہر اوں سنی کا نام امر نہ ہو لفظ
مضمون غلط ہر مضمون بلا ہر مضمون ہر اور فلک صفت یا زیادہ آنا اضافت کا جیسے ہر لانت شمس

پس دہنی ہو تو قرآن اذ حالاً اذن میں در کھ تو ای مصحف و ہاتھ قسم کھاؤں میں لفظ مصحف میں اضافت غلط و قسم
 اور قاطعین میں غیر ماضی معنی و حالہ حلی و غیر وہ میں اصل پر آنا و شہر ہو کے خاک عالم میں تیرے کشکان بچر گئے
 مصر میں جیسے غبار کاروان پھرنے لگے و لہ شہر تجھ کو چاہا تو میں تو نے سنایا سچ و صدا میں ہوتی ہی بدی دہر میں
 نیکی کے بدلہ شتم اغلال یعنی چھوڑ دینا کسی لفظ یا حرف کا کلام سے کہ معنی بدل دیا اسکے تمام ہوں یا زیادہ لانا
 کسی حرف کا کہ معنی میں خلل پڑے جیسے حکیم تصدیق حسین خان شہر ہو گئے تم اگر جو سودا بی و دور بوجھے کی ایک سوئی
 نہم تکلف کہ الفاظ مصنوعی غیر جائز لائیں یعنی جو الفاظ استعمال صحابہ میں نہیں اپنی طبیعت سے ایجاد کر کے طبع میں
 طبع بجائے لبالب اور مترش بجائے تراشیدہ دہم تکرار کہ ایک لفظ معنی واحد پر چند جگہ لائیں جیسے شہر کراچی
 بکرا کھان کو رشک ہو اس سبب مجھے ستم کرتا ہی ہر دم سامان ہر مصرع اول میں آج فصول ہی یار دہم تسلیج
 وزن نامطبیع و ناخوش ارکان ثقیل میں شعر کفاد و از دہم فصیل ایسا شعر کہنا کہ مضمون اس کا شعر دوم پر ہو
 جیسے قطعہ بند اشعار میں یہ ابی بن عتبہ اب اکثر شعر کے کلام میں قطعات پائے جاتے ہیں سیر دہم بتدل
 یعنی الفاظ عامہ کہ خواہ اسکے استعمال سے احتراز کرتے ہیں کلام میں لانا جیسے شہر آب حیات می ہو وہ کتاب و می
 نہ بی + ناہ کی پارسائی کو مارین ہیں لند پر یا وہ کلام کہ اشتباہ معنی بتدل کار کھتا ہو لا علم شعر وہ گرم گرم کے
 جو میر جلا کیا میں کیا کہوں کہ یار و مجھے غش سا کیا پھار دہم تغیر یعنی لفظ کو بصوت یکر استعمال کریں جیسے
 آتش مصرع و درودان سے المضاف ہوا لفظ المضاعف کے بجائے المضاف لکھایا نہ دہم حشو اور صرف
 حشو قبیح داخل عیوب ہو جیسے مصرع جفا معشوق اور محبوب کی سستے میں سبب شوق بعض الفاظ میں حشو استعمال
 فصحا میں داخل ہو جیسے متغیہ مجرم کاہ و غیر شہانہ دہم ناقص کہ کلام میں ایک معنی خلاف دوسرے معنی کے لکھیں
 جیسے کسی کی صفت میں سنگم اور با وفاد و نون لکھیں یا لالہ سنگم با وفاد ہوگا ہفتدہم لکھنا ایسی صفت کا
 کسی چیز کے واسطے جو او میں نہ ہو جیسے شراب شیر میں چشتند ہم تعقید اور یہ و قسم ہو لفظی اور حوئی اگر تعقید دہم ناخیر
 الفاظ کے کلام غیر ظاہر الدلالة ملو قابل ہو وہ تعقید لفظی ہو جیسے سودا شہر بار سے آب و ان عکس ہجوم گل کے
 لوٹے ہر سیر سے یا از بسکہ ہوا ہو یکل اصل عبارت یوں ہو کہ عکس ہجوم گل کے بار سے آب و ان لوٹے ہو تعقید لفظی
 مجہول ہم معنی ہو تو عیب ہو تعقید معنوی یا اخلاق وہ کہ معنی کلام کے بعید انہم ہوں بسبب کثرت لفظی وغیرہ
 موس شہر عذر بخان جذب لکھا کل یا دہم الزام و سکوئی تے تھے قصو اپنا کل یا دہم معنی یہ کہ معشوق سے
 جو شکایت نہٹنے کی کی تو اس نے عذر کیا کہ میں بھارے جذب دل کا امتحان کرتا ہوں او سکو یہ عذر خوب کل یا
 پس یہ اپنے ہی جذب لکھا قصو ہر او سکو الزام نہیں لایا علم شہر تصویر یار بہر نگہ میں پاس ہو رکھنا بنا میری
 قبر میں شیشہ گلاب کا مطلب یہ کہ جب کیوں مجھے حال عشق کا ہو چسپاں کے اور لگوں تو تصویر تون کی

دکھلاؤں گا وہ غش کر جائیں گے اور نئے ہوش ہونے کے لیے شیشہ گلاب میری تیریں کھدینا پیش کرادوں کہ جسیر
 اغلاق کم اور طبعیت عشاق کی ماؤں کے مضمون کو سمجھ سکتی ہو محبوب نہیں اور شعر دم کا مضمون لازماً داخل عیب ہو کر رہتا
 سر قدم ہو کہ دوسرے شاعر کا کلام چیر لیا جائے خواہ صرف الفاظ خواہ معانی خواہ دونوں اور واضح ہو کہ اگر وہ شاعر
 کئی شخص کو سخاوت یا شجاعت میں تعریف کریں یا بھوکریں تو یہ سرقہ نہیں ہے البتہ تشبیہ و استعارہ و کنایہ وغیرہ
 اگر موافق ہوں تو البتہ سرقہ ہی سوائے بعض تشبیہات و استعارات مشہورہ کے مثل تشبیہ جماع کی تیر اور سرقہ
 کے ساتھ اور سخی کی دریا وغیرہ اور خسار معشوق کی گل کے ساتھ اور قد کی سر کے ساتھ اور فخر نہی ہلکے گا
 کہ ایک شاعر کلام شاعر دیگر پر واقف ہو ورنہ تیار ہوگا اور سرقہ دوسرے ہی ظاہر اور غیر ظاہر سرقہ ظاہر میں قسم ہر
 اتحال جسکو نسخ بھی کہتے ہیں آثار جسکو نسخ بھی کہتے ہیں اور نسخ اتحال و نسخ وہ کہ کوئی شعر بالکل مع الفاظ
 معنی اپنے نام کی جائے خواہ ایک بان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر دینا بلا تفاوت جیسے لا اعلم شعر
 بہاؤ ہے سپر جام یا میگز رو نہی تم جو خدنگ از کنار میگز رو سو دا شعر بہاؤ ہے سپر جام بلکہ دوسرے ہی قسم تیری
 بھائی کے پار گز دے ہو لا اعلم شعر آلودہ قطرات عرق دیدہ جبین + اختر فلک می گز دے زمین +
 سو اختر فلک عرق دیدہ جبین کو + اختر ٹپے جھانکین میں فلک ہے زمین کی + نسخ وہ کہ معنی بعض
 الفاظ کے لیے جائیں اور بعض الفاظ تبدیل کر دے جائیں جیسے محمد یار بیگ ساک شعر شاخ کو کوئی ہلاوے
 تو ٹر جھڑے ہیں اپنی ہر جنبش ترکان سے گھر جھڑے ہیں رنگین شہر یوں سرشک مژدہ اشام سو جھڑے ہیں
 شاخ پیو وہ سے جھڑے ہیں ذوق شعر ہم اور غیر دونوں یکا ہم ہوں گے + ہم ہوں گے وہ ہوں گے وہ
 ہوں گے ہم ہوں گے + آزاد شعر غبار تیرے گھر میں رہم ہوں گے یا آج وہ ہوں گے یا آج ہم ہوں گے + نسخ وہ کہ معنی
 بالکل لے لیا اور الفاظ بالکل تبدیل کر دیں + جرات شعر گز جانے کا قائل نے نرا لا ڈھب نکالا ہے + بھونکے
 بوجھتا ہے کہنے کو مار ڈالا ہے + لا اعلم شعر مجھے قتل کر کے قیون سے پوچھا + یہ کا پر ایاں پتازہ لہو ہے کسی
 جسکا وہ سر پہ ہے + کیا کیا مری بھول جانے کی خواہی + سرقہ غیر ظاہر وہ کہ معنی کو قلب کر دیں یا اور پر ایلے میں
 ادا کریں اور التباس الفاظ میں بھی کم ہو واضح ہو کہ محمد بن بخش نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ اوستادوں نے
 دس عیب صحت و زلل اور دس ترقی قافیہ کے واسطے شعر میں جائز رکھے ہیں واصل قطع تخفیف تشدید قصور اسکا
 تحریک بیش صرف صرطن منع و فصل یا وہ کر دیا کسی حرف کا نقطہ میں جیسے کلف ابا و اے و اے میں اور با
 موحہ کو قرار بیان وغیرہ میں اور واو و ج و مند نمودن وغیرہ میں اور با سے ہوز جیسے شعر میں ہوا کے شعر
 سجود سے توبہ بہرہ و ہوں اہل میں + ہے رکوع میں تا فاصت سپر و تاہ + اور قطع کوئی حرف صرطن
 اصلی الفاظ میں سے ساقط کر دینا سو دا شعر کس طرح شہر کا نو بہ حال + شیدی کا نور سا جو ہو گواہ + وہ شعر

بزرگ جیسے لید ہی بدبو جو بھٹاپ بدین یہ کہ صلیل اور مار کے ہزار تخفیف حرف شد کو مخفف لانا جیسے
لفظ تنور و غم و صفت وغیرہ کہ شد والا اصل ہیں اکثر مخفف استعمال کرتے ہیں تشدید یعنی مخفف کو مشدداً جیسے
زور و پرو وغیرہ اکثر شد و آیا ہی قصہ الف مدودہ کا مقصودہ لانا سوا شاعر کہا اوس سے کہ بھر کے آفتاب
محل کے جاضرورین رکھو۔ در مقصودہ کو مدودہ لانا جیسے آستر و آبرہ اسکان جرن محک کو ساکن کرینا
امانت شہر شدت جوش جنون پاک کے مری نس نس میں + قصہ بن کھلوائیں مری دس کے لمو کی قسمیں
لفظ قسم کہ بفتح میں ہی قسمیں لیسکون ہیں لکھا علیٰ هذا القیاس اکثر تحریر یک حرف ساکن کو تحریر کرینا یہ بھی اکثر دیکھنے میں آیا کہ

قطعاتِ تاریخ تالیف کتاب مؤلفہ

الجبکہ یہ پونچا بات سام	ہوئی تالیف سے تب مجھ کو فرست	جو پونجی دل سے میں نے اسکی تاریخ
کہا کہ یہ معیار بلاغت	ولہ	جب لکھ گیا رسالہ یہ اردو زبان میں
۶۱۸ ۹۶	آئی نذاریہ سے تاریخ کے لیے	اردو میں یہ کیا ہی عود نزل در قافیہ
ایضاً منہ	مجلو ان و اوراق کی تالیف سے	۶۱۸ ۹۶ جب نے فی فرصت بفضل رب تعالیٰ
مصرع تاریخ ہاتھ نے لکھا	۱۸ ۹۶ وہ معیار بلاغت ہی عجیب	ایضاً منہ
ہو چکا ختم یہ رسالہ جب	شائق اسکا ہوا ہر اہل محال	فکر تاریخ میں نے کی جب سے
آئی آواز غیب سے نے احوال	عیسوی ہجری معنوی صوری	اکہ اراٹھ سو چھپا سٹیل
از خلاص مضامین سنی پرورد چنانچہ لہ انہما کہ شاد صاحب از خرم جناب حضرت مولانا		
رسالہ سحر نے لکھا یہ جہد م	کہ بن جس میں مضامین عجیب	لکھی تاریخ جو ہرے اوسید م
۶۱۸ ۹۶	کہ معیار البلاغت ہی عجیب	

از سر دفتر تازک خیالان خلف الرشید بخشی چمدی لال صاحب جس سہوان

جے وضع قافیہ میں یہ کتاب	میرے مشفق سحر نے تالیف کی	مصرع تاریخ ہاتھ نے لکھا
	نوب ہی یہ سحر سازی سحر کی	
	۶۱۲ ۸۲	

کہ یہ رسالہ شہر عزم سے لکھا ہجری اہتمام و اخضران محمد عبدالرحمن صاحب نظامی واقع کانپور میں چپ

اشتہار

یہ کتاب بفراش مصنف مطبع نظامی مین چھپی اور حق تصنیف مصنف زاد خدمتہ نے
مہتمم مطبع کو بخشا لہذا التماس یہ ہے کہ بدولن اجازت مصنف و مہتمم مطبع کے کوئی اہل مطبع
تصدیع اس کتاب کا فرماوین کہ موجب طال مصنف و مہتمم کا ہوگا اور تردد مواخذہ نقصان کا پیش آویگا

وجہ مہر کی خواہش ہے

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گئے



المصنف
شیخ محمد رفیع بن محمد رشیدی صاحب
مطبع نظامی

فائدہ ناظرین پر واضح ہو کہ صفحہ ۲۲ کے حاشیہ پر صرف تین بحر ہرج رجز رمل کے معنی لغوی و وجہ تسمیہ لکھ کر باقی بحر ذکر کئے گئے لہذا یہاں بیان اونکا ہوتا ہی منسرح یعنی آسان چونکہ اس بحر میں اسباب مقدم ہیں اوتا پر بدین بحر آسان پڑھی جاتی ہے مصلح یعنی شاہد و یہ بحر ہرج مشابہ ہے کہ کوئی دو نون ملتی اور مقدم ہیں اسباب پر اور بقول بعض بحر منسرح سے مشابہ ہوا اس امر میں کہ دونوں میں جزو دوم و تدریج و جزو دوم مضارع کا فعل لاتن ہی مشتمل فعل اور جزو دوم منسرح کا منقول لاتن ہی مشتمل ہے مقبض یعنی بیکہ یہ بحر منسرح سے قطع کی گئی ہے کہ کوئی لکان دونوں کے ایک ہیں صرف ترتیب میں اختلاف ہے جمحت شفق از جمحت ناش یعنی از برج برکندن اس بحر کے سمدس کو خفیف سے نکالا ہے کیونکہ الفاظ دونوں کے ایک ہیں یعنی جمحت میں مستغفلن مقدم و نون فاعلاتن پر خفیف میں درمیان تہلیل جو نہ اس بحر میں بہ نسبت اوتا و کے اسباب یادہ ہیں اس سبب جلد پڑھی جاتی ہے خفیف یہ بحر سبب یادت اسباب کے سبب ہے طویل واضع علم و ص ۷۷ بعض بحر سمدس وضع کی ہیں اور بعض خوشن مجبور بھی آتی ہیں یعنی ایک کن ہر مصرعہ سے لکھا جاتا ہے بخلاف اس بحر کے کہ منسرح وضع کی اور مجز و نہیں آتی تدریج یعنی کشیدہ یہ بحر بحر طویل سے کھینچ کر نکالی گئی ہے اس کے ارکان سباعی کے دو طرف دو سبب کچھے ہوئے ہیں تیسرا بچھا ہوا اسکے رکن سباعی کی ابتدا میں دو سبب کچھے ہوئے ہیں یاد یہ کہ اسکے ارکان کی ابتدا میں سبب کچھے ہوئے ہیں تا فراس بحر میں حرکات بہت ہیں چنانچہ بحر کن میں پانچ حرکت یاد یہ کہ اس بحر میں اشعار بہت ہیں کمال یہ بحر جیسے دائرے میں وضع ہوئی ہے وہی ہی تمام کمال مستقل بہ متقارب معنی نزدیک کیونکہ اوتا و اور اسباب کچھے باہر نزدیک ہیں تدریج و زیادہ و پوستان بحر کے اسباب الفاظ سے ملے ہیں یاد یہ کہ یہ بحر ایجاد ابوالخفش سے ہو کر شامل مولیٰ بحر غلیل میں قریب یہ بحر مضارع سے قویہ گنتی ہو یاد یہ کہ غلیل کے مولانا یوسف نیشاپوری نے وضع کی تاشکل یہ بحر بحر قویہ تاشکلت رکھتی ہے کہ کوئی لکان دونوں کے ایک ہیں اس میں فاعلاتن دونوں غلیل مقدم ہے قویہ میں تدریج یا غریب کیونکہ یہ بحر ہے بعد غلیل ابوالحسن کے

صفحہ	سطر	غسلط	صحیح	صفحہ	سطر	غسلط	صحیح
۱۵	۱	اسکے اور اسلوب	کبھی کبھی	۳۲	۷	تجھ پر کشیدہ	تجھ پر کشیدہ
		مستوی کبھی کبھی		۲۳	۱۵	اپنے گھر جا	اپنے گھر جا
۱۹	۷	اولیٰ مصرع	اولیٰ مصرع	۳۲	۳	کیا ہے مجھ سے	کیا ہے مجھ سے
		دوم مصرع اول	دوم مصرع اول			بجائے کہتے ہیں	بجائے کہتے ہیں
		کے موم کے دان میں				بجائے کہتے ہیں	بجائے کہتے ہیں
۱۶	۳	مور جب کا	مور جس کا	۱۶	۱۶	گردن الیہ موم کو	گردن الیہ موم کو
		غذائے لفظ	غذائے لفظ			اس غزل کا مینہ	اس غزل کا مینہ
		ایک عبد اعریز	ایک عبد اعریز			شعر میں جو	شعر میں جو
		یا تعطیل	یا تعطیل			سالم آیا ہو	سالم آیا ہو
۱۷	۱	دونوں تین	دونوں تین	۲۵	۲۵	معاذی اللہ	معاذی اللہ
		مثالی اول تینوں	مثالی اول تینوں			فعلاتین دبار	فعلاتین دبار
۱۹	۵	۳	۳	۳۵	۱	مستغنی مستغنی	مستغنی مستغنی
		۶	۶			دوبار	دوبار
		۸	۸			فعلاتین دبار	فعلاتین دبار
		۸	۸			دوبار	دوبار
		۲۱	۲۱			مفعول فعلان	مفعول فعلان
۲۰	۲۰	عبر	عبر			نارہ مزید	نارہ مزید
		مضارع میں جار	مضارع میں جار	۲۳	۲۳	ساتھ ہو	ساتھ ہو
		علائقہ فعلان سے	علائقہ فعلان سے	۳۷	۱۹	رود کا	رود کا
		موجب	موجب	۳۸	۵	اور زوائد	اور زوائد
۲۵	۲۵	عبارت	عبارت	۲۹	۴	کہتے ہیں	کہتے ہیں
		تین حالت میں	تین حالت میں	۴۰	۱	زور طبیعت	زور طبیعت
		خدم	خدم			اور قصد تمام	اور قصد تمام
		عقصر استماع	عقصر استماع			تمہید کی	تمہید کی
		محبوب	محبوب	۴۱	۱۲	چار مصرعی	چار مصرعی
		اگر آخر مصرع	اگر آخر مصرع			مکمل کہتے ہیں	مکمل کہتے ہیں
		میں واقع ہو	میں واقع ہو			ناقص	ناقص
		روانہ مگر	روانہ مگر			کہتے ہیں	کہتے ہیں
		جب ہو ستم	جب ہو ستم			میں	میں
		ستم ہو ستم	ستم ہو ستم	۴۲	۳	آئندہ میں	آئندہ میں
		میں	میں			گوئی یہ	گوئی یہ
		بسکون میں	بسکون میں			یہ	یہ
		مصرع دوم دائرہ	مصرع دوم دائرہ			مصرع دوم دائرہ	مصرع دوم دائرہ
		اول کے دائرہ	اول کے دائرہ			مصرع دوم دائرہ	مصرع دوم دائرہ

بیرون خا احماد و جا آفرین و آفرین

حسب الحکم جناب پروفیسر راجندر صاحب انگریز مدرسہ اسلامیہ



عالم السلام



باہتمام سید محمود علی مستم و منیجر مطبع پیشوا اخبار

پیشوا اخبار پیشوا اخبار پیشوا اخبار

از ان مرغوب جداست که قدر و کثرت و جلال و ذوق و عای خیر یاد آور شود و این که
چون متکلم فصول پنج است بعد از این الباقی و سوم گردید یعنی پنج حدلیقه فخرانه
شده حدلیقه اول در علم بیان حدلیقه دوم در علم بدیع حدلیقه سوم در علم عروض
حدلیقه چهارم در علم قوافی حدلیقه پنجم در علم مخاضیه در سرفات شعریه و یا مخلوط
بسیار پوشیده مانند که می گویند قسمی از صنایع فطری است و داخل فن بدیع است لکن چون
محصول آن امر و بانواع اشارات و اوصاف و لایحه و رت می نماید و قواعد و قوانین آن
شعوبت و فرع متکثره دارد و در راستی شده و تحصیل علوم مذکور مطالبی است شعرا و واجبات
است طالع وقت نوشتن که خواص در مطلب غایم و نقایب غار روی مقصود در کشیدیم و توفیق بر
العلم الامالی و هو جمیع و نظم کمال الحدلیقه الاولی فی علم البیان علم بیان بدیع و اصول
و قواعدی چند است که چون از استحضار و تفکیک معنی یا چنانچه بطریق باریاد و متیوان نمود بخوبی
که بعضی از آن طرق در دالات واضح و بعضی در دالات مبهمه است و اول وضعی و آن
دالات کردن نقطه است بر تمام معنی و موضوعات مانند دالات انسان بر حیوان و مطلق و معنی
و آن دالات نقطه است بر جزو و موضوعات مثل دالات انسان بر حیوان تنها سوم از آن و آن
دالات مطلقه است بر معنی که خارج از حقیقت موضوع لازم و بود چنانچه دالات انسان
بر حیوانات و اول دالات مطابقه و اخیرین را دالات عقلیه می گویند و ظاهر است که ایراد می
باین طریق بخوبی گفته شده و دالات وضعی صورت می تواند بدست نیاید که دالات الفاظ و معانی
و دالات وضعی یک تیره است و بر سبیل اتم و انقضای نیست مثلا لفظ اسد و لیث

از ان مرغوب جداست که قدر و کثرت و جلال و ذوق و عای خیر یاد آور شود و این که
چون متکلم فصول پنج است بعد از این الباقی و سوم گردید یعنی پنج حدلیقه فخرانه
شده حدلیقه اول در علم بیان حدلیقه دوم در علم بدیع حدلیقه سوم در علم عروض
حدلیقه چهارم در علم قوافی حدلیقه پنجم در علم مخاضیه در سرفات شعریه و یا مخلوط
بسیار پوشیده مانند که می گویند قسمی از صنایع فطری است و داخل فن بدیع است لکن چون
محصول آن امر و بانواع اشارات و اوصاف و لایحه و رت می نماید و قواعد و قوانین آن
شعوبت و فرع متکثره دارد و در راستی شده و تحصیل علوم مذکور مطالبی است شعرا و واجبات
است طالع وقت نوشتن که خواص در مطلب غایم و نقایب غار روی مقصود در کشیدیم و توفیق بر
العلم الامالی و هو جمیع و نظم کمال الحدلیقه الاولی فی علم البیان علم بیان بدیع و اصول
و قواعدی چند است که چون از استحضار و تفکیک معنی یا چنانچه بطریق باریاد و متیوان نمود بخوبی
که بعضی از آن طرق در دالات واضح و بعضی در دالات مبهمه است و اول وضعی و آن
دالات کردن نقطه است بر تمام معنی و موضوعات مانند دالات انسان بر حیوان و مطلق و معنی
و آن دالات نقطه است بر جزو و موضوعات مثل دالات انسان بر حیوان تنها سوم از آن و آن
دالات مطلقه است بر معنی که خارج از حقیقت موضوع لازم و بود چنانچه دالات انسان
بر حیوانات و اول دالات مطابقه و اخیرین را دالات عقلیه می گویند و ظاهر است که ایراد می
باین طریق بخوبی گفته شده و دالات وضعی صورت می تواند بدست نیاید که دالات الفاظ و معانی
و دالات وضعی یک تیره است و بر سبیل اتم و انقضای نیست مثلا لفظ اسد و لیث

از ان مرغوب جداست که قدر و کثرت و جلال و ذوق و عای خیر یاد آور شود و این که
چون متکلم فصول پنج است بعد از این الباقی و سوم گردید یعنی پنج حدلیقه فخرانه
شده حدلیقه اول در علم بیان حدلیقه دوم در علم بدیع حدلیقه سوم در علم عروض
حدلیقه چهارم در علم قوافی حدلیقه پنجم در علم مخاضیه در سرفات شعریه و یا مخلوط
بسیار پوشیده مانند که می گویند قسمی از صنایع فطری است و داخل فن بدیع است لکن چون
محصول آن امر و بانواع اشارات و اوصاف و لایحه و رت می نماید و قواعد و قوانین آن
شعوبت و فرع متکثره دارد و در راستی شده و تحصیل علوم مذکور مطالبی است شعرا و واجبات
است طالع وقت نوشتن که خواص در مطلب غایم و نقایب غار روی مقصود در کشیدیم و توفیق بر
العلم الامالی و هو جمیع و نظم کمال الحدلیقه الاولی فی علم البیان علم بیان بدیع و اصول
و قواعدی چند است که چون از استحضار و تفکیک معنی یا چنانچه بطریق باریاد و متیوان نمود بخوبی
که بعضی از آن طرق در دالات واضح و بعضی در دالات مبهمه است و اول وضعی و آن
دالات کردن نقطه است بر تمام معنی و موضوعات مانند دالات انسان بر حیوان و مطلق و معنی
و آن دالات نقطه است بر جزو و موضوعات مثل دالات انسان بر حیوان تنها سوم از آن و آن
دالات مطلقه است بر معنی که خارج از حقیقت موضوع لازم و بود چنانچه دالات انسان
بر حیوانات و اول دالات مطابقه و اخیرین را دالات عقلیه می گویند و ظاهر است که ایراد می
باین طریق بخوبی گفته شده و دالات وضعی صورت می تواند بدست نیاید که دالات الفاظ و معانی
و دالات وضعی یک تیره است و بر سبیل اتم و انقضای نیست مثلا لفظ اسد و لیث

چنانچہ درین بیت البوالعج بیت دل زدواع رفیقان چو دیکت آتش مترو
از غلو غریبان چو مرغ در ضرب غرض از تشبیه در بیان حال دل تن
از حالت دواع و چنانچہ درین بیت حکیم سنائی بیت باز قهر مش چو آید اندک
پاکشفت سر در کشد کشف کرد اند و درین بیت خاقانی بیت خصمت
زدولت بنیو او آنکه درت کرده ربا چو چشمش بدر داتو تیار باد نگباداشته یعنی
حال نسیم تو که از دولت مجبور است و در ترا اگر آشته است بآن میماند که چشم او
بدر و باشد و سرمه را که دای چشم است بر باد دم و مرقه صودارین تشبیه بیان
حال خصم است موم آنکه غرض از تشبیه بیان مقدار حال مشبه باشد چنانچہ درین
بیت الوری ربه حدیث سرین و میانش چلویم بکه دیده است کوی
معلق بجای غرض از تشبیه درینجا شدت قهر بھی سرین و لاغری میان
است و درین بیت حکیم عمری بیت و آن ابر بچو کایه خندان بکن
چو گنج لولو مکنون است غرض از تشبیه ابر بچو کایه خندان بکن
باریدن برف و باران است و درین بیت کمال سمعیل بیت مانند نیل
درینبیه تجوید است بذا جوام کوه ماه است مخان در میان برف غرض از تشبیه
درینجا مبالغه در کثرت برف است اما درین بیت خاقانی بیت یا کعبه
آب شود بیا به ماند عرق تگادران را به اگر چه در باد سی انظر چنان بنیاد
غرض تشبیه تعلیق مشبه دارد و آن قلب آب دریا است

بیت اول البوالعج بیت دل زدواع رفیقان چو دیکت آتش مترو
از غلو غریبان چو مرغ در ضرب غرض از تشبیه در بیان حال دل تن
از حالت دواع و چنانچہ درین بیت حکیم سنائی بیت باز قهر مش چو آید اندک
پاکشفت سر در کشد کشف کرد اند و درین بیت خاقانی بیت خصمت
زدولت بنیو او آنکه درت کرده ربا چو چشمش بدر داتو تیار باد نگباداشته یعنی
حال نسیم تو که از دولت مجبور است و در ترا اگر آشته است بآن میماند که چشم او
بدر و باشد و سرمه را که دای چشم است بر باد دم و مرقه صودارین تشبیه بیان
حال خصم است موم آنکه غرض از تشبیه بیان مقدار حال مشبه باشد چنانچہ درین
بیت الوری ربه حدیث سرین و میانش چلویم بکه دیده است کوی
معلق بجای غرض از تشبیه درینجا شدت قهر بھی سرین و لاغری میان
است و درین بیت حکیم عمری بیت و آن ابر بچو کایه خندان بکن
چو گنج لولو مکنون است غرض از تشبیه ابر بچو کایه خندان بکن
باریدن برف و باران است و درین بیت کمال سمعیل بیت مانند نیل
درینبیه تجوید است بذا جوام کوه ماه است مخان در میان برف غرض از تشبیه
درینجا مبالغه در کثرت برف است اما درین بیت خاقانی بیت یا کعبه
آب شود بیا به ماند عرق تگادران را به اگر چه در باد سی انظر چنان بنیاد
غرض تشبیه تعلیق مشبه دارد و آن قلب آب دریا است

بیت اول البوالعج بیت دل زدواع رفیقان چو دیکت آتش مترو
از غلو غریبان چو مرغ در ضرب غرض از تشبیه در بیان حال دل تن
از حالت دواع و چنانچہ درین بیت حکیم سنائی بیت باز قهر مش چو آید اندک
پاکشفت سر در کشد کشف کرد اند و درین بیت خاقانی بیت خصمت
زدولت بنیو او آنکه درت کرده ربا چو چشمش بدر داتو تیار باد نگباداشته یعنی
حال نسیم تو که از دولت مجبور است و در ترا اگر آشته است بآن میماند که چشم او
بدر و باشد و سرمه را که دای چشم است بر باد دم و مرقه صودارین تشبیه بیان
حال خصم است موم آنکه غرض از تشبیه بیان مقدار حال مشبه باشد چنانچہ درین
بیت الوری ربه حدیث سرین و میانش چلویم بکه دیده است کوی
معلق بجای غرض از تشبیه درینجا شدت قهر بھی سرین و لاغری میان
است و درین بیت حکیم عمری بیت و آن ابر بچو کایه خندان بکن
چو گنج لولو مکنون است غرض از تشبیه ابر بچو کایه خندان بکن
باریدن برف و باران است و درین بیت کمال سمعیل بیت مانند نیل
درینبیه تجوید است بذا جوام کوه ماه است مخان در میان برف غرض از تشبیه
درینجا مبالغه در کثرت برف است اما درین بیت خاقانی بیت یا کعبه
آب شود بیا به ماند عرق تگادران را به اگر چه در باد سی انظر چنان بنیاد
غرض تشبیه تعلیق مشبه دارد و آن قلب آب دریا است

اس قدر کہ اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی حالت
میں کچھ غم و غصہ ہے تو اس کی حالت
میں کچھ غم و غصہ ہے تو اس کی حالت
میں کچھ غم و غصہ ہے تو اس کی حالت

و جنب عرق تگاوران اما در نظر تحقیق غرض تشبیه در اینجا تعلق تشبیه بر او این کثر
عرق تگاوران است و شمع عقرب کور میشود چهارم آنکه غرض از تشبیه این
باشد که حال شان مشبہ را خاطر نشان سامع بکنند مثل تشبیهی که پیش
روی آید و وجه خاطر نشان شدن آنست که چون نفس انسانی بحیات آید از تعلیقات
مالوف است آنچه را بواسطه حس دریا بدو تر و درو متعقد میشود و چنانچه درین
و بیت حکیم خضری بیت با سبکسار کس مکن صحبت ثانیاً فی حقیر خوار دلیل
را شتر و محبت فرو دانی ای سپهر خنایک دت عدیل و درین بیت
خاقانی بیت هر طرف ابرابر است کرب نه بر عین را قابل است پس از و درین
بیت سنائی هم صورت ابران چو دیک تھی است باز درون بی پرو
سیه است و درین دو بیت خاقانی نظم نامی در چشم خاص مغیالان
نامی در راه نفس باغ ارم ساختن به خوش بهای زر بدن و پیش پویش
ترافکنده هم مرکب جسم ساختن و درین قسم غرض از تشبیهی که پیش
غرض از تشبیه زینت داون مشبہ در نظر سامع باشد مثل تشبیهی که
آب و چنانچه درین بیت حکیم النوری بیت به بین وقت سخن گفتن به برین
و دنداننش که گوی در همان است در لعل بدخشاننش غرض از تشبیه
لب دندان معشوق بر و لعل ترغین اوست و له بیت استری
بود سیه زیر معرق زینی نه راست چون تیره شبی بسته برویک شبنم ماه

در این بیت که در اول بیت است
در این بیت که در اول بیت است
در این بیت که در اول بیت است
در این بیت که در اول بیت است

و در این بیت که در اول بیت است
و در این بیت که در اول بیت است
و در این بیت که در اول بیت است
و در این بیت که در اول بیت است

ترجمہ صالحی السمان

چنانچه در انشاء این فیصله ای که مندرج است بنام آن بزرگواران و سرکار شریف

[illegible]

دو سیلین صفت
 اور حقیقتاً دونوں کی جدی
 وہ ہے کہ فقط ایک جانب یعنی
 اور جسم وہ ہے کہ تینوں جانب یعنی
 اور عمیق میں میں طرح ہے یہی صفت
 اشتراک ہو یا انفرادی میں ممکن اور منفرد ہو یا
 یعنی ایسی تیسہ ذات میں ممکن اعتباری
 صفت اضافی ہو اور تیسری صفت نہ ہو کہ فقط
 چوں کہ متعلق ہو اور تیسری صفت نہ ہو کہ فقط
 صفت واقع میں متعلق نہ ہو کہ فقط
 ۱۹

کیا ایک جسمانی اور ایک عقلی صفت حسی و نفسی
 سے مخصوص ہونے سے ایک ہی صفت حسی و نفسی
 ہو سکتی ہے؟ اگر ہاں ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے؟
 اگر نہیں ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے؟
 اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ہی صفت حسی و نفسی
 سے دو مختلف جسمانی اور دو مختلف عقلی
 صفتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ایک ہی
 جسمانی صفت سے دو مختلف عقلی صفتیں
 پیدا ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ایک ہی جسمانی
 صفت سے دو مختلف عقلی صفتیں پیدا ہو
 سکتی ہیں۔ مثلاً ایک ہی جسمانی صفت سے
 دو مختلف عقلی صفتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

فخاڑا کرتی ہے اور کیفیت نہ فقیر اور غنی کا وہ

که عجب دیدم گو یا که سفیدی در روی نمانده است در وقتی که تو شب بیدار
میگرد و در غرض اینست تشبیه با دلی روی موهج است در روشنی و انبساط عجب قافله
باب است این رباعی حکایتی رباعی آتش لبان دیو بندت مانده چون
افق میکند مانده اندیشیه بر فتن سمندت مانده خورشید بهمت بلندت مانده
سنان فلک است بهمت موهج را مشبه بر ساخته و غرض این رباعی الکلیت
این مبرچهار است در وجه شبهه و این رباعی نوری رباعی چون روز صمزد
بجاست مانده چون یک شبه شده ماه بجاست مانده تصویر بزم تیرگاست مانده
چون روزی بعد از ایامی از آن عامست مانده نوع دوم آنکه خبری را که اهتمام لبان او
داشت باشد تشبیه سازند و غرض از تشبیه اینجا بیان اهتمام است لبان شبیه
چنانچه درین بیت فقیر بیت که از بسکه دیده قحط احسان بهلال عید را دادند
لبان به پوشیده ماند که تشبیه در جای متحقق میشود که مشبه به در وجه شبهه کامل تر
و قوی تر از مشبه باشد اما در جاییکم بر دو مساوی باشد آنرا تشابه باید گفت
نه تشبیه در تشابه عکس صحیح می آید یعنی مشبه را مشبه به بیتیوان کرد چنانچه
درین دو بیت ابو نواس شعر برق از جاج و رقت الخمر تشابه و تشاکل الای
فکانا حمر و لا قحح و کانما قحح و لا خمر یعنی لطافت شیشه و شراب
بر و متشابه شدند بخوبی که گوئی قحح است شراب نیست
یا شراب است قحح نیست و درین قطعه فقیر

که در این رسیده که اگر کسی بنشیند در روی نیت است در وقتی که تو به بنشیند
 میگردد و در غرض اینست که شبیه باطنی نوعی مخرج است در روشنی و انبساط و مخرج و باز
 باب است این رباعی حکایه از قی رباعی آتش لبسان دیو بندت نماند چیدن
 افعی که بندت مانده اند لیشیه بر فتن بندت نماند بخورشید بهمت بلندت مانده
 سنان فکند است بهمت مخرج را مشبه به سخا و غرض ازین ادعای ملکیت
 این هر چهار است در وجه شبه و این رباعی انوری رباعی چون روز علم زد
 بحسب مست مانده چون یک شب شده ماه بجا است مانده تقدیر بغیر مخرج که است مانده
 پند زری به طایفه ازین عامست مانده نوع دوم آنکه خبری را که اتمام لبشان او
 و او شده باشند مشبه به سازند و غرض از تشبیه اینجا بیان اتمام است لبشان به
 چنانچه درین بیت فخر بدیت که از لبیکه دیده قحط احسان به طلال عید را دادند
 لبان به پوشیده نماند که تشبیه در جایی متحقق نمیشود که مشبه به در وجه شبه کامل تر
 و قوی تر از مشبه باشد اما در جاییکه هر دو مساوی باشند آنرا تشابه باید گفت
 تشبیه در تشابه عکس صحیح می آید یعنی مشبه را مشبه به بگویند و آن کرد چنانچه
 درین دو بیت ابو نواس شمع حرق الزجاج و رقت الخمر تشابه و تشاکل الالام
 و کما نأخر و لا قح و کما نأقح و لا خمر یعنی لطافت شیشیه و شراب
 هر دو متشابه شدند بخوبی که گوئی قح است شراب نیست
 یا شراب است قح نیست و درین قطعه قصیده

مرکب باشند چنانچه درین بیت خاقانی بیت بسببه چون کبکون
گرفته بمقارنه گرفته بش ناله حمام برآید و اکثر امثال این قسم و صدر
مذکور شد ششم آنکه بر دو متعدد باشند و این قسم مامفوف می آید
مفروق المصوف آنست که اول چند شبهه را ذکر کنند و باز چند شبهه را
بهمان ترتیب بیان بطور زلف و نشر مرتب چنانچه درین بیت عبدالواحد
جلی بیت تافه زلف و شگفته رخ زیر باقداو به شکسار او گل خوری
و سر و چین است و اما مفروق آنست که یک شبهه و یک شبهه را ذکر
کنند و باز یکی دیگر در مقابل و همچنین چنانچه درین رباعی کمال اسمعیل
رباعی رویت در بای حسن لعلت مرجان به زلفت غیره صدف
دین در دندان به ابرو کشتی و چین پیشانی موج به گرداب غلب
و چشمت طوفان به فتم آنکه یک واحد و یک متعدد باشند پس اگر شبهه
و واحد و شبهه به متعدد بود آنرا تشبیه جمع نامند و اگر بالعکس باشد تشبیه
تسویه گویند مثال تشبیه جمع چنانچه درین بیت مولوی جامی
بیت عارض است این یا قمر یا لاله حمراست این نه با شعاع
شمس یا آئینه دهاست این نه و این غزل تمام ازین قبیل است
و مثال تشبیه که تسویه کتوله شعر صغ الحبيب و حانی به کلاهما
مالای لی به یعنی زلف معشوق و حال من بر دو باشد شب

مرکب باشد چنانچه درین بیت خاقانی بیت بدید چون کبک خان
 گرفته بمقتار که در قفسش ناله حمام بر آید و اکثر اشکله این اقسام و صد
 مذکور شد ششم آنکه بر دو متحد باشند و این قسم بالمعروف می آید یا
 مفروق بالمعروف آنست که اول چند مشبه را ذکر کنند و باز چند مشبه را
 بهمان ترتیب بیانند بطوریکه در ششم مرتب چنانچه درین بیت عبد الواح
 جلی بیت نافه زلف و شکفته رخ بر زیبا قد او به شکست را و گل خرمی
 و سرو چمن است نه و اما مفروق آنست که یک مشبه و یک مشبه به را ذکر
 کنند و باز یکی دیگر در مقابل و همچنین چنانچه درین رباعی کمال سمعیل
 رباعی رویت در یابی حسن لطفت مرجان به زلفت عنبر صدف
 دهن در دندان به ابرو کشتی و چین پیشانی موج نه گرداب بلغم
 و چشت طوفان به نسیم آنکه یک واحد و یک متحد باشند پس اگر مشبه
 واحد و مشبه به متحد بود آنرا تشبیه جمع نامند و اگر بالعکس باشد تشبیه
 تسویه گویند مثال تشبیه جمع چنانچه درین بیت مولوی جامی
 بیت عارض است این یا قمر یا لاله احمر است این نه با شعاع
 شمس یا آئینه دلماست این نه و این غزل تمام ازین قبیل است
 و مثال تشبیه که تسویه کقول شعاع صبح الحبيب و حانی نه کلاه
 باللباسی نه یغنی زلف معشوق و حال من بر دو مانند شب

لی بواستہ متحرک ہوئی اور وہیں پہنچ کر
لی بواستہ متحرک ہوئی اور وہیں پہنچ کر
لی بواستہ متحرک ہوئی اور وہیں پہنچ کر
لی بواستہ متحرک ہوئی اور وہیں پہنچ کر

کہ ایسا ہی برو جہشہ نہ آشتہ باشد پس اگر گوی کرید الباضل اسد لفظ فاضل
اشعاری برو جہشہ کہ جرات و شجاعت است نذر و مثال و صنفی اگر ایسا
برو جہشہ آشتہ باشد این بیت خاقانی بیت خجری بنش جو سرخ آید بنش
حصہ مومی را نشان بینی بجم از لفظ سرخ و بنر که وصف مشبه واقع شد بنظر
میشود کہ وجہ شہ در اینجا اجتماع حرمت و حضرت است دیگر اگر وصف مشبه را کوثر
چنانچه در شعر گشت دین بیت عبد الواسع جبلی بیت خمیدہ قامت
ورج پر سر شک و ای سنا مارہ ز جو ر گردون بدخواہ تو چون گردون بدید اگر و
مشبه بہ تنہا کو سازند بقول البالغۃ شعر فانک شمس و الملوک کو اکس با اذا
طلعت لم یبدنہن کوکب یعنی بدستی کہ تو آفتابی و پادشاهان دیگر ستارہ
و قیادہ آفتاب طالع شدیدی از ستارہ ظاہر نمیشود و دین بیت حکیم سن
بیت امتنانش چو قطرہ باران کا دل و آخرش بود چو میان و دوز
بیت خاقانی بیت وقت است کہ مرکبان انجم ہم نخل نخلند ہم
دیگر اگر وصف مشبه بروند کہ نمایند چنانچہ درین بیت ردی
لفظ چاکر است بگزرم چو خیاطانند کہ چہ خیاط نیندای ملک شوگر
ملکہ بگزیرہ قد خصم تومی بمانند کہ بر بند شمشیر و بدوزند بر تیر
لفظ گز و پیودن و بریدن و دوختن و وصف ملائم مشبه بہ است
و نیزہ و شمشیر و تیر ملائم مشبه نوع چہ سارم تشبہ مفصل

سے اور جس طرح کہ بواستہ کی پہنچائی و اسکی دراز
واقع ہونی پہنچائی و اسکی دراز واقع ہونی پہنچائی
واقع ہونی پہنچائی و اسکی دراز واقع ہونی پہنچائی
واقع ہونی پہنچائی و اسکی دراز واقع ہونی پہنچائی

کہ ایسا ہی برو جہشہ نہ آشتہ باشد پس اگر گوی کرید الباضل اسد لفظ فاضل
اشعاری برو جہشہ کہ جرات و شجاعت است نذر و مثال و صنفی اگر ایسا
برو جہشہ آشتہ باشد این بیت خاقانی بیت خجری بنش جو سرخ آید بنش
حصہ مومی را نشان بینی بجم از لفظ سرخ و بنر کہ وصف مشبه واقع شد بنظر
میشود کہ وجہ شہ در اینجا اجتماع حرمت و حضرت است دیگر اگر وصف مشبه را کوثر
چنانچه در شعر گشت دین بیت عبد الواسع جبلی بیت خمیدہ قامت
ورج پر سر شک و ای سنا مارہ ز جو ر گردون بدخواہ تو چون گردون بدید اگر و
مشبه بہ تنہا کو سازند بقول البالغۃ شعر فانک شمس و الملوک کو اکس با اذا
طلعت لم یبدنہن کوکب یعنی بدستی کہ تو آفتابی و پادشاهان دیگر ستارہ
و قیادہ آفتاب طالع شدیدی از ستارہ ظاہر نمیشود و دین بیت حکیم سن
بیت امتنانش چو قطرہ باران کا دل و آخرش بود چو میان و دوز
بیت خاقانی بیت وقت است کہ مرکبان انجم ہم نخل نخلند ہم
دیگر اگر وصف مشبه بروند کہ نمایند چنانچہ درین بیت ردی
لفظ چاکر است بگزرم چو خیاطانند کہ چہ خیاط نیندای ملک شوگر
ملکہ بگزیرہ قد خصم تومی بمانند کہ بر بند شمشیر و بدوزند بر تیر
لفظ گز و پیودن و بریدن و دوختن و وصف ملائم مشبه بہ است
و نیزہ و شمشیر و تیر ملائم مشبه نوع چہ سارم تشبہ مفصل

و آن عبارت از تشبیهی است که وجه تشبیه یا آنچه ستلزم وجه شبه باشد در آن
ذکر کنند مثال اول چنانچه دین بیت سلمان ساوجی بیت لغز خوش
لعل تو چون از شراب پای پازرد دلم ز چشم تو چون از شمار دست به وجه
در حد مصرع لغزیدن و از زیدن است و درین بیت عبد الوسیع بیت
ای سپید چون سخن چون دین خویش ز غم به عیش من تلخ نذر دل من تلخ
و وجه شبه در اینجا تلخی و تنگی است و درین بیت خاقانی بیت جهان
پایانه را ماند لعینه که چون پر شد تنی گردد بیکبار به و مثال دوم قصه کلام
الفصحی کالعسل فی الحلاوته وجه شبه در اینجا میل طبع است که لازم
حلاوت است نوع پنجم تشبیه قریب مبتذل و سبب به ابتذال تشبیه
چند چیز است یکی آنکه وجه شبه واحد باشد مثل سیاهی در تشبیهی که
و سفیدی در تشبیهی که برف دیگر آنکه مشبه به نسبت قریبی تشبیه داشته باشد
مانند تشبیه کنار به سید یا آنکه مشبه به اکثر در ذین حاضر شود مثل
تشبیه زلف به شب و تشبیه روی خوب بافتاب و مانند آن با جمله
تشبیه قریب آنست که وجه شبه در اجمالی باشد با تفصیل قلیلی
داشته باشد مانند تشبیه آفتاب آینه در تیره و روشنی نوع ششم تشبیه
بعید غریب اسباب بعد و غایت تشبیه نیز چند چیز است یکی آنکه
وجه شبه متعدد یا مرکب باشد چنانچه در موضع خود مذکور شد

و آن عبارت از تشبیهی است که وجه شبیه یا آنچه مستلزم وجه شبه باشد در آن
 ذکر کنند مثال اول چنانچه درین بیت سلمان ساوجی بیت لغز و خنجر
 لعل تو چون از شراب پای یازد دل من ز چشم تو چون از خمار دست به وجه
 در هر دو مصراع لغزیدن و لرزیدن است و درین بیت عبد الوسیع بیت
 امی سپید چون سخن چون بن خودیش زغم به عیش من تلخ ندارد دل من تلخ
 و وجه شبه در اینجا تلخی و تنگی است و درین بیت خاقانی بیت جهان
 پیمان را ماند لعین که چون پر شد تنی گرد یکبارنه و مثال دوم قصه ملک
 الفصیح کالعسل فی الحلاوت و وجه شبه در اینجا میل طبع است که لازم
 حلاوت است نوع پنجم تشبیه قریب مبتذل سبب ابتذال تشبیه
 پنجم خیر است یکی آنکه وجه شبه واحد باشد مثل سیاهی در تشبیهی که
 سفیدی در تشبیه عسل با برف دیگر آنکه مشبه به نسبت قریبی مشبه داشته باشد
 تشبیه کنایه سید یا آنکه مشبه به اکثر در ذین حاضر شود مثل
 شبیه زلف به شب و تشبیه روی خوب با قاقاب و مانند آن بالجملة
 تشبیه قریب آنست که وجه شبه در اجمال باشد یا تفصیل فلیلی
 داشته باشد مانند تشبیه آفتاب آینه در تندر و روشنی نوع ششم تشبیه
 غیر غریب و اسباب بعد و غایت تشبیه نیز چند خیر است یکی آنکه
 وجه شبه متعدد یا مرکب از چند چیز باشد چنانچه در موضع خود مذکور شد

تشریح در تشبیهی کہ اوات آن مذکور باشد آنرا تشبیهی کہ گویند و آنچه اوات
در قدح کور شود آنرا مرسل نامند و مسمو کہ بر دو کوته است یکی آنکه اوات تشبیهی را
حذف نمایند فقط چنانچه درین بیت خاقانی می آید قاتل قستان
بلورین آسمان به مشرق گفت ساقیش و آن مغرب را آید و دیگر آنکه اوات
تشبیهی را حذف نموده مشبه به را به مشبه اضافه نمایند بقوله شعروالرحیج
بالقصون و قد جری بذہب الاصل علی الجبین الیایا بوقتین العصر المغرب
و عربی اصیل و در فارسی قاتل و خوانند و ترجمه بیت مذکور نیست کہ نسیم
بازی میکند با شاخا و حالیکہ جاری شده است طلای قاتل و
بر نقره آب یعنی تا وقت عصر و پوشیده ماند کہ مرا و شعر تشبیهی قاتل
به طلا و تشبیه آب به نقره است مثله را مضاف الیه ساخته بقوله
و ذہب الاصل الی اصیل کالذہب الجبین المارای ما کالاجبین و ازین
قبیل است ابن بیت مسعود و سعد و عجمی و حسن گرفته سنی لاله
لاله رویش گرفته زردی عجمی یعنی چشم او کہ مانند جبر است
و وی او کہ مثل لاله است اما تشبیه مرسل آنست کہ اوات
و روز کور شود و آن در عربی کاف است و کان و مثل آنچه
از منحنی مانند و مصائب مشتق باشد و در فارسی فقط مانند
و چون و برنگ و لبان و گوئی و گویا و امثال آن شعری عجم

و در تشبیهی که اوات آن مذکور باشد آنرا تشبیهی که گویند و آنچه اوات
در قدح کور شود آنرا مرسل نامند و مسمو که بر دو کوته است یکی آنکه اوات تشبیهی را
حذف نمایند فقط چنانچه درین بیت خاقانی می آید قاتل قستان
بلورین آسمان به مشرق گفت ساقیش و آن مغرب را آید و دیگر آنکه اوات
تشبیهی را حذف نموده مشبه به را به مشبه اضافه نمایند بقوله شعروالرحیج
بالقصون و قد جری بذہب الاصل علی الجبین الیایا بوقتین العصر المغرب
و عربی اصیل و در فارسی قاتل و خوانند و ترجمه بیت مذکور نیست کہ نسیم
بازی میکند با شاخا و حالیکہ جاری شده است طلای قاتل و
بر نقره آب یعنی تا وقت عصر و پوشیده ماند کہ مرا و شعر تشبیهی قاتل
به طلا و تشبیه آب به نقره است مثله را مضاف الیه ساخته بقوله
و ذہب الاصل الی اصیل کالذہب الجبین المارای ما کالاجبین و ازین
قبیل است ابن بیت مسعود و سعد و عجمی و حسن گرفته سنی لاله
لاله رویش گرفته زردی عجمی یعنی چشم او کہ مانند جبر است
و وی او کہ مثل لاله است اما تشبیه مرسل آنست کہ اوات
و روز کور شود و آن در عربی کاف است و کان و مثل آنچه
از منحنی مانند و مصائب مشتق باشد و در فارسی فقط مانند
و چون و برنگ و لبان و گوئی و گویا و امثال آن شعری عجم

و در تشبیهی که اوات آن مذکور باشد آنرا تشبیهی که گویند و آنچه اوات
در قدح کور شود آنرا مرسل نامند و مسمو که بر دو کوته است یکی آنکه اوات تشبیهی را
حذف نمایند فقط چنانچه درین بیت خاقانی می آید قاتل قستان
بلورین آسمان به مشرق گفت ساقیش و آن مغرب را آید و دیگر آنکه اوات
تشبیهی را حذف نموده مشبه به را به مشبه اضافه نمایند بقوله شعروالرحیج
بالقصون و قد جری بذہب الاصل علی الجبین الیایا بوقتین العصر المغرب
و عربی اصیل و در فارسی قاتل و خوانند و ترجمه بیت مذکور نیست کہ نسیم
بازی میکند با شاخا و حالیکہ جاری شده است طلای قاتل و
بر نقره آب یعنی تا وقت عصر و پوشیده ماند کہ مرا و شعر تشبیهی قاتل
به طلا و تشبیه آب به نقره است مثله را مضاف الیه ساخته بقوله
و ذہب الاصل الی اصیل کالذہب الجبین المارای ما کالاجبین و ازین
قبیل است ابن بیت مسعود و سعد و عجمی و حسن گرفته سنی لاله
لاله رویش گرفته زردی عجمی یعنی چشم او کہ مانند جبر است
و وی او کہ مثل لاله است اما تشبیه مرسل آنست کہ اوات
و روز کور شود و آن در عربی کاف است و کان و مثل آنچه
از منحنی مانند و مصائب مشتق باشد و در فارسی فقط مانند
و چون و برنگ و لبان و گوئی و گویا و امثال آن شعری عجم

ترجمہ عارف الہی

چنانچه درین بیت اسدی بیت مسمط مشکامی و شکر میفرموش
و در کمال کمالش و کمال دلپوشی و اگر مشبه به را متروک و مشبه را مذکور سازند
آن را استعاره بالکنایه خوانند و مثلاً آن در محاسن مذکور شود و حاصل استعاره
آنست که مشبه را عین مشبه به و عاقلانید اعظم ندین که متروک باشد یا مذکور و مشبه را
در هر دو صورت مستعار نه نامند و لفظ او را استعمال خوانند و مشبه را مستعار
گویند و علمای فن بلاغت را اختلاف است دریکه استعاره از قسم مجاز است
یا مجاز عقلی دلیل جابقی که استعاره را مجاز لغوی میدانند آنست که اگر کلامی
مثلاً بیت اسدی می و مراد از بهر مرد شجاع باشد پس لفظ اسد اصل
معنی برای سبب مخصوص که در اینجا مشبه به واقع شده و موضوع است
نه برای مشبه که مرد شجاع باشد و نیست استعمال این لفظ بحسب غیر موضوع
شده است این است معنی مجاز لغوی ما و دلیل گردی که استعاره را از مجاز عقلی
آنست که اطلاق لفظ اسد را بر مشبه که مرد شجاع باشد وقتی میگویم که او را عین
یعنی سبب مخصوص ادعای ما و درین صورت استعمال لفظ اسد در موضوع نه
میشود و نه در غیر موضوع نه چون این تصرف لغوی ادعای ما که تعلیل بعقل دارد
نه ببلغت پس استعاره مجاز عقلی باشد یعنی عقل بر مجاز بودن حکم میکند
نه لغت زیرا که بحسب خود استعمال آن در موضوع و واقع شده پس مجاز لغوی باشد
و اگر در استعاره مشبه را عین مشبه به و عاقلانید معنی تعجب درین دو بیت نمی آید

[illegible]

نفس قامت تطلعتی من الشمس به نفس اغر علی من نفسی قامت تطلعتی من الشمس
شس تطلعتی من الشمس به شاعر این دو بیت در باب غلام خود که بر او ملاقات
سایه کرده بود گفته ترجمه اش اینست ای سایه است سایه میکند بر من از آفتاب
چنان کسی که عزیز تر است از جان من پیش من موجب دارم از یک آفتابی بر من از آفتاب
سایه میکند و تصور این شال این است اگر شاعر غلام مذکور را عین آفتاب نشود مخی
تعجب در نیاید چه میشود و بعضی البس چنین گفته اند که اعدا در نیاید مقتضی استعمال
شس در موضوع که نمیتواند شد چه بیقین میدانیم که آدمی از جنس آفتاب نیست مافوق در آفتاب
و کذب نیست که بنای استعاره بر تاویل است یعنی مشبه از جنس مشبه به ادعا میکنند
و قریه عدم اراده موضوع که در واقع قائم باشد بخلاف کذب تاویل و قریه دران غیبا
ما قریه استعاره گاهی یک چیز میباشند چنانچه درین بیت اسدی روان الشب
پوینده رنج به خرد در بحر جان گوینده گنج به لفظ پوینده و گوینده قریه آنست که از
شمس و قد معشوق و از مرجان لب خواسته و گاهی قریه استعاره چند چیز میباشند
چنانچه درین بیت خاقانی چون از نو نوزنی عطار در مرغ هدف شود در آن را
لفظ هدف و تیر که مرادف عطار است و لفظ نرون این کا همه قراین
آن است که از ماه نوکان خواسته و باید دانست که تقسیم استعاره
نیز مانند تقسیم تشبیه و در شجره اول مذکور شد بسبب اعتباراتی چند است اول یا
استعاره مندر استعاره دوم باعتبار وجه شبه که آن را در استعاره وجه جامع گویند

نفس قامت تطلعتی من الشمس به نفس اغر علی من نفسی قامت تطلعتی من الشمس
شس تطلعتی من الشمس به شاعر این دو بیت در باب غلام خود که بر او ملاقات
سایه کرده بود گفته ترجمه اش اینست ای سایه است سایه میکند بر من از آفتاب
چنان کسی که عزیز تر است از جان من پیش من موجب دارم از یک آفتابی بر من از آفتاب
سایه میکند و تصور این شال این است اگر شاعر غلام مذکور را عین آفتاب نشود مخی
تعجب در نیاید چه میشود و بعضی البس چنین گفته اند که اعدا در نیاید مقتضی استعمال
شس در موضوع که نمیتواند شد چه بیقین میدانیم که آدمی از جنس آفتاب نیست مافوق در آفتاب
و کذب نیست که بنای استعاره بر تاویل است یعنی مشبه از جنس مشبه به ادعا میکنند
و قریه عدم اراده موضوع که در واقع قائم باشد بخلاف کذب تاویل و قریه دران غیبا
ما قریه استعاره گاهی یک چیز میباشند چنانچه درین بیت اسدی روان الشب
پوینده رنج به خرد در بحر جان گوینده گنج به لفظ پوینده و گوینده قریه آنست که از
شمس و قد معشوق و از مرجان لب خواسته و گاهی قریه استعاره چند چیز میباشند
چنانچه درین بیت خاقانی چون از نو نوزنی عطار در مرغ هدف شود در آن را
لفظ هدف و تیر که مرادف عطار است و لفظ نرون این کا همه قراین
آن است که از ماه نوکان خواسته و باید دانست که تقسیم استعاره
نیز مانند تقسیم تشبیه و در شجره اول مذکور شد بسبب اعتباراتی چند است اول یا
استعاره مندر استعاره دوم باعتبار وجه شبه که آن را در استعاره وجه جامع گویند

نفس قامت تطلعتی من الشمس به نفس اغر علی من نفسی قامت تطلعتی من الشمس
شس تطلعتی من الشمس به شاعر این دو بیت در باب غلام خود که بر او ملاقات
سایه کرده بود گفته ترجمه اش اینست ای سایه است سایه میکند بر من از آفتاب
چنان کسی که عزیز تر است از جان من پیش من موجب دارم از یک آفتابی بر من از آفتاب
سایه میکند و تصور این شال این است اگر شاعر غلام مذکور را عین آفتاب نشود مخی
تعجب در نیاید چه میشود و بعضی البس چنین گفته اند که اعدا در نیاید مقتضی استعمال
شس در موضوع که نمیتواند شد چه بیقین میدانیم که آدمی از جنس آفتاب نیست مافوق در آفتاب
و کذب نیست که بنای استعاره بر تاویل است یعنی مشبه از جنس مشبه به ادعا میکنند
و قریه عدم اراده موضوع که در واقع قائم باشد بخلاف کذب تاویل و قریه دران غیبا
ما قریه استعاره گاهی یک چیز میباشند چنانچه درین بیت اسدی روان الشب
پوینده رنج به خرد در بحر جان گوینده گنج به لفظ پوینده و گوینده قریه آنست که از
شمس و قد معشوق و از مرجان لب خواسته و گاهی قریه استعاره چند چیز میباشند
چنانچه درین بیت خاقانی چون از نو نوزنی عطار در مرغ هدف شود در آن را
لفظ هدف و تیر که مرادف عطار است و لفظ نرون این کا همه قراین
آن است که از ماه نوکان خواسته و باید دانست که تقسیم استعاره
نیز مانند تقسیم تشبیه و در شجره اول مذکور شد بسبب اعتباراتی چند است اول یا
استعاره مندر استعاره دوم باعتبار وجه شبه که آن را در استعاره وجه جامع گویند

سوم باعتبار مجموع این بر سه چیز چهارم باعتبار ارات دیگر غیر این سه قسم مابریک را
در شمره و انانیم شمره اول در تقسیم استعاره باعتبار طرفین یعنی مستعار منه و مستعار
و این برد قسم می آید و فاقیه و عنادیه و اوافاقیه آنست که اجتماع مستعار منه و مستعار
در شخص واحد ممکن بود مثل استعاره بیت بحیات و رین یک کریمه و مکن استعاره فاجیه
ای ضا لافیه نیاه مقصود با تمثیل لفظ حیات است که مستعار منه واقع شده و هدایت
مستعار له آمده و اجتماع هدایت و حیات در شخص واحد ممکن است اما استعاره عنادیه
آنست که اجتماع مستعار منه و مستعار له در شخص واحد متعین باشد مانند آنکه استعاره غما
مرد را که آثار جمیده از بر صحنه روزگار مانده باشد بنزد و همچنین زنده را که جاہل
یا عاجز یا در خواب باشد بمرده و ظاهر است که اجتماع مرگ و زندگی در شخص واحد
متعین است و نوعی از عنادیه آنست که بسبیل ظرافت یا استهزاء آرید بهمان طریقی که
در بحث تشبیه گفته شد چنانچه گوی ازلیت اسد او مراد تو جانی باشد یا گوی
ارایت حاتم او مراد تو نجیبی باشد شمره دوم در تقسیم استعاره باعتبار وجه
جامع بدانکه استعاره باعتبار وجه جامع چهار قسم منقسم میگردد و اول آنکه وجه جامع
مستعار منه و مستعار له داخل باشد مثلاً لفظ قطع درین آیه کریمه و غنایم فی الارض
اعمال لفظ قطع موضوع است بر اشیائی که در آن اتصال از اجسام کمی با هم پیوسته باشند و درین
آیه قطع اسم مستعار له و قطع اجسام مستعار منه واقع شده و وجه جامع
میان این بردوز ائمل کردن اجتماع و اتصال است و آن در مفهوم

[illegible]

بر برق و سپر ایا بر و چتر ایا ماه سپ را چرخ استعاره نموده و جمیع در هر چهار
ظاهر است چنین استعاره را عامیه مبتدئه نامند چه هم آنکه در جمیع خفا داشته باشند
و نیز خواص آن را در نمایند و این استعاره غریبه نامند چنانچه درین بیت شاعر و صفت
سودج و گفته شعر و اذا اجبت قلوبی بعنازه علك ايم الى انظر الى انظر احتیاج
و مستماید و انو حلقه کردن است علك معنی خائیدن و شکیم لجام یعنی است در دهان است
و ترجمه بیت این است که برگاه عیان این اسپ بقریوس بن بند کنند میخاید لجام
برگشتن بایر و مراد از ایز صاحب است یعنی هر جا که سوارین اسپ را گذارند
و عناقش را بقریوس بن بند کرده میرود از اینجا حرکت و تجاوزه می نماید و صاحب
بر گردد و مقصود با تمثیل در اینجا استعاره بند کردن عیان بقریوس بن است
لفظ احتیاج است که معنی مستماید و گردان حلقه کردن آمده و هر دو دست چون
گردان حلقه کنند به بند کردن عیان و قلوبش شبیه شود و معلوم است ظهور
و جمیع در اینجا خفا دارد و ازین قبیل است این بیت خفانی است و در بیلد
فواق افتد گردان آب حمر اندازد بر تخت شرب از صراحی استعاره فلق و
جامع گرفتگی در مگلو است و آن بلای ارمی ظاهر میشود و این بیت از روی بیت
در نوره خاق کرد و در جلو تشبیه گریاس قیاری ندید کوس و علم را گرفتگی و از کوس
بخفاق و عدم حرکت علم را تشبیه استعاره کرده و این از عالم فواق است
که مذکور شد و گاهی استعاره عامیه مبتدئه بسبب تصرفی غایت پدید میآید چنانچه

دری بختن مثل آتش در سینه
سیاه زان شب و در خفاست
دل بر فروغ کا خفا که کربان
باز صفت شمس که خفا که کربان
چهره او سکه شمس که کربان
و صفت درون که کربان
او سکه مانند که کربان
و تشبیه که کربان
از هر دو سبب که کربان
مثال کی مانند او در فاق
شماره دیگری که کربان
تجربیه که کربان
عام بن است مشبیه که کربان
در تشبیه که کربان
کی سبب که کربان
و احوال که کربان

این که در سینه
سیاه زان شب و در خفاست
دل بر فروغ کا خفا که کربان
باز صفت شمس که خفا که کربان
چهره او سکه شمس که کربان
و صفت درون که کربان
او سکه مانند که کربان
و تشبیه که کربان
از هر دو سبب که کربان
مثال کی مانند او در فاق
شماره دیگری که کربان
تجربیه که کربان
عام بن است مشبیه که کربان
در تشبیه که کربان
کی سبب که کربان
و احوال که کربان

نه کار حس سوم آنکه استعاره حسی مستعار منزه و جوامع عقلی باشد چنانچه درین بیت
مسعود سعد بیت کوپنیده در صاف فلک بزم گشته از نیام بر آتش شمشیر
بزرگ استعاره کرده و جوامع افلاک است چنانکه استعاره منزه و جوامع
عقلی باشد چنانچه درین بیت خاقانی بیت تیغ او بستان فتم است اینک بزرگ
نقطه ای چهره بر آبستی دارد گواه نمیداد مستعار بودن را بستان استعاره نموده و جوامع
تبیود استعاره است پنجم آنکه بر عقلی باشد ششم آنکه بعضی از اجزای جوامع که
و بعضی عقلی باشد و استعاره مستعار منزه و حسی باشد کقولک ایت شمس و انوار
الناس ناکا شمس حسن الطلعه و بنایه الشان چنین استعاره بندرت آید میشود و گویا
و حقیقت استعاره است لهذا سکاکی در فصاح العلوم بنای این قسم پنجم
گذاشته و این قسم اخیر را ذکر کرده چنانکه قالان الاستعاره بنمایه اعلی تشبیه
منوع الی خسته انواع کما تنوع تشبیهها استعاره محسوس و حسی و بعضی
و استعاره معقول و استعاره محسوس و معقول و استعاره معقول محسوس
کلامه در چهارم و تقسیم استعاره باعتبارات دیگر غیر ازین سه چیز که مذکور شد
بدانکه تقسیم استعاره باعتبار لفظ مستعار بر دو قسم است اصلیه و تبعیه استعاره اصلیه
که لفظ مستعار اسم جنس باشد مثل استعاره اسد برای مرد شجاع و استعاره گل برای
رخسار و امثال آن درین باب است علمی که بتاویل در اسم جنس داخل شود
مثل آنکه بخیل را بجامه و جان برترم استعاره گفته قال السکاکی فی الفتح

[illegible]

مقراست و درین بیت عربی بیت بحر که غرضه هم رد و خویش می نیم با که نزد اقام
من اود کنار میگردد و صاحب تلخیص این قسم استعاره را مجاز مرکب امید
قال السكاكي في المفتاح وهذا الذي يسمى تشبيه التمثيل على سبيل الاستعارة يكون الامثال
كلها تمثيلات على سبيل الاستعارة لا يجب التعبير بها سميلا فاعلم و علامه تفتازانی
وجه عدم تغییرات تمثيلات چنین بیان کرده و تحقیق الکلیان المستعار بحسب یکون
للفظ الذي هو حق للمشبه اخذ منه عارته لا مشبه فوقع فيه غير لما كان هو اللفظ
الذي نحسب المشبه فلا يكون عارته انتهى اما استعاره بالکنایه عبارتست از ذکر مشبه
دار اوده مشبه با نصب شبه و قرینه و در اینجا استعاره تحمیلیه خواهد بود و در تصقین چنان
است که با مشبه چیزی مذکور چند از لوازم مشبه به مخدوف ذکر نمایند پس
ذکر مشبه و مخدوف مشبه به عبارت از استعاره بالکنایه است اثبات لوازم
مشبه به مخدوف برای مشبه مذکور عبارت از استعاره تحمیلیه و این بر سه قسم
می آید برای آنکه لوازمی که اختصاص بمشبه به دارد آن از برای مشبه اثبات
می نمایند از سه حال بیرون نیست یا قوام مشبه به با و است یا تکمیل مشبه به
موقوف بر آن است یا دخل و قوام و تکمیل ندارد و مثال اول
اگر کلامی از فلاسفه حالی بالشکایه اطلق یعنی زبان حال من بشکوه گویا
از است و در اینجا حال را الشخص متکلم تشبیه داده و این استعاره
بالکنایه است و اثبات زبان که قوام متکلم با و است استعاره

مضارست و درین بیت عربی بیت بحر که غرضه هم در خویش می نیم با که غرضه
من اود کنار میگردد و صاحب تخیل این قسم استعاره را عجز از مرکب امیده
قال السكاکی فی المفتاح و هذا الذی یسمی تشبیهی علی سبیل الاستعاره و کون الامثال
کلهما تشبیهات علی سبیل الاستعاره لایحیج التعلیل بها سببها فاعلم و علامه تفسیرانی
وجه عدم تغییرات تشبیهات چنین بیان کرده و تحقیق لکن این المستعار یحیی یکن
للفظ الذی هو حق للمشبیه اخذ منه عاریة لا مشبه فلو وقع فی تعبیر لکمال هو اللفظ
الذی یخص المشبه فلا یکن عاریة انتهی اما استعاره بالکنایه عبارتست از ذکر مشبه
داراوه مشبه با نصب یه و قرینه ورنجا استعاره تخیلیه خواهد بود و طر لقیض چنان
است که با مشبه چیزی مذکور چند از لوازم مشبه به مخدوف ذکر نمایند پس
ذکر مشبه و مخدوف مشبه به عبارت از استعاره بالکنایه است اثبات لوازم
مشبه به مخدوف برای مشبه مذکور عبارت از استعاره تخیلیه و این هر سه مع
می آید برای آنکه لوازمی که اختصاص بجنس مشبه به دارد و آن از برای مشبه اثبات
می نمایند از سه حال بیرون نیست یا قوام مشبه به با دست یا تکمیل مشبه به
موقوف بر آن است یا در خلط و قوام و تکمیل ندارد و مثال اول
اگر کوه فلسان حالی بالشکایت الطوق یعنی زبان حال من شکوه گویا
از است و در اینجا حال را بشخص تشکلم تشبیه داده و این استعاره
بالکنایه است و اثبات زبان که قوام تشکلم باوست استعاره

و استعاره فیضیایه یا طین فن بلاغت اختلاف است و مذهب هر یک باطل است
آن در مطلق علامت تقاضا را می نذکورت فمن را و العتور علیه فیضی که شجره سوم
در بیان مجاز مرسل باید نیست که مجاز مرسل عبارت از لفظی است که در هر
معنی موضوع استعمال کرده شود و علامه در معنی تحقیقی و معنی مجازی آن لفظ کوا
تشبیه خرمی دیگر باشد مثل آنکه بگوید فلانی درین کار دستی دارد یعنی قدرتی دارد و علامه
در اینجا علامه حال محال است چه دست محل ظهور قدرت اوست و علامه در آنجا
است که استعمال نوع از آن در فصیحی منقول باشد و لازم نیست که در استعمال
هر خبری از آن نوع سند از فصیحی بجوم باشد واجب است بر مفسرین این معنی فصحا
له حال را با هم محل ذکر میکنند و بعد از آنکه این معنی تحقیق رسیده لازم نیست که چرا که
حال را با هم محسوس ذکر کنند محتاج سند فصیحی باشیم و اینست معنی این سخن که المجاز
موضوع بالوضع النوعی لا بالوضع الشخصی الا لولا علاقه مجاز مرسل بسیار است و در اینجا چنانچه
از آن ذکر کنیم نوع اول تشبیه کلان با هم خبر خوش چنانچه درین بیت ساسی که در منقبت
بیت عشق راجع بود و دل را کان به شرع فیده بود و درین راجحان مقصود
با تشبیه در اینجا لفظ دیده است که بمنوع یا سبان آمده فافهم نوع دوم تشبیه با هم
گشتن بقوله تعالی یجلبون اصابعهم فی آذانهم مراد از اصابع انامل است
و آن خبر و اصابع است و چنانچه درین بیت فقیر بیت مره است
دل کف آسان برود و دست از رستم دستان برود و مراد از دست

استعاره فیضیایه یا طین فن بلاغت اختلاف است و مذهب هر یک باطل است
آن در مطلق علامت تقاضا را می نذکورت فمن را و العتور علیه فیضی که شجره سوم
در بیان مجاز مرسل باید نیست که مجاز مرسل عبارت از لفظی است که در هر
معنی موضوع استعمال کرده شود و علامه در معنی تحقیقی و معنی مجازی آن لفظ کوا
تشبیه خرمی دیگر باشد مثل آنکه بگوید فلانی درین کار دستی دارد یعنی قدرتی دارد و علامه
در اینجا علامه حال محال است چه دست محل ظهور قدرت اوست و علامه در آنجا
است که استعمال نوع از آن در فصیحی منقول باشد و لازم نیست که در استعمال
هر خبری از آن نوع سند از فصیحی بجوم باشد واجب است بر مفسرین این معنی فصحا
له حال را با هم محل ذکر میکنند و بعد از آنکه این معنی تحقیق رسیده لازم نیست که چرا که
حال را با هم محسوس ذکر کنند محتاج سند فصیحی باشیم و اینست معنی این سخن که المجاز
موضوع بالوضع النوعی لا بالوضع الشخصی الا لولا علاقه مجاز مرسل بسیار است و در اینجا چنانچه
از آن ذکر کنیم نوع اول تشبیه کلان با هم خبر خوش چنانچه درین بیت ساسی که در منقبت
بیت عشق راجع بود و دل را کان به شرع فیده بود و درین راجحان مقصود
با تشبیه در اینجا لفظ دیده است که بمنوع یا سبان آمده فافهم نوع دوم تشبیه با هم
گشتن بقوله تعالی یجلبون اصابعهم فی آذانهم مراد از اصابع انامل است
و آن خبر و اصابع است و چنانچه درین بیت فقیر بیت مره است
دل کف آسان برود و دست از رستم دستان برود و مراد از دست

استعاره فیضیایه یا طین فن بلاغت اختلاف است و مذهب هر یک باطل است
آن در مطلق علامت تقاضا را می نذکورت فمن را و العتور علیه فیضی که شجره سوم
در بیان مجاز مرسل باید نیست که مجاز مرسل عبارت از لفظی است که در هر
معنی موضوع استعمال کرده شود و علامه در معنی تحقیقی و معنی مجازی آن لفظ کوا
تشبیه خرمی دیگر باشد مثل آنکه بگوید فلانی درین کار دستی دارد یعنی قدرتی دارد و علامه
در اینجا علامه حال محال است چه دست محل ظهور قدرت اوست و علامه در آنجا
است که استعمال نوع از آن در فصیحی منقول باشد و لازم نیست که در استعمال
هر خبری از آن نوع سند از فصیحی بجوم باشد واجب است بر مفسرین این معنی فصحا
له حال را با هم محل ذکر میکنند و بعد از آنکه این معنی تحقیق رسیده لازم نیست که چرا که
حال را با هم محسوس ذکر کنند محتاج سند فصیحی باشیم و اینست معنی این سخن که المجاز
موضوع بالوضع النوعی لا بالوضع الشخصی الا لولا علاقه مجاز مرسل بسیار است و در اینجا چنانچه
از آن ذکر کنیم نوع اول تشبیه کلان با هم خبر خوش چنانچه درین بیت ساسی که در منقبت
بیت عشق راجع بود و دل را کان به شرع فیده بود و درین راجحان مقصود
با تشبیه در اینجا لفظ دیده است که بمنوع یا سبان آمده فافهم نوع دوم تشبیه با هم
گشتن بقوله تعالی یجلبون اصابعهم فی آذانهم مراد از اصابع انامل است
و آن خبر و اصابع است و چنانچه درین بیت فقیر بیت مره است
دل کف آسان برود و دست از رستم دستان برود و مراد از دست

خواهی بود و مراد از رحمت جنت است که محل رحمت باشد و ازین قبیل است
 اینست خاقانی بیت در مرکز ثلث گرفت بجمع مسکون تا فریاد او میجوشد
 در صقالش تا از او میجوشد مراد او معنی مذکور آنست که از تنج در صقال
 میجوشد بحدی نریاد که در فریاد او بجمع مسکون را در مرکز ثلث یعنی در گره آتش
 گرفت مقصود آنست که فریاد آتش بر جمع مسکون از نوع نهم تشبیه شنی شام
 آن شنی چنانچه درین بیت سنائی بیت متوسط میان صورت هوش
 شده زین سوزبان دران سوگوش تا این بیت در تعریف نفس کلی است
 و مراد آنست که نفس کلی از عقل استفاده میکند و بر اجسام فایده می نماید
 و زبان آرا فایده سخن است و کوس آله استفاده آن من ذلک قوله سبحانه
 حکایتی عن ابراهیم علیه السلام داخل فی لسان قذافی آخرین مراد از زبان درینجا
 قبول مفسرین ذکر تمیلات زبان آنکه ذکر است بالجمله در علاقه مجاز و ارسال باید که
 از استرام یافته شود و استعمال آن از فصحا منتقل باشد گامر شیخ چهارم
 در بیان کنایه بیاید دانست که کنایه در لغت مصدر است بمعنی ترک نصیحت کردن
 قول کنیت بیکه از اثر ترک التصحیح بدور اصطلاح عبارت از قطیعت لازم می
 و مراد داده نمایند با جزو از داده ملزوم بخلاف محار که در انجا عدم اراده ملزوم معتبر است چنانچه
 در بحث مجاز شرح داده شد و کنایه بر سه قسم است اول آنکه مقصود از کنایه ذات
 هو صوف باشد فقط دوم آنکه مطلوب از کنایه صفتی از صفات باشد

[illegible]

نادینین ہونے چاہیے
 استعمال کیا ہو فوجی
 اس کے اور کئی شہزادوں
 خاص اور اہل فہم کے
 استفادہ کو غیبت میں
 اس استفادہ کے
 کی آواز کو سچائی سے
 مصلحت میں غیبتی
 سے لیکر وہاں
 آج بھی یہ
 افسانہ ہے
 کہ ہوں کہ

کے اس سبب اس شخص کو دوا سے
 کو اس کا رنگ سیاہ ہے اور سودا ایک خلط ہے
 سفیدی بھی اس کے ساتھ ہے لیکن اس کا
 ہونا بھی معتد ہے یہ بات معلوم نہیں ہوئی
 معلوم نہیں ہوئی اور یہ شہر ہے اور اس کی
 سلمہ اللہ تعالیٰ کا ہے جس کی آواز میں ہون
 دیبا سلسلہ کا ہے

اور کسی استخارہ عامیہ میں نہ تو خوف ہے اور اس طرح کی حالت ہو جائے کہ وہ خود اپنے آپ کو خدا کا حضور سمجھ لے اور خدائے تعالیٰ سے کلام کرنے کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہے۔

بپندار تفاوت بین این دو سبب است
بسیار است که در این دو سبب تفاوت است
بسیار است که در این دو سبب تفاوت است
بسیار است که در این دو سبب تفاوت است

و مراد از صفت اینجا معنی قایم بغیر است نه لغت نحوی چنانچه در بحث
استحاره گذشت سوم آنکه عرض از رنگ یا به ثبات صفتی از برای موصوفی باشد یا
صفتی از موصوفی اما قسم اول از رنگ یا به مقصود از آن ذات صفت باشد فقط از رنگ
می آید و صفت قریب نیست که صفت را که اختصاص بموصوفی معین داشته باشد و
و مقصود تو از آن صفت ذات آن موصوفی باشد فقط چنانچه درین بیت خاقانی
بیت آسمان که نه بر آفتاب کان ضمیر نا آفت هر چه آفتاب رنگه و کان انگیخته
چیزی اگر آفتاب رنگه و کان انگیخته جواهر است ایضاً فی مخاطبه اشش خاقانی
بیت بلات شجاع ارخوان تن مانه زیر تو عوس ارخوان برین مرد از شجاع
ارخوان تن مرغ است که بالا می آفتاب است عوس ارخوان تن هر که زیر
آفتاب است مانه زیر عید ازین قسم آنست که صفت اگر من حیث المجموع مخصص
معین باشد و رنگی مقصود تو از مجموع آن صفات ذات آن موصوفی باشد
فقط قولک کنایه عن الانسان حی مشوی القامه عویض الاطفاطها را است این
صفات فردی فردی مخصص بالنسان نیست اما حیث المجموع اختصاص بالنسان
دارد و فقط و چنانچه درین بیت مسعودی صحت بخواه آن طبع را قوت بخواه آن
کام را لذت مانا بخواه آن چشم را لاله بخواه آن مقرر اغبر مانا مقصود از مجموع این
صفات شراب است و درین بیت خاقانی بیت سازان رعنا صلی صلی
اندازیم چرخ مانا سوزان قرای صاحب طبعان انگیخته مانا ظاهر است که در زیرم

درست است که در این دو سبب تفاوت است
درست است که در این دو سبب تفاوت است
درست است که در این دو سبب تفاوت است
درست است که در این دو سبب تفاوت است

بسیار است که در این دو سبب تفاوت است
بسیار است که در این دو سبب تفاوت است
بسیار است که در این دو سبب تفاوت است
بسیار است که در این دو سبب تفاوت است

تیر خود هر دو که ان نهادن تا به دو که ان نهادن می چ کنایه از ان است که نامزد
و شبهه زن ان اختیار کرد و این بیت حکم سدی است که گفت که اگر دختر مباد
چه باشد بجز خاکش افسر مباد یعنی بزرگ خاک باد و پوشیده نهادن که کنایه متفاوت میشود
بجست تعریف و تلمیح در فو اشارت و ابابلیس اگر مقصود از کنایه موصوفه مذکور باشد
آن تعریف نامند چنانچه در عرض شخصی که مسلمان را ازیت رساند بگوید المسلم من ام
من بیده و لسانه و عرض توفیق اسلام از ان مودعی باشد قال صاحب الکشاف
الکنایه ان تذکره الشیء بغیر لفظ الموضوع له و التعریف ان تذکره شئی بآن علی
شیء لم یذکر کما یقول المحتج للمحتاج الیه حیث یکون المسلم علیک فکانه ائمة الکلام الی
عرض بید علی المقصود استی عرضاً بالضم بمعنی جانب است پس تعریف گویا
اشاره کردن بجائی و اشاره جانب دیگر نمودن است و آنچه از اقسام کنایه
تیر بوساطه باشد یعنی انتقال از لازم بزم در ان بوساطه حاصل شود آن را
تلمیح خوانند و اگر کثیر بوساطه نیست یا در زردم و نوع خفایست مثل عریف
که گزشت آنرا زرد گویند و اگر تلمیح از خفا و کثرت بوساطه ندارد آنرا ایما
و اشارت نامند که قوله شعوم ادا بیت الحمد القی جمله ما فی آل طلحه ثم لم یجول
رحل قامت اختن مجد در آل طلحه کنایه به از ماجد بودن ایشان است عدم
تخلیش کنایه از دوام و استمرار که قوله شعمر متی تخلو نیم من کریم یا مسلمة بن مرن
نیم یا و معنی تلمیح اشارت کردن است از دور در اشارت از نزدیک بوساطه خفا

[illegible]

ترجمه از کتاب...

استاد و استاد... در فضا و کلمات... اینها و اینها... اینها و اینها... اینها و اینها...

از گوشه ابرو یا بیاید است که را با بخت اتفاق برین دارند که مجاز و کنایه
از حقیقت تصریح بلیغ تر است استعاره قوی تر از تشبیه است اما سبب بلیغ تر بودن
مجاز و کنایه آنست که در مجاز از مضمون بلازم انتقال میکنند چنانچه اگر گوی آفتابی را بگویم
و مرگ تو معشوق باشد بلیغ تر از آنست که بگوئی معشوقی را بگویم زیرا که آن مانند گوی
است با گواه باشد چه جوهر بیرومی باشد جوهر لازم خود است بجهت عدم انفکاک
از مضمون و این مثل دعوی است که گاه با و نیست فرق است و دعوی با گواه
و دعوی بی گواه فافهم ما وجه تسمیه بودن استعاره از تشبیه آنست که وجه تشبیه باید کرد
کاملتر تشبیه باشد که در استعاره مشبه را عین تشبیه اوعا نیامد و آنچه از تشبیه
در آن نیاید باشد و تفریق عدم ایداه مشبه به در استعاره واجب است پس این نیز حکم دعوی
با گواه دارد و چنانچه مذکور شد از احوال تافنی علم البیان لنسأل التوفیق من الله علیه
الکلام التلقیه الثانیة فی عالم البیدائع والاصنائع علم بدیع عبارت است
از ساختن وجود محسنات کلام و بدائع و صنائعی که در الفاظ و معانی بکار میرد بطریق
نه سبیل و جویا چنانچه ششمن بر و چمن آری که بدائع و صنائع یا معنوی یا انطباعی
و چون معنی مقدم بر لفظ است لکن بکار بدائع معنوی و بدائع انطباعی است چنان
و ذکر بدائعی که در معانی بکار میرد و در اینجا نموده است طبایق و این صنوعات
مطابقه نیز گویند و تعریفش چنان است که معنی که فی الجملة قابل تضاد و میا
شان باشد در کلام ذکر کنند خواه آن برود اسم باشد خواه فعل خواه حرف

استعاره و کنایه... اینها و اینها... اینها و اینها... اینها و اینها...

استاد و استاد... در فضا و کلمات... اینها و اینها... اینها و اینها...

این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است
که در این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است
که در این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است

شاعر روایت کرده و ازین باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است
است نصحت یازده گسار چشم باز که تیغ است بنگ بایسین او ده انداز و سر ساقی خیز
کر گل رشک ز حور اشده نا بوستان جنت همی کوثر و طوبی است چار با خاقانی
سیت بود آفتاب دی کلن روز رخ بر آید با صبح و وعید نبود از سائیه پالش
سلمان سادجی سیت چو از رخ گمان گرد و عاقبت چه ویران نه شود بوم موجود
شوم دشمن جنت با عتقا با مسعود سعید سیت برام روز کوشش و نه امید روز نرم
چیس روز بخشش و نه شید روز بار نا و محق باین صفت است که برام تناسب
نقصش چنان است که دو معنی را بد و لفظ تعبیر نماید و یکی از این دو لفظ دو معنی
باشد و معنی دوش را که غیر مقصود بود و با معنی لفظ اول تناسب یافته شود کقوله تعالی
و انشور و سحران و انجم و انجم و سحران لفظ پنج درین آیه یعنی بناتی است که
نذار و آنچه ساق دارد از آن شجر گویند و معنی دوم هم که ستاره است درین مقصود
نیست اما با خمس و قر تناسب دارد چنانچه درین بیت خاقانی سیت از دم خلق
و رسدس گیتی ملاطبی امثلث بحر مشام برآمده امثلث درینا یعنی نوعی اعطایات است
و بخور میناید و معنی دوم آن که عبارت از شکل بندی است غیر مقصود است اما لفظ
سدس تناسب دارد و درین بیت مرزا رضی انش سیت کسی دعا شتی هم پیش
چون این پنج اید نا خورم گر آب شیرینی سیادم کو کهن آید نا لفظ شیرین و کو کهن
بیت از این قبیل است مشاکله و این صفت چنانست که چیزی را با لفظ غیری

و این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است
که در این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است
که در این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است

این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است
که در این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است
که در این موارث است که در این باب است این ابیات از بیست و نه بیت غزل است

نغمی دارم همیشه بدم دل مانا و چنانچه درین بیت فیضیت انش جان جان انش
اوست مانا را و علم و علم را و یار رجوع و این صنعت چنانست که شاعر کلام
که گفته نقص و ابطال آن نماید و سخن گیر سپرد از برای نکته فایده چنانچه درین بیت
انور سی بیت آسمانی فی کتابت ای نبی آسمان مانا آفتابی فی که زاید نور
نبود آفتاب مانا مقصود از رجوع و رنج ترقی در مع است درین بیت غرضی است
چون ماه بود و چو سرونه ماه بود و نه سرو مانا قیام دارد سرو و مکرر بند ماه مانا فایده رجوع
و رنج ترقی معشوق است براه و سرو و توریه این صنعت ایام نام گویند و ترقی
چنان است که در کلام لفظی سیارند که دو معنی داشته باشند یکی قریب و یکی بعید و مراد
بعید بود و اعتبار قریه خفیه و ایام برد و نوع است مجرده و شعر ایام مجرده است
که مایات معنی قریب مراد و کلام مذکور سازند کقولہ غرود جل الرحمن علی العرش
استوی مراد از لفظ استوی استیلاست و این معنی بعید است استوایی که معنی قریب
غیر مراد است چیزی از مایات آن مراد مذکور نشد و ایام مراد است که مایات
معنی قریب غیر مراد مذکور نمایند کقولہ بجانہ و السما بینا مانا باید مراد ازید در رنج
قدرت است و این معنی بعید است معنی قریب غیر مرادش دست است و لفظ
بینا مانا ایام اوست و این باب است این بیت که شاعر در محنت بر جوت فصل
برج گفته شعر او انزاله من طول المدی خرفت مانا تفرق بین المدی و المدی
آفتاب از طول عمر خرف شده است فرق و جدی حمل نمیکند پوشیده مانا کسوف الزام

چون چنانچه درین بیت فیضیت انش جان جان انش
اوست مانا را و علم و علم را و یار رجوع و این صنعت چنانست که شاعر کلام
که گفته نقص و ابطال آن نماید و سخن گیر سپرد از برای نکته فایده چنانچه درین بیت
انور سی بیت آسمانی فی کتابت ای نبی آسمان مانا آفتابی فی که زاید نور
نبود آفتاب مانا مقصود از رجوع و رنج ترقی در مع است درین بیت غرضی است
چون ماه بود و چو سرونه ماه بود و نه سرو مانا قیام دارد سرو و مکرر بند ماه مانا فایده رجوع
و رنج ترقی معشوق است براه و سرو و توریه این صنعت ایام نام گویند و ترقی
چنان است که در کلام لفظی سیارند که دو معنی داشته باشند یکی قریب و یکی بعید و مراد
بعید بود و اعتبار قریه خفیه و ایام برد و نوع است مجرده و شعر ایام مجرده است
که مایات معنی قریب مراد و کلام مذکور سازند کقولہ غرود جل الرحمن علی العرش
استوی مراد از لفظ استوی استیلاست و این معنی بعید است استوایی که معنی قریب
غیر مراد است چیزی از مایات آن مراد مذکور نشد و ایام مراد است که مایات
معنی قریب غیر مراد مذکور نمایند کقولہ بجانہ و السما بینا مانا باید مراد ازید در رنج
قدرت است و این معنی بعید است معنی قریب غیر مرادش دست است و لفظ
بینا مانا ایام اوست و این باب است این بیت که شاعر در محنت بر جوت فصل
برج گفته شعر او انزاله من طول المدی خرفت مانا تفرق بین المدی و المدی
آفتاب از طول عمر خرف شده است فرق و جدی حمل نمیکند پوشیده مانا کسوف الزام

باین که درین بیت فیضیت انش جان جان انش
اوست مانا را و علم و علم را و یار رجوع و این صنعت چنانست که شاعر کلام
که گفته نقص و ابطال آن نماید و سخن گیر سپرد از برای نکته فایده چنانچه درین بیت
انور سی بیت آسمانی فی کتابت ای نبی آسمان مانا آفتابی فی که زاید نور
نبود آفتاب مانا مقصود از رجوع و رنج ترقی در مع است درین بیت غرضی است
چون ماه بود و چو سرونه ماه بود و نه سرو مانا قیام دارد سرو و مکرر بند ماه مانا فایده رجوع
و رنج ترقی معشوق است براه و سرو و توریه این صنعت ایام نام گویند و ترقی
چنان است که در کلام لفظی سیارند که دو معنی داشته باشند یکی قریب و یکی بعید و مراد
بعید بود و اعتبار قریه خفیه و ایام برد و نوع است مجرده و شعر ایام مجرده است
که مایات معنی قریب مراد و کلام مذکور سازند کقولہ غرود جل الرحمن علی العرش
استوی مراد از لفظ استوی استیلاست و این معنی بعید است استوایی که معنی قریب
غیر مراد است چیزی از مایات آن مراد مذکور نشد و ایام مراد است که مایات
معنی قریب غیر مراد مذکور نمایند کقولہ بجانہ و السما بینا مانا باید مراد ازید در رنج
قدرت است و این معنی بعید است معنی قریب غیر مرادش دست است و لفظ
بینا مانا ایام اوست و این باب است این بیت که شاعر در محنت بر جوت فصل
برج گفته شعر او انزاله من طول المدی خرفت مانا تفرق بین المدی و المدی
آفتاب از طول عمر خرف شده است فرق و جدی حمل نمیکند پوشیده مانا کسوف الزام

زیرا کہ بعضی از اسباب در دیدن باین جلدی میباشند و چنانچه درین بیت انور
بیت بودیم بگنار ز تیار روزگار تا داشت روزگار را در کنار ما به ممکن است
که عاشق در وصل معشوق غم روزگار را فراموش کند و این قبیل است
استی چنان چاره این راز روز و شب که با جان بود و گویا زینب یعنی تمام
بودن این راز را با کسی نگویم و این نیز در محل مکان است اما غرق نیست
مذکور از روی عقل ممکن از روی عادت محال باشد بقول شاعر شعری دیگر
چار نامادام فیناه و تبعه الکرامه حیث مالا یعنی همسایه را اگر ام میکنند مادی که
با ما باشد و عطار از بی ادبی فرستیم چرا که میل کند یعنی بر جا که برود و این معنی
بحسب عادت متعین است چه متعارف نیست که همسایه را بعد از نقل و تحویل از
جوار اعطاد اگر ام نماید اما عقل مجوز این میتواند شد و چنانچه درین بیت عرفی بیت
مار با کام خویش بدید و دلش بسوخت با دشمن که بیچگاه مبادا با کام ما به متعارف
نیست که برگاه کسی دشمن خود را با کام خود بدید و دلش بسوزد اما مراد شاعر آنست
که تا بجای دشمن کام شده ایم که آن دشمن هم بر ما میسوزد و این معنی نیز عقل ممکن
است و بحسب عادت مستبعد اما عالم آنست که ادعای مذکور از روی عقل و عادت
ممتنع باشد چنانچه درین بیت بطیب شعور و اخفت اهل شرک حتی نه اینها یک
الطفت التي لم تخلق فی تعین ترسانیه و اهل شرک بجای که از تو می ترسند نظما
غیر مخلوقه آنها و علو بسبب چند چیز مقبول طبع الخ بلوا میشود و یکی آنکه لفظی را در گذر

کسی از این اسباب در دیدن باین جلدی میباشند و چنانچه درین بیت انور
بیت بودیم بگنار ز تیار روزگار تا داشت روزگار را در کنار ما به ممکن است
که عاشق در وصل معشوق غم روزگار را فراموش کند و این قبیل است
استی چنان چاره این راز روز و شب که با جان بود و گویا زینب یعنی تمام
بودن این راز را با کسی نگویم و این نیز در محل مکان است اما غرق نیست
مذکور از روی عقل ممکن از روی عادت محال باشد بقول شاعر شعری دیگر
چار نامادام فیناه و تبعه الکرامه حیث مالا یعنی همسایه را اگر ام میکنند مادی که
با ما باشد و عطار از بی ادبی فرستیم چرا که میل کند یعنی بر جا که برود و این معنی
بحسب عادت متعین است چه متعارف نیست که همسایه را بعد از نقل و تحویل از
جوار اعطاد اگر ام نماید اما عقل مجوز این میتواند شد و چنانچه درین بیت عرفی بیت
مار با کام خویش بدید و دلش بسوخت با دشمن که بیچگاه مبادا با کام ما به متعارف
نیست که برگاه کسی دشمن خود را با کام خود بدید و دلش بسوزد اما مراد شاعر آنست
که تا بجای دشمن کام شده ایم که آن دشمن هم بر ما میسوزد و این معنی نیز عقل ممکن
است و بحسب عادت مستبعد اما عالم آنست که ادعای مذکور از روی عقل و عادت
ممتنع باشد چنانچه درین بیت بطیب شعور و اخفت اهل شرک حتی نه اینها یک
الطفت التي لم تخلق فی تعین ترسانیه و اهل شرک بجای که از تو می ترسند نظما
غیر مخلوقه آنها و علو بسبب چند چیز مقبول طبع الخ بلوا میشود و یکی آنکه لفظی را در گذر

درین بیت انور
بیت بودیم بگنار ز تیار روزگار تا داشت روزگار را در کنار ما به ممکن است
که عاشق در وصل معشوق غم روزگار را فراموش کند و این قبیل است
استی چنان چاره این راز روز و شب که با جان بود و گویا زینب یعنی تمام
بودن این راز را با کسی نگویم و این نیز در محل مکان است اما غرق نیست
مذکور از روی عقل ممکن از روی عادت محال باشد بقول شاعر شعری دیگر
چار نامادام فیناه و تبعه الکرامه حیث مالا یعنی همسایه را اگر ام میکنند مادی که
با ما باشد و عطار از بی ادبی فرستیم چرا که میل کند یعنی بر جا که برود و این معنی
بحسب عادت متعین است چه متعارف نیست که همسایه را بعد از نقل و تحویل از
جوار اعطاد اگر ام نماید اما عقل مجوز این میتواند شد و چنانچه درین بیت عرفی بیت
مار با کام خویش بدید و دلش بسوخت با دشمن که بیچگاه مبادا با کام ما به متعارف
نیست که برگاه کسی دشمن خود را با کام خود بدید و دلش بسوزد اما مراد شاعر آنست
که تا بجای دشمن کام شده ایم که آن دشمن هم بر ما میسوزد و این معنی نیز عقل ممکن
است و بحسب عادت مستبعد اما عالم آنست که ادعای مذکور از روی عقل و عادت
ممتنع باشد چنانچه درین بیت بطیب شعور و اخفت اهل شرک حتی نه اینها یک
الطفت التي لم تخلق فی تعین ترسانیه و اهل شرک بجای که از تو می ترسند نظما
غیر مخلوقه آنها و علو بسبب چند چیز مقبول طبع الخ بلوا میشود و یکی آنکه لفظی را در گذر

که آنرا مقرون حب گردانند چنانچه درین بابی کمال اسمعیل راجعی نقل است
ز طغنه آسوده است که ضعف من آنچه توان نبوده است و بر تپا چنانکه
باید بوده است و گویا که کسایت زور و فرسوده است و عقل و عادت محال است
که خلقت که بحسب زور و دیگری باشد اما لفظ گویا که در مصرع چهارم وقع شده این
با و عا را مقرون بصحت گردانیده فاهم دیگر آنکه علو ضمیر نوعی از خیال نازک و
لطیف باشد شعری عجم این را بسیار پسندیده اند چنانچه درین بابیات از نظم که
عکس تیغ تو بهوار و سنی دهد و ارواح کشتگان شود اند بهر هنگام و بهر حال گویا
در سبب چنین فلک اند فرار از او بهر کنگره خمیده رو و چو زبان و الی الفرج و رونی است
خیال تیغ وی اندر میان پشت پرده عدو و دولت و دین بالینا زنده نیم و نتوان
غزونی و تعریف هر یک بدست یک که گزیر و در سیم و پیدا و گزیر و خمیده و شربت
بشیم خفته گذارند هیطوی بیت ببال سمنه شکار و زمین و کند غرق گشته پدربای
پسین و دیگر آنکه علو بطور زبان شد چنانچه درین بابیات کلیم که در مذرت گفته نظم
خدا یگانا سحر که واده بری و زنا توانی هرگز زرقه رو سیم و به کون است چو سراز
سکنرمی شربت و بچوب که گوئی نشست کلیم مذرب کلامی عبارت
از است که شعر مثل بدیل و بران باشد بطریق اهل کلام که خوشان برین و مدلل
میباشد و اگر مثل بر تخیل یعنی قیاس بها باشد آنرا مذرب فیهی نامند اما مثال
مذرب کلامی بقوله تعالی لو کان فیها الاالد لعدنا یعنی اگر

در مصر، ثانی اود عانموده پس یکی شدن بدی وصفی بود غیر ثابت حالت مذکور
مثبت شد و نشان قسم چهارم چنانچه درین بیت امیر خسرو سبیت بخانه بود در زیاده بود
که وقت بیاورد شدن بلند بخانه بیاوردن همه در صفتی است غیر ثابت متنوع و بار
اشبات احکام آن بلند نشدن بقدر با حلتش قرار داده و درین بیت خاقانی سبیت صبح
موی زلف شب عاشق است که زدم عاشق نشان بنمود صبح بخانه شدن جج صفتی
غیر ثابت متنوع دوم سرود حالت عاشقی اود عانموده و اثبات آن کرده تا کید الملاح
محلیه شد المذموم و این صنعت بود نوعی است نوع اول آنکه از صفت مذموم که از خبری
تغی کرده باشند صفت مدحی برای آن خبر است تا کند تقدیر داخل بودن آن مدح در
و چنانچه درین بیت تابعه شمشیر را عیب نیست غیر آن سبوت موم بهن فلول است
بعضی نیست عیبی درین جماعت غیر این که دم شمشیرهای ایشان ریخته است بسیار
ضربت و در محارب بنوشیده همانکه که شاعر صفت عیب از آن جماعت تغنی کرده
و ریختن دم شمشیر در محارب که صفت مدح است از آن صفت منفی منتفا عمو
و سبب از اشتغال این است تا آن میرد که قائل بعد از مدح اوده و مدح از وجوب
و مستثنی توسن نماید بدانکه تاکید مدح است زیرا که ریختن دم شمشیر که در ضربات
بکمال تجاوت دیری بینماید و قریب این است این بیت مختار است سبیت گرس شمشیر
بجز شمر موزون است بجز کفش محلیه موزون بگوید از شمشیر مدح ناموده
موزونیت بالغی کرده و ناموزونی محلیه از آن است تا نموده اگر چه بدست لغی است

مصری سبیت صبح بخانه شدن بدی وصفی بود غیر ثابت حالت مذکور
مثبت شد و نشان قسم چهارم چنانچه درین بیت امیر خسرو سبیت بخانه بود در زیاده بود
که وقت بیاورد شدن بلند بخانه بیاوردن همه در صفتی است غیر ثابت متنوع و بار
اشبات احکام آن بلند نشدن بقدر با حلتش قرار داده و درین بیت خاقانی سبیت صبح
موی زلف شب عاشق است که زدم عاشق نشان بنمود صبح بخانه شدن جج صفتی
غیر ثابت متنوع دوم سرود حالت عاشقی اود عانموده و اثبات آن کرده تا کید الملاح
محلیه شد المذموم و این صنعت بود نوعی است نوع اول آنکه از صفت مذموم که از خبری
تغی کرده باشند صفت مدحی برای آن خبر است تا کند تقدیر داخل بودن آن مدح در
و چنانچه درین بیت تابعه شمشیر را عیب نیست غیر آن سبوت موم بهن فلول است
بعضی نیست عیبی درین جماعت غیر این که دم شمشیرهای ایشان ریخته است بسیار
ضربت و در محارب بنوشیده همانکه که شاعر صفت عیب از آن جماعت تغنی کرده
و ریختن دم شمشیر در محارب که صفت مدح است از آن صفت منفی منتفا عمو
و سبب از اشتغال این است تا آن میرد که قائل بعد از مدح اوده و مدح از وجوب
و مستثنی توسن نماید بدانکه تاکید مدح است زیرا که ریختن دم شمشیر که در ضربات
بکمال تجاوت دیری بینماید و قریب این است این بیت مختار است سبیت گرس شمشیر
بجز شمر موزون است بجز کفش محلیه موزون بگوید از شمشیر مدح ناموده
موزونیت بالغی کرده و ناموزونی محلیه از آن است تا نموده اگر چه بدست لغی است

درین بیت صبح بخانه شدن بدی وصفی بود غیر ثابت حالت مذکور
مثبت شد و نشان قسم چهارم چنانچه درین بیت امیر خسرو سبیت بخانه بود در زیاده بود
که وقت بیاورد شدن بلند بخانه بیاوردن همه در صفتی است غیر ثابت متنوع و بار
اشبات احکام آن بلند نشدن بقدر با حلتش قرار داده و درین بیت خاقانی سبیت صبح
موی زلف شب عاشق است که زدم عاشق نشان بنمود صبح بخانه شدن جج صفتی
غیر ثابت متنوع دوم سرود حالت عاشقی اود عانموده و اثبات آن کرده تا کید الملاح
محلیه شد المذموم و این صنعت بود نوعی است نوع اول آنکه از صفت مذموم که از خبری
تغی کرده باشند صفت مدحی برای آن خبر است تا کند تقدیر داخل بودن آن مدح در
و چنانچه درین بیت تابعه شمشیر را عیب نیست غیر آن سبوت موم بهن فلول است
بعضی نیست عیبی درین جماعت غیر این که دم شمشیرهای ایشان ریخته است بسیار
ضربت و در محارب بنوشیده همانکه که شاعر صفت عیب از آن جماعت تغنی کرده
و ریختن دم شمشیر در محارب که صفت مدح است از آن صفت منفی منتفا عمو
و سبب از اشتغال این است تا آن میرد که قائل بعد از مدح اوده و مدح از وجوب
و مستثنی توسن نماید بدانکه تاکید مدح است زیرا که ریختن دم شمشیر که در ضربات
بکمال تجاوت دیری بینماید و قریب این است این بیت مختار است سبیت گرس شمشیر
بجز شمر موزون است بجز کفش محلیه موزون بگوید از شمشیر مدح ناموده
موزونیت بالغی کرده و ناموزونی محلیه از آن است تا نموده اگر چه بدست لغی است

ترجمہ عبدالنور اللہ

قائم مقام است. گفتوگوت که محال گفتنی است و میسر نیست. بفرنی
 کرده اند بنجایت لطیف و آن این است که اول صفت سبزی چیری ثابت میکنند
 بعد از آن چیری دیگر بان صفت هم کنند بطریقی که آن مدح عین نام گردد و چنانچه
 درین بیت مختاری بیت بهیشته خصم تو در سایه های بود و زلبه بر سرش
 از بهر استخوان آید و درین بیت کلیم بیت طاعت ما هم بسوی ساهنا
 روز مشبه چون بعضیان هم تر از ویشود و استمتاع و این صنعت چنانست
 که مدح را بنحوی ستایند که از یک مدح دیگر حاصل آید چنانچه درین بیت ابوطیب
 نسبت من العمار بالوحیه نیست الدنیا بالکمال یعنی تو ایقدار عمارت
 کرده که اگر فراهم آری و حادی آن شوی نیاید و ام بقای تو تمینست از خود و پیش
 نماید که مفاد این بیت مدح است بشجاعت چه غارت گرانمید باشد که
 مقاتل و شجاع و مدح دیگر آنست دنیا خلو و مدح را دوست میدارد بسبب آنکه
 ذات او موجب نظام و صلاح دنیا است و لفظ تمینست مفید این معنی است چنانچه در بیت
 انوری بیت ای زیردان تا ابد ملک سلیمان یافته بهر چه جسته جز نظیر از فضل
 زیردان یافته و درین بیت مسعود و مسود بیت بخت تو چون نام با سعادت بر فرد تو
 چو روی تو منور و ادماج و این چنانست که در کلام سقیا متضمن مدحی دیگر
 باشد یعنی از یک کلام دو معنی حاصل آید و تصریح بمعنی دوم نکرده باشند و فرق ذرا
 و ادماج آنست که استمتاع مختصص است و ادماج اعم از آن و فرق در ایستادن ادماج

دل کو جان ناز کو بیستو زینبست
 دل کو جان ناز کو بیستو زینبست
 دل کو جان ناز کو بیستو زینبست
 دل کو جان ناز کو بیستو زینبست

یا کوہِ برد و احتمال صحیح است و چنانچہ درین بیت تمثاری بیت زیر محض
عیش شیرینم خون صرف آباد نامم بہ زہر عیش است خون بادہ عیش
زہر و بادہ خون است برد و احتمال ارد و لغت خان عالی و وقایع حیدر آباد
و او این صنعت داده انہر لندی سیر و لہ لہ و این صنعت چنانست
کہ کلام بطور نہل باشد نامہ از ان نہل جلیو نہ نہل چنانچہ درین رباعی
از آخر کار عالم اندیشہ کشیدہ امی سورکنان نہ نام اندیشہ کشیدہ باقو نہ نیا کشیدہ
نہ از آتشکسہ چہ نہ اندیشہ کشیدہ و درین دو بیت سنائی بیت نیست کہ بلو
و کادون یا بزین بدخو طلاق و اون یا بزین کہ دارد بسوئی ان یا
نہ خدای اگر چہ این بیت ہا بطریق نہل اقع شدہ اما معاد ان حکمت
تجاہل عارف سکاکی این صنعت اسبق العلوم مساق خیر نام نہادہ
و گفتہ چون این صنعت کلام ربانی دارد شدہ تسمیہ این را باغہ تجاہل
و تعریف این صنعت از نامی سکاکی وضع کردہ ظاہر است و بعضی از تجاہل
و فائدہ و نکته علیہا شد چنانچہ در ضمن اشعار معلوم کردہ و یکی از اشعار
در مرثیہ برادر خود گفتہ شدہ ای شجر النجا بو را مالک بودہ خانہ کائک
علی این طریق یعنی ای درخت تنہا برتر از چہ شدہ است کہ برگ آوردہ
گویا تو در ماتم این ظریف خضر محمودی و مقصود ازین تجاہل بیان شدہ
خبر و ماتم دست و چنانچہ درین بیت خبر سے

عین ز اوراد و شغلہ سوزن قطع
و شستہ انہر لندی سیر و لہ لہ
و کادون یا بزین بدخو طلاق
نہ خدای اگر چہ این بیت ہا
تجاہل عارف سکاکی این صنعت
و گفتہ چون این صنعت کلام
و تعریف این صنعت از نامی
و فائدہ و نکته علیہا شد
در مرثیہ برادر خود گفتہ
علی این طریق یعنی ای درخت
گویا تو در ماتم این ظریف
خبر و ماتم دست و چنانچہ
عین ز اوراد و شغلہ سوزن قطع
و شستہ انہر لندی سیر و لہ لہ
و کادون یا بزین بدخو طلاق
نہ خدای اگر چہ این بیت ہا
تجاہل عارف سکاکی این صنعت
و گفتہ چون این صنعت کلام
و تعریف این صنعت از نامی
و فائدہ و نکته علیہا شد
در مرثیہ برادر خود گفتہ
علی این طریق یعنی ای درخت
گویا تو در ماتم این ظریف
خبر و ماتم دست و چنانچہ

اوراد و شغلہ سوزن قطع
و شستہ انہر لندی سیر و لہ لہ
و کادون یا بزین بدخو طلاق
نہ خدای اگر چہ این بیت ہا
تجاہل عارف سکاکی این صنعت
و گفتہ چون این صنعت کلام
و تعریف این صنعت از نامی
و فائدہ و نکته علیہا شد
در مرثیہ برادر خود گفتہ
علی این طریق یعنی ای درخت
گویا تو در ماتم این ظریف
خبر و ماتم دست و چنانچہ

مشافہ ثواب پنہلین
 وہاں سے کہیں سے چوچان
 گے کہ مراد یہ ہے کہ
 خود نسبت سے کہیں سے
 نسبت کے آمادہ اور مہیا کر کے
 میں نے جو وہ معین ہو وہ
 میں نے جو وہ معین ہو وہ

[illegible][illegible]

یا هر دو حرف باشند آنرا تجنیس محال گویند بقوله عز وجل لوم لقوم اسما و لقبیم
المجرمون بالثبوت غیر ساعه و چنانچه درین بیت خاقانی که در مدح و کسر گفته است
این مین است جای مین و وان بسیار است نیز بسیار و مین اول مین و دست
راست مین دوم مین قسم بسیار اول مین و دست چپ دوم مین و تو مگر می است
و درین بیت مسعود سعدیست چونای بی نوایم ازینای بی نوا و شادای نید
بیکس از نای بی نوا و نای اول مین و دوم نام حصاری است که مسعود سعد
عدها در اینجا مجسوم و درین بیت بکار برده است دست چنگ ازت
شدم چونالان عود زلف مشک نشانت شدم چو سوزان عود اما اگر آن و
متجانس که راز و نوع باشد یعنی یکی هم و یک فعل بود و مضیوع بر تجنیس استونی
گویند چنانچه درین بیت بو تمام شعر مایات من کرم از ما قانده تمیمی لذی می می
عبدالد و لفظ مجری اول فعل مضارع دوم اسم محدود و درین بیت کمال اسم مجمل
بیت امید لذت پیش از دای چرخ دارد که در دیار کرم نیست آدمی و در مقصود
در اینجا لفظ دارد است که اول کلمه است دوم صیغه نئی و اگر یکی ازین دو لفظ
متجانس مذکور که یکی مفرد بود آنرا جاست که تجنیس که نامند و در مضیوع
اگر در کتابت موافق باشد آنرا تجنیس که تشابه گویند و آن تجنیس مرکب مفروق
خوانند شان تجنیس که تشابه چنانچه درین بیت ابو الفتح است
شعر اذالم یکن ملک فیه فیه فیه قد ولته فیه فیه

آخر از تفسیر ناقص زائد نیز مانند امثال نکه در اول بود این بیت سلمان سادجی
بیت یا نسکه که حلت برگریان بر جبال با وجود وجود و است برق خندان
بر سحاب و مثال نکه در سطو بود این بیت خاقانی بیت صبح شرع چو
کرد برق نور آشکار خنده ز داند هوا برقی و برق مار و درین بیت حکیم
از تزی بیت شهر فتنه بخیز چو طره مستثنی به بیگ مشکب نیز چو طره نقشبانی
و مثال نکه در آخر بود این بیت حکیم سنائی بیت خال دا و بهر دنیا را
ز هر مر خوشم زهر ازا و درین بیت طالبی بیت کفر است در طریقت
ما کینه داشت و آیین ما است سینه چو آینه دهن و این نوع از تفسیر غیر
نامند و شعر این نوع را زائد بر و حرف نیز آورده اند و در صورت آن را نکه در آخر
نکه خواهد بود و لا غیر چنانچه درین بیت خاقانی بیت قاهر و باج از قاهره و در آخر
و این اشعار و گرو از دامنان بخت و درین بیت غری بیت اگر بیان
یم اندر صف ندیدی نگاه کن علم او در آن خسته یمن و درین نوع از تفسیر
خوانند اما اگر آن دو لفظ متجانس در نوع حروف مختلف باشند پس اگر آن
دو حرف مختلف یا قریب بخرج با هم باشند آنرا اجناس متضاد گویند و اگر بعد بخرج بود
جناس لاحق نامند و این هر قسم نیز از سه حال بیرون خواهد بود زیرا که وقوع آن در حرف
مختلف و در اول کلمه خواهد بود یا در وسط یا در آخر اما مثال هر سه قسم جناس بیرون
است و اول بخوبی و مین کنی لیل و درین طریق طاهر و در وسط خود و در آخر نهول

بیت یا نسکه که حلت برگریان بر جبال با وجود وجود و است برق خندان
بر سحاب و مثال نکه در سطو بود این بیت خاقانی بیت صبح شرع چو
کرد برق نور آشکار خنده ز داند هوا برقی و برق مار و درین بیت حکیم
از تزی بیت شهر فتنه بخیز چو طره مستثنی به بیگ مشکب نیز چو طره نقشبانی
و مثال نکه در آخر بود این بیت حکیم سنائی بیت خال دا و بهر دنیا را
ز هر مر خوشم زهر ازا و درین بیت طالبی بیت کفر است در طریقت
ما کینه داشت و آیین ما است سینه چو آینه دهن و این نوع از تفسیر غیر
نامند و شعر این نوع را زائد بر و حرف نیز آورده اند و در صورت آن را نکه در آخر
نکه خواهد بود و لا غیر چنانچه درین بیت خاقانی بیت قاهر و باج از قاهره و در آخر
و این اشعار و گرو از دامنان بخت و درین بیت غری بیت اگر بیان
یم اندر صف ندیدی نگاه کن علم او در آن خسته یمن و درین نوع از تفسیر
خوانند اما اگر آن دو لفظ متجانس در نوع حروف مختلف باشند پس اگر آن
دو حرف مختلف یا قریب بخرج با هم باشند آنرا اجناس متضاد گویند و اگر بعد بخرج بود
جناس لاحق نامند و این هر قسم نیز از سه حال بیرون خواهد بود زیرا که وقوع آن در حرف
مختلف و در اول کلمه خواهد بود یا در وسط یا در آخر اما مثال هر سه قسم جناس بیرون
است و اول بخوبی و مین کنی لیل و درین طریق طاهر و در وسط خود و در آخر نهول

بیت یا نسکه که حلت برگریان بر جبال با وجود وجود و است برق خندان
بر سحاب و مثال نکه در سطو بود این بیت خاقانی بیت صبح شرع چو
کرد برق نور آشکار خنده ز داند هوا برقی و برق مار و درین بیت حکیم
از تزی بیت شهر فتنه بخیز چو طره مستثنی به بیگ مشکب نیز چو طره نقشبانی
و مثال نکه در آخر بود این بیت حکیم سنائی بیت خال دا و بهر دنیا را
ز هر مر خوشم زهر ازا و درین بیت طالبی بیت کفر است در طریقت
ما کینه داشت و آیین ما است سینه چو آینه دهن و این نوع از تفسیر غیر
نامند و شعر این نوع را زائد بر و حرف نیز آورده اند و در صورت آن را نکه در آخر
نکه خواهد بود و لا غیر چنانچه درین بیت خاقانی بیت قاهر و باج از قاهره و در آخر
و این اشعار و گرو از دامنان بخت و درین بیت غری بیت اگر بیان
یم اندر صف ندیدی نگاه کن علم او در آن خسته یمن و درین نوع از تفسیر
خوانند اما اگر آن دو لفظ متجانس در نوع حروف مختلف باشند پس اگر آن
دو حرف مختلف یا قریب بخرج با هم باشند آنرا اجناس متضاد گویند و اگر بعد بخرج بود
جناس لاحق نامند و این هر قسم نیز از سه حال بیرون خواهد بود زیرا که وقوع آن در حرف
مختلف و در اول کلمه خواهد بود یا در وسط یا در آخر اما مثال هر سه قسم جناس بیرون
است و اول بخوبی و مین کنی لیل و درین طریق طاهر و در وسط خود و در آخر نهول

من باده وینا و در آخر خود قولہ اخیر خود فی لصلی و در فارسی چنانچہ درین سات
مولوی جامی بیت جامی از ترا بیت بستر زبان و سخن بر طرات میگویی و چنانچہ
ساعت هرگز نیست او ساجد است و حیت هرگز نیست او ایست و هر چه باشد
در بار و طریق نیست چه راه نیز نه مطرب باح میدد ساقی و حکیم ساقی بیت باطن
توقیقت دل تست و هر چه خبر باطن تو باطل تست اما مثال ششم جاس لاجور
فی الاول کقولہ تعالی دل کل منزہ لفرۃ و فی الوسط قولہ تعالی و انہ لکلی لشدید
مانہ علی فلک لشدید و فی الاخر خود قولہ عز وجل فاذا جاءہم امر من لاس من و در فارسی
چنانچہ درین ابیات البولعج رونی بیت کار تو غر و باد و بار تو حق و سر تو حق
تاج باد و فرش تو گاہ و خاقانی بیت در روی سنخ مرہ کمانا کشیدہ و ہر جا
نسخ مرہ کنیہا کشادہ و شیخ نظامی بیت دل من ہست زین بازیر مرہ قسم
خواہی بداد و دیدار و فقیر بیت نیرم و فزع چو خیمت آرید و دل کبابش
شود شراب شرار و اما اگر و لفظ تجانس ترتیب حرف و مختلف شد از تفسیر طلب
مانند و این برد و نوع می آید قلب کل و قلب بعض قلب کل است کہ
حرف کلمہ بہ ترتیب معلوب کرد کہ قولہ صامع قع لا و لیاہ قف لاعداء و چنانچہ در
بیت فقیر بیت مرد حق و مرزہ نبرد و رام اورانی گز و این مایہ قلب بعض
است کہ حرف کلمہ نامرتب معلوب شد و کقوالہ اللہم ستر عورتا و آس من عاتنا و
چنانچہ درین دو بیت یکسانی کرد و منتبت شاہ اولیا کلمہ بیت ہمدان و از ہر دو

من باده وینا و در آخر خود قولہ اخیر خود فی لصلی و در فارسی چنانچہ درین سات
مولوی جامی بیت جامی از ترا بیت بستر زبان و سخن بر طرات میگویی و چنانچہ
ساعت هرگز نیست او ساجد است و حیت هرگز نیست او ایست و هر چه باشد
در بار و طریق نیست چه راه نیز نه مطرب باح میدد ساقی و حکیم ساقی بیت باطن
توقیقت دل تست و هر چه خبر باطن تو باطل تست اما مثال ششم جاس لاجور
فی الاول کقولہ تعالی دل کل منزہ لفرۃ و فی الوسط قولہ تعالی و انہ لکلی لشدید
مانہ علی فلک لشدید و فی الاخر خود قولہ عز وجل فاذا جاءہم امر من لاس من و در فارسی
چنانچہ درین ابیات البولعج رونی بیت کار تو غر و باد و بار تو حق و سر تو حق
تاج باد و فرش تو گاہ و خاقانی بیت در روی سنخ مرہ کمانا کشیدہ و ہر جا
نسخ مرہ کنیہا کشادہ و شیخ نظامی بیت دل من ہست زین بازیر مرہ قسم
خواہی بداد و دیدار و فقیر بیت نیرم و فزع چو خیمت آرید و دل کبابش
شود شراب شرار و اما اگر و لفظ تجانس ترتیب حرف و مختلف شد از تفسیر طلب
مانند و این برد و نوع می آید قلب کل و قلب بعض قلب کل است کہ
حرف کلمہ بہ ترتیب معلوب کرد کہ قولہ صامع قع لا و لیاہ قف لاعداء و چنانچہ در
بیت فقیر بیت مرد حق و مرزہ نبرد و رام اورانی گز و این مایہ قلب بعض
است کہ حرف کلمہ نامرتب معلوب شد و کقوالہ اللہم ستر عورتا و آس من عاتنا و
چنانچہ درین دو بیت یکسانی کرد و منتبت شاہ اولیا کلمہ بیت ہمدان و از ہر دو

من باده وینا و در آخر خود قولہ اخیر خود فی لصلی و در فارسی چنانچہ درین سات
مولوی جامی بیت جامی از ترا بیت بستر زبان و سخن بر طرات میگویی و چنانچہ
ساعت هرگز نیست او ساجد است و حیت هرگز نیست او ایست و هر چه باشد
در بار و طریق نیست چه راه نیز نه مطرب باح میدد ساقی و حکیم ساقی بیت باطن
توقیقت دل تست و هر چه خبر باطن تو باطل تست اما مثال ششم جاس لاجور
فی الاول کقولہ تعالی دل کل منزہ لفرۃ و فی الوسط قولہ تعالی و انہ لکلی لشدید
مانہ علی فلک لشدید و فی الاخر خود قولہ عز وجل فاذا جاءہم امر من لاس من و در فارسی
چنانچہ درین ابیات البولعج رونی بیت کار تو غر و باد و بار تو حق و سر تو حق
تاج باد و فرش تو گاہ و خاقانی بیت در روی سنخ مرہ کمانا کشیدہ و ہر جا
نسخ مرہ کنیہا کشادہ و شیخ نظامی بیت دل من ہست زین بازیر مرہ قسم
خواہی بداد و دیدار و فقیر بیت نیرم و فزع چو خیمت آرید و دل کبابش
شود شراب شرار و اما اگر و لفظ تجانس ترتیب حرف و مختلف شد از تفسیر طلب
مانند و این برد و نوع می آید قلب کل و قلب بعض قلب کل است کہ
حرف کلمہ بہ ترتیب معلوب کرد کہ قولہ صامع قع لا و لیاہ قف لاعداء و چنانچہ در
بیت فقیر بیت مرد حق و مرزہ نبرد و رام اورانی گز و این مایہ قلب بعض
است کہ حرف کلمہ نامرتب معلوب شد و کقوالہ اللہم ستر عورتا و آس من عاتنا و
چنانچہ درین دو بیت یکسانی کرد و منتبت شاہ اولیا کلمہ بیت ہمدان و از ہر دو

من باده وینا و در آخر خود قولہ اخیر خود فی لصلی و در فارسی چنانچہ درین سات
مولوی جامی بیت جامی از ترا بیت بستر زبان و سخن بر طرات میگویی و چنانچہ
ساعت هرگز نیست او ساجد است و حیت هرگز نیست او ایست و هر چه باشد
در بار و طریق نیست چه راه نیز نه مطرب باح میدد ساقی و حکیم ساقی بیت باطن
توقیقت دل تست و هر چه خبر باطن تو باطل تست اما مثال ششم جاس لاجور
فی الاول کقولہ تعالی دل کل منزہ لفرۃ و فی الوسط قولہ تعالی و انہ لکلی لشدید
مانہ علی فلک لشدید و فی الاخر خود قولہ عز وجل فاذا جاءہم امر من لاس من و در فارسی
چنانچہ درین ابیات البولعج رونی بیت کار تو غر و باد و بار تو حق و سر تو حق
تاج باد و فرش تو گاہ و خاقانی بیت در روی سنخ مرہ کمانا کشیدہ و ہر جا
نسخ مرہ کنیہا کشادہ و شیخ نظامی بیت دل من ہست زین بازیر مرہ قسم
خواہی بداد و دیدار و فقیر بیت نیرم و فزع چو خیمت آرید و دل کبابش
شود شراب شرار و اما اگر و لفظ تجانس ترتیب حرف و مختلف شد از تفسیر طلب
مانند و این برد و نوع می آید قلب کل و قلب بعض قلب کل است کہ
حرف کلمہ بہ ترتیب معلوب کرد کہ قولہ صامع قع لا و لیاہ قف لاعداء و چنانچہ در
بیت فقیر بیت مرد حق و مرزہ نبرد و رام اورانی گز و این مایہ قلب بعض
است کہ حرف کلمہ نامرتب معلوب شد و کقوالہ اللہم ستر عورتا و آس من عاتنا و
چنانچہ درین دو بیت یکسانی کرد و منتبت شاہ اولیا کلمہ بیت ہمدان و از ہر دو

ترجمہ عدالتی الجملہ

[illegible][illegible]

پیشہ و انجمن

الحی لایام تو باد و لفظ مستقیم دینا در مستقیقات است اما قسم چهارم از راجع بر علی الصداق
که لفظی که در ابتدا یعنی جز اول مرتبه ثانی واقع شود در غیر نیز میارند همان سه نوع
که در انقسام عدد گذشت چنانچه درین بیت مسعود سعدیست فلک یو غوم یو غوم غم ترا
فرود کرد از روی بی بدلتش فرود و درین بیت از قیاسیت من غم ز بهر جان خود نشان
در زبان و آری هم خلق بقدر تمیزند و شعری عجم که بی این نسبت را در مصرع
بیت بکار میرند و اول آن مصرع را صد غم بنمایند چنانچه درین بیت از قیاسیت
بیت از ایهات نیم اگر به رخ ولی در سراز قاتل بهیم چه در سر و درین بیت حافظی
بیت علی اندازد و در آن علی اندازد نیز از خدا و در آن نیز از مردم طایفه مردم
اصل این صنعت تعلق بقایه دارد و آن چنان است که فیصل از حرف روی و یا آنچه که در
و هست از فواصل التزام حرفی یعنی غایت و درین رفاقی که مستند بر حرف قید یا ماضی
باشد بکار میرود و کتول سبحان فاما لیتیم فاما لیتیم فاما لیتیم فاما لیتیم فاما لیتیم
قبل از آنکه نیز در شعری است بنوعی و الا همرا با شعر و نشان آن نیز فایده مییوان کرد
چنانچه در بیت است شعری آن می جویند است که سبحان سبحان سبحان سبحان سبحان سبحان
شاعر و تمام این غزل یعنی قبل از وی التزام نموده و الا سازد با او نهما نشان آن نیز فایده
میوان کرد و درین قسم و علم فایده نکو شود و الا سازد با او نهما نشان آن نیز فایده
در کلام لازم که متن چنانچه درین باعی حذف لازم که نهما شود و لفظه رباعی
خوردید سپهر سروری ختم رسل و در مسلك عقل زهر خرد و کل و

[illegible]

۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible][illegible]

لا ترحلون صدور قاروا فاعلموا را در نظم فارسی چهارچهرین دو بیت سنائی نظم درین
چو بر کشادی غنچه دمی بامون کشدی چو پشت پلنگش پیش تیغش بجاگاه جنگ بود و هیچ کس
گیا نمودی مود و اما هیچ توارزی آنست که گدازه در فقره شرم در وزن هم در دمی متفق با
کوفه بجاگاه فیما بر رفوخته اوست مضمونه در نظم چهارچهرین بیت سنائی بیت خازنه
خراب شده پذیر آتش سیر شده بود اگر جمیع الفاظ در فقره شرم در وزن هم در دمی متفق با
اوزن قافیه میارند از ترصیع گویند کوفه فیض لاسیج بجوای نظم فیض لاسیج در وزن هم در دمی
و در نظم چهارچهرین بیت بوالفیج بیت بزم و بزم قصاکوشش و قدشش بزم و بزم خوار
و زمین آرام بود و در نظم در دمی رعایت سبع فوت شده بجهت آنکه بیت مطلع نیست
الاصح موازنه آنست که گدازه در فقره شرم در وزن متحد و دمی مختلف باشد کقولی قاروا
مضمونه در وزن میارند و این در نظم نمی آید چه گدازه در نظم واجب است که قافیه داشته باشد
و نوع از سبع موازنه آنست که جمیع الفاظ در فقره شرم در وزن هم در دمی متفق با
در وزن متحد و دمی مختلف میارند و این بمنزله ترصیع است و در هیچ توارزی لقوله
نعمانی و اثینا بالکتاب المستبین بدینا بها الاصل المستقیم در نظم چهارچهرین بیت
خاقانی بیت رشک نظم من خود و حسان ثابت جگه و دست شرم من زند
سبحان اهل راقه و این دو بیت متحرری نظم نجفی بهر طریق و کمالی بهر قیاس
چرخ بهر سبیل و جهانی بهر حساب به کوه از سیاست تو بر آفتاب زلزله چرخ از سیاست تو
در آید باضطراب و صاحب تلخیص این را مشاهده نام کرده و سکاکی در مفتاح العلوم

در وزن هم در دمی متفق با
در وزن متحد و دمی مختلف میارند و این بمنزله ترصیع است و در هیچ توارزی لقوله
نعمانی و اثینا بالکتاب المستبین بدینا بها الاصل المستقیم در نظم چهارچهرین بیت
خاقانی بیت رشک نظم من خود و حسان ثابت جگه و دست شرم من زند
سبحان اهل راقه و این دو بیت متحرری نظم نجفی بهر طریق و کمالی بهر قیاس
چرخ بهر سبیل و جهانی بهر حساب به کوه از سیاست تو بر آفتاب زلزله چرخ از سیاست تو
در آید باضطراب و صاحب تلخیص این را مشاهده نام کرده و سکاکی در مفتاح العلوم

نظم و در وزن هم در دمی متفق با
در وزن متحد و دمی مختلف میارند و این بمنزله ترصیع است و در هیچ توارزی لقوله
نعمانی و اثینا بالکتاب المستبین بدینا بها الاصل المستقیم در نظم چهارچهرین بیت
خاقانی بیت رشک نظم من خود و حسان ثابت جگه و دست شرم من زند
سبحان اهل راقه و این دو بیت متحرری نظم نجفی بهر طریق و کمالی بهر قیاس
چرخ بهر سبیل و جهانی بهر حساب به کوه از سیاست تو بر آفتاب زلزله چرخ از سیاست تو
در آید باضطراب و صاحب تلخیص این را مشاهده نام کرده و سکاکی در مفتاح العلوم

این نوع را نیز داخل تر صیغ شمرده اما حق آنست که در صیغ تحاذون و قافیه شرط است و اینجا
 آنها و قافیه مقصود پوشیده نماید که ملوا و وزن بین تمام وزن و مضیان است که توافق حرکات
 و مان لازم نیست مثل مک وزن فاعلین وزن فاعلین که توافق حرکات آن جفت باشد
 بدون فعل مثال صیغین بیت زیر است عجب الواسع جعلی آراش فاق شدار
 نیز تراشی آراش عشق شدید روح افزای به دلبری صحبت دولت شید و انتم
 بی صورت او علت جو شید به نیمه و شعرای عجم صیغ نظم را گویند که در بیت قصیده
 یا غزل باشد چنانچه درین ابیات فانی لطیف است پیش از صیغی گفته بخار آمده به جریر
 ووش ز جام حمک سیمه یار آمده به عید سارگون فکر سیر غریب گنگر از بر دمی ال زنگرایی
 کسار آمده به دین قصیده تمام بهین سابق است فیه نظم آن مه نگر کتاب می نویسد
 ویدار آمده به بزرگ گل افکنده خوی از سیر گذار آمده به شوریدگان اسرکت ویده نم رسیده
 به از بهر دوامه صفت سفاک را آمده به عجب و لال و لری نازداد او کافری به حسن
 آن پرری اعوان انصار آمده به دین قصیده نیز تماش مسجع است
 و در القای قیود شعر می را گویند که وقافیه داشته باشد
 چنانچه درین بیت سنائی بیت عقل فرمان کشیدی باشد عشق بیان
 پیشدانی باشد و لری فیه تقیته بیت نور عاقل کشنده گفته تا پیش کشنده تا فرزند
 و گاهی سقافیه را نیز چنانچه درین بیت و لری فیض او در سکنه روح به فضل او در
 سقافیه نوح به و گاردیف را میان وقافیه را در این دو وقافیتین است

مختلف و اقده اگر وزن و مضیان است که توافق حرکات
 خواه فاعلین وزن فاعلین که توافق حرکات آن جفت باشد
 بدون فعل مثال صیغین بیت زیر است عجب الواسع جعلی آراش فاق شدار
 نیز تراشی آراش عشق شدید روح افزای به دلبری صحبت دولت شید و انتم
 بی صورت او علت جو شید به نیمه و شعرای عجم صیغ نظم را گویند که در بیت قصیده
 یا غزل باشد چنانچه درین ابیات فانی لطیف است پیش از صیغی گفته بخار آمده به جریر
 ووش ز جام حمک سیمه یار آمده به عید سارگون فکر سیر غریب گنگر از بر دمی ال زنگرایی
 کسار آمده به دین قصیده تمام بهین سابق است فیه نظم آن مه نگر کتاب می نویسد
 ویدار آمده به بزرگ گل افکنده خوی از سیر گذار آمده به شوریدگان اسرکت ویده نم رسیده
 به از بهر دوامه صفت سفاک را آمده به عجب و لال و لری نازداد او کافری به حسن
 آن پرری اعوان انصار آمده به دین قصیده نیز تماش مسجع است
 و در القای قیود شعر می را گویند که وقافیه داشته باشد
 چنانچه درین بیت سنائی بیت عقل فرمان کشیدی باشد عشق بیان
 پیشدانی باشد و لری فیه تقیته بیت نور عاقل کشنده گفته تا پیش کشنده تا فرزند
 و گاهی سقافیه را نیز چنانچه درین بیت و لری فیض او در سکنه روح به فضل او در
 سقافیه نوح به و گاردیف را میان وقافیه را در این دو وقافیتین است

در این نوع را نیز داخل تر صیغ شمرده اما حق آنست که در صیغ تحاذون و قافیه شرط است و اینجا
 آنها و قافیه مقصود پوشیده نماید که ملوا و وزن بین تمام وزن و مضیان است که توافق حرکات
 و مان لازم نیست مثل مک وزن فاعلین وزن فاعلین که توافق حرکات آن جفت باشد
 بدون فعل مثال صیغین بیت زیر است عجب الواسع جعلی آراش فاق شدار
 نیز تراشی آراش عشق شدید روح افزای به دلبری صحبت دولت شید و انتم
 بی صورت او علت جو شید به نیمه و شعرای عجم صیغ نظم را گویند که در بیت قصیده
 یا غزل باشد چنانچه درین ابیات فانی لطیف است پیش از صیغی گفته بخار آمده به جریر
 ووش ز جام حمک سیمه یار آمده به عید سارگون فکر سیر غریب گنگر از بر دمی ال زنگرایی
 کسار آمده به دین قصیده تمام بهین سابق است فیه نظم آن مه نگر کتاب می نویسد
 ویدار آمده به بزرگ گل افکنده خوی از سیر گذار آمده به شوریدگان اسرکت ویده نم رسیده
 به از بهر دوامه صفت سفاک را آمده به عجب و لال و لری نازداد او کافری به حسن
 آن پرری اعوان انصار آمده به دین قصیده نیز تماش مسجع است
 و در القای قیود شعر می را گویند که وقافیه داشته باشد
 چنانچه درین بیت سنائی بیت عقل فرمان کشیدی باشد عشق بیان
 پیشدانی باشد و لری فیه تقیته بیت نور عاقل کشنده گفته تا پیش کشنده تا فرزند
 و گاهی سقافیه را نیز چنانچه درین بیت و لری فیض او در سکنه روح به فضل او در
 سقافیه نوح به و گاردیف را میان وقافیه را در این دو وقافیتین است

ترجمہ صدائق النبلاء

نماند چنانچه درین رباعی مغربی رباعی رباعی شاهزادین بر آسمان اری سخت است
 عدد تا تو کن اری سخت به جمله یک ای گر اری سخت پیری تو بدانش جوان اری
 بخت به شعر اری به قافیتین را گویند که بر برایتان دو قافیه بایستند معنی
 بیت تمام باشند این نوع در فارسی دیده نشد مثلاً لول عبارت از ظلمی است که در بحر
 یا بیشتر خوانده شود و مشقوی بحر حلال مولانا ابی شیرازی مثل برین صنعت است بهر شعر
 دو قافیه آورده دو قافیه دوم عایت تجنیس که در این ابیات از انجاست مشقوی
 ای شده در خانه جان سر است به خانه جان یا نه زان سر است ای شده مهر رخ توین
 چرخ به چرخ از ان آمده در عین چرخ به شد دل جان بنده در حسن به منزه دل
 خوش و نوحی حسن به دیده حق اندر دم قربان حسین یا تو از عالم قربان حسین سواد
 این ابیات سر سیم مشقوی موقوف است بر وزن مستعلن مفتعلن فاعلان بحر دوم رمل
 مسدود قیام بر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن بیت سلمان صافی در بحر بحر
 خوانده میشود و جمله این حرف است بیت رملی تو حامی لولو خط تو مکرر از دست تو حاصل
 گوشت تو بانه با نه بجز اول من نمین بخون بحر دوم نه چرخ شمن اکم بحر سوم محبت شمن چرخ
 قتال تمییز این صنعت چنانست کلام مشعر باشد بر افعاله فاعله مشهور یا سار
 نماند چرخری که در کتب اوله ذکر یا نذر ارباب صنعتی از صناعات مشهور باشد
 چنانچه درین بیت خاقانی بیت هر که نظاره تو شد دست بریده میشود
 یوسف عسکری جهان نیم بهای دی تو به درین بیت اشارتی نموده بقصیده

از یازده حرف و ا و ط و او : و خرابایت نیز عبارت از ایامیاتی چند برمی آید مثل قصید مشهور
 سلطان و بی دایمی شیرازی که در مقدمه پیشین بی شکل بر صنعتی از صنایع شعر حال شود و بحق
 باین صنعت است شجری و در مریخ و مثال آن این از قبیل بازیچه طفلان است و باید دانست
 که شاعر از جهت آنکه چون متوجه باین صنایع لفظی شود رعایت معنی را مقدم بدارد و الا شعر در پیش
 بیعت لفظی باشد و در هر معنی در مخط شود مثل سنگی یا خوکی است که مقدم جواهر دیگر را و
 بسته باشد اللهم از قفا الموضی المعانی و ضیاع المعانی و ابد الصراط المستقیم بحمد الله
 الطیلسین برین المصومین الحدیقه الثالثة فی علم العروض باید دانست که شعر عبارت
 است از کلام موزون تقفی که بقصد تکمیل صدر یا بدو بعضی قافیه داخل ترفیع شعر شمرده اند
 و گفته اند که رعایت قافیه و شعر بر این متفق نفس شعر نیست بل زیرای امر عارضی است مثل مطلع
 یون نیز بقصد یا قصد بود آن سکاکی در مطلع بن قول الشما دوده بعضی بر آنند که قصد تکمیل
 نیز در شعر لازم نیست این قول مردود است زیرا که هیچ متکلمی در عالم نیست که کلام موزون و
 و شعور از مبدء دنیا بدین قصد تکمیل معتبر باشد لازم آید که هر متکلمی تا شعر خواند و این میگوید
 این فن خلیل بن حماد است که از آن اشعار عربی قبیح نموده مقرر در بیان کرده بحر ساخته و
 ادعای حصر درین اوزان نموده و در از کار است چنانچه سکاکی در مطلع میگوید
 و نیز اوده علیها تناوی بافع صوت فقل للطیخ المستقیم ان یرید علیها مائت
 و الا حکم فی هذا الصناعت الاستقامه الطیخ و اما مقدمات مسلک این فن را
 در پنج خیابان ذکر کنیم خیابان اول در بیان اوزان بحر و شرح اصول و ضوابط

ترجمہ جدید و اصلاحی

نغمه غار واداعثو
فیل یک پیستی غنچه
نقطه وادی که بیت که سبقت
جیب خفا سبقت غنچه
نقطه وادی که بیت که سبقت
جیب خفا سبقت غنچه
نقطه وادی که بیت که سبقت
جیب خفا سبقت غنچه

نقطہ میں ایک حرف نقطہ اور
دوسری صلابوں کے ساتھ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

کی توجہ سے اس کے ساتھ ساتھ

بہ صفت خفیا
رسا اکلمہ شیخوہ
اور

اور ایک کافینین دار
تخت بڑھ کا قطع اور

وہابیہ کی تفسیر کے مطابق

نوم، ملائكة
صلواتهم قطع
موتن او ضعت موس

100

۱۰۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور در سراسر سال

دفعہ ۱۰۰۰ کی وصولی کی وجہ سے

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے

رہی کی آواز کو نہی میں کیوں نہی

بسم الله الرحمن الرحيم

آقاخان و امیران و ملاکان و مستوفیان

والسكان و...

دو فقرہوں کی دونوں صورتوں میں

من اینها که در میان مردم است

که مرکب است از فاعل مضمری بمقدم بر و تد مجموع چون عکس کنی مفاعلهن ترکیب میشود
و فعلون را که تد مجموع بمقدم بر و تد مجموع است چون عکس کنی فاعلن میشود پس بحر طولی را
که مرکب کنی فعلون مفاعلهن است چون در ضعیف فعلون فاعل نامی و تد مجموعش را به آخر اندازی
لن مفاعلهن فعلون فاعلن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن
شروع کنی و اما قبلش را به آخر اندازی عین فعلون فاعلن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن
بسیط است و همچنین بحر سیرج و ضعیف منسج و محبت مفضل و مقتضاب یکدیگر حاصل میشود
نستطرانکه چهار بحر خیر اعم سدس اعتبار نامی در ضمن زیر که سیرج و ضعیف نیاده سدس است
چنانچه در صدر مذکور شد پس اگر مستغفلن مستغفلن مفعولات که اصل بحر سیرج است و دوم
آغاز کنی و مستغفلن اول را به آخر در آری مستغفلن مفعولات مستغفلن شود و این بحر
منسج سدس است و اگر در ضعیف و دوم مستغفلن ثانی شروع کنی و اما قبل را به آخر اندازی
تفععلن مفعولات مس تفععلن مس بر وزن فاعلان مس تفععلن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن مفاعلهن
میشود و این بحر ضعیف است و اگر از و تد مجموع مستغفلن ثانی بهمان
طریق ابتدا کنی عین مفعولات مستغفلن بر وزن مفاعلهن فاعلان
مفاعلهن میگردد و این بحر مضارع سدس است و از اینجا ظاهر میشود
که مس تفععلن در بحر ضعیف و فاعلان در بحر مضارع غیر مستغفلن و فاعلان
متصل است زیرا که تفععلن و فاعلان کلا کلا در دو بحر مقابل و تد مفعولات
می آید پس تد مضروق باشد لا غیر و ترکیب این را می ترکیب مستغفلن فاعلان متصل است

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مجموعه اصطلاحات در بیان معانی و اشیاء
فقره یا فقره عبارتست از هر یک از اجزای یک متن که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.
مجموعه فقرات عبارتست از مجموعه‌ای از فقرات که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.

و اگر کسی بخواهد در این امر موفق شود باید که ابتدا به شناختن معنی و اشیاء پرداخته و سپس به شناختن معنی و اشیاء بپردازد.
مجموعه فقرات عبارتست از مجموعه‌ای از فقرات که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.
فقره یا فقره عبارتست از هر یک از اجزای یک متن که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.

کمال محبت که در میان شماست و این معنی چون شما
مجموعه فقرات عبارتست از مجموعه‌ای از فقرات که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.
فقره یا فقره عبارتست از هر یک از اجزای یک متن که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.



و هر کس که بخواهد در این امر موفق شود باید که ابتدا به شناختن معنی و اشیاء پرداخته و سپس به شناختن معنی و اشیاء بپردازد.

مجموعه فقرات عبارتست از مجموعه‌ای از فقرات که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.
فقره یا فقره عبارتست از هر یک از اجزای یک متن که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.

مجموعه فقرات عبارتست از مجموعه‌ای از فقرات که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.
فقره یا فقره عبارتست از هر یک از اجزای یک متن که با یکدیگر مرتبط است و معمولاً با یک موضوع خاص مرتبط است.

تبریز حدائق المصنف

مجلسی در روز شنبه بیستم از منتهای آغاز نمایان بر کمال است اگر از علم شروع کنی و بگوئی
چون متغایر وزن مفاسد علم می شود و این مجرور است و دایره این مجرور متوقف
نامند و وجه تسمیه اتفاق در ایلات ارکان است که هر دو سبب است

و مجرب در خبر و نهان است زیرا که اگر فاعلین ایستاد چهار بار به خط
دایره بنویسی از منتهای آغاز نمایان مجرب میشود و اگر فاعلین شروع کنی و بگوئی
عجلین متغایر وزن مستفعلن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن شروع کنی
و بگوئی فن مفاسد بر وزن فاعلاتن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن
این بر سه بحر مستقی متجمله است و وجه تسمیه جلیب ارکان از دایره اول است

و مجرب در خبر و نهان است زیرا که اگر فاعلین ایستاد چهار بار به خط
دایره بنویسی از منتهای آغاز نمایان مجرب میشود و اگر فاعلین شروع کنی و بگوئی
عجلین متغایر وزن مستفعلن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن شروع کنی
و بگوئی فن مفاسد بر وزن فاعلاتن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن
این بر سه بحر مستقی متجمله است و وجه تسمیه جلیب ارکان از دایره اول است

و مجرب در خبر و نهان است زیرا که اگر فاعلین ایستاد چهار بار به خط
دایره بنویسی از منتهای آغاز نمایان مجرب میشود و اگر فاعلین شروع کنی و بگوئی
عجلین متغایر وزن مستفعلن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن شروع کنی
و بگوئی فن مفاسد بر وزن فاعلاتن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن
این بر سه بحر مستقی متجمله است و وجه تسمیه جلیب ارکان از دایره اول است

و مجرب در خبر و نهان است زیرا که اگر فاعلین ایستاد چهار بار به خط
دایره بنویسی از منتهای آغاز نمایان مجرب میشود و اگر فاعلین شروع کنی و بگوئی
عجلین متغایر وزن مستفعلن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن شروع کنی
و بگوئی فن مفاسد بر وزن فاعلاتن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن
این بر سه بحر مستقی متجمله است و وجه تسمیه جلیب ارکان از دایره اول است

در روز شنبه بیستم از منتهای آغاز نمایان بر کمال است اگر از علم شروع کنی و بگوئی
چون متغایر وزن مفاسد علم می شود و این مجرور است و دایره این مجرور متوقف
نامند و وجه تسمیه اتفاق در ایلات ارکان است که هر دو سبب است
و مجرب در خبر و نهان است زیرا که اگر فاعلین ایستاد چهار بار به خط
دایره بنویسی از منتهای آغاز نمایان مجرب میشود و اگر فاعلین شروع کنی و بگوئی
عجلین متغایر وزن مستفعلن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن شروع کنی
و بگوئی فن مفاسد بر وزن فاعلاتن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن
این بر سه بحر مستقی متجمله است و وجه تسمیه جلیب ارکان از دایره اول است

و مجرب در خبر و نهان است زیرا که اگر فاعلین ایستاد چهار بار به خط
دایره بنویسی از منتهای آغاز نمایان مجرب میشود و اگر فاعلین شروع کنی و بگوئی
عجلین متغایر وزن مستفعلن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن شروع کنی
و بگوئی فن مفاسد بر وزن فاعلاتن میشود و آن مجرب است و اگر از وزن
این بر سه بحر مستقی متجمله است و وجه تسمیه جلیب ارکان از دایره اول است

[illegible]

خیابانی و مدیانی تغییراتی که در ارکان بخور واقع میشوند
و آنرا در اصطلاح این فن زحاف خوانند و زحاف در لغت دو افتاد و پیوسته از اصل
خود و سه جز است گفتگو نیز تیری را که در نشان دو افتاد باید دانست که در تغییرات
ارکان بر سه قسم است اول آنکه تحرکی را ساکن گردانند و دوم آنکه بعضی از حروف
رکن الهم کنند سوم آنکه چیزی بر اصل حروف رکن بیفزایند و عدد و مجموع تغییرات در زحاف
که در ارکان عشره واقع میشود از روی اشتقاق بر پنج چیزند و بعضی از زحافات است و در یک
رکن مخصوص و قومی یا بر دو بعضی و چند رکن می آید و در اینجا بیان کنیم و به زحافی که در ام

[illegible][illegible]

فی الجمله معلوم است که این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان

ترجمه کلام بالا
 این کلام در بیان لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان

اگر چه این کلام در بیان لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان

این کلام در بیان لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان

این کلام در بیان لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان
 لغوی و معنی است و این کلام در بیان

اگر چه در بیان این مبحث
از بعضی کلمات و عبارات
استفاده شده است که در
این کتاب مذکور نیست
چون در بعضی کلمات و عبارات
استفاده شده است که در
این کتاب مذکور نیست

بود و در ذکر این مبحث آن اشارت برین هر دو ملاحظه کرده اند چنانچه
در بیان کیفیت تقطیع شعاع نوری و شرح قواعد آن باید دانست که تقطیع در لغت
پاره و بار کردن چیز است در اصطلاح عروض کسب که برای بیت از هر بحر که باشد
با اجزای ارکان آن بحر بسجده بطریقی که متحرک در برابر متحرک ساکن برابر ساکن بیاید
و اتفاق درین حرکت لازم نیست در تقطیع حروف مفعول و مفعول متبرست نه مکتوب چنانچه
مموده یکجا در حق محسوب میشود مثل آدم بر وزن فعلن لیکن همین داند که یکجا
همچنین در تقطیع بدو و حساب میکنند و گاهی حرکت اجمالی حرف گاهی حرف را
بجای حرکت قیاس از تقطیع میکنند چنانچه در وسط مصرع قاعه شود پس اگر ساکن اول حرف
بدو ساکن دوم و دست نون اول و تقطیع ساقط میانید و اگر نه نون است از هر بحر که میسازند
و مثال اینها این مبحث معلوم میشود چنانکه سدی از شوق لبش خون چرخ خورد دل
در ناکشته نقش می برد دل تقطیع چنین که ندر شوقی خون لبش خون
شعری خون دل فعل ناکش فعل لبش خون شوقی خون لبش خون
که در وسط مصرع باید اگر چه حرف باشد نیز ساقط میانید چنانچه در کلام فردوسی شیخ عطا
قدس سر یافته میشود اما تا این حد این پسندند و مولانا مکی در ساقی مسمیه می بینیم
آورده و موطوع بیت مذکور آنست بدست ده آن شکیان قوت ای که ساهم علی عقل
فزون را بدیم علاج و نفوذ و تقطیع تعلیم بیکدیگر ثابت بودند و اما اگر در حکایت از هر بحر که
شعر هر دو کمال میگردانند خواه آن دو کون نون بعد از حرف باشد خواه غیر آن چنانچه درین

اس کون به چنانچه از هر بحر که
در بیان کسب که در بعضی کلمات
استفاده شده است که در این کتاب
مذکور نیست چون در بعضی کلمات
استفاده شده است که در این کتاب
مذکور نیست

و

ن

در بیان کسب که در بعضی کلمات
استفاده شده است که در این کتاب
مذکور نیست چون در بعضی کلمات
استفاده شده است که در این کتاب
مذکور نیست

تجوید و ادب و ملاقات

عجم اصلا استعمال کرده اند و زنتاخرین اول مولوی جادو بحر کامل شعرا سی گفته اند
باز این بحر و شعر عجم یافته و بحر سه و اکره دیگر در میان اینها شایع است
مگر بحر قنط از دالر هشتبه که از اینر بندت آورده اند و مقصود از شیوع و استعمال
است پس اگر کسی بطریق بندت نشاند و بحر و ترکه مذکور شعر گفته باشد حکم بر شعر
بودن آن نیست و لکن بر مثل این که در بحر بسیط گفته شده فقیر آئینه و مژند که از
توده آب شود و تر موش لقای توده است کور از بحر بسیط شمن بطوی مجنون مقطوع
در کون تفعیل بطوی و فاعل مجنون مقطوع آمده و مثل این بیت که در بحر طویل سالم
گفته ام نهی بر جمال تو جهنما شایکی بهزلعل و الووت نظر مست نشد که پسر
بحر یکدزد شعر عجم مژدک است طویل مدید بسیط و وافر قنط است و مثل نشان
در بحر و مل میسبع و خفیف محبت مضاعف و مفسح و مستد اک متعاقب و بحر کامل
غیر از سالم و فارسی نیاورده اند و باز خانات او را در بحر اجمیت ای طریقه شعر
گذشته چنانچه در موضع اشاره بان که نوشته جانین سلطان ایندا اکثر جاهای ایران است و بعضی
جاها مطابق بحر هرح شعر اعرابین بحر ارسدین هم استعمال کرده اند و بعضی بحر شمن
آورده اند و شمن اسم و فرحاف نیز آورند اما مسدس سالم نمی آید و عرض ضربین بحر
زیاده تر است نهاده اند و سالم مقصود ما بخد ف مکرورین اوزان باعی چنانچه بجای خود
مذکور شود اما در حد و ابتداء و شوا آن خانات بسیار می آید و فاعل بسیار از آن
حاصل می شود و هیچ مثنی سالم خاقانی گویند شاکر شک من پیر فکر ریز

باز این بحر و شعر عجم یافته و بحر سه و اکره دیگر در میان اینها شایع است
مگر بحر قنط از دالر هشتبه که از اینر بندت آورده اند و مقصود از شیوع و استعمال
است پس اگر کسی بطریق بندت نشاند و بحر و ترکه مذکور شعر گفته باشد حکم بر شعر
بودن آن نیست و لکن بر مثل این که در بحر بسیط گفته شده فقیر آئینه و مژند که از
توده آب شود و تر موش لقای توده است کور از بحر بسیط شمن بطوی مجنون مقطوع
در کون تفعیل بطوی و فاعل مجنون مقطوع آمده و مثل این بیت که در بحر طویل سالم
گفته ام نهی بر جمال تو جهنما شایکی بهزلعل و الووت نظر مست نشد که پسر
بحر یکدزد شعر عجم مژدک است طویل مدید بسیط و وافر قنط است و مثل نشان
در بحر و مل میسبع و خفیف محبت مضاعف و مفسح و مستد اک متعاقب و بحر کامل
غیر از سالم و فارسی نیاورده اند و باز خانات او را در بحر اجمیت ای طریقه شعر
گذشته چنانچه در موضع اشاره بان که نوشته جانین سلطان ایندا اکثر جاهای ایران است و بعضی
جاها مطابق بحر هرح شعر اعرابین بحر ارسدین هم استعمال کرده اند و بعضی بحر شمن
آورده اند و شمن اسم و فرحاف نیز آورند اما مسدس سالم نمی آید و عرض ضربین بحر
زیاده تر است نهاده اند و سالم مقصود ما بخد ف مکرورین اوزان باعی چنانچه بجای خود
مذکور شود اما در حد و ابتداء و شوا آن خانات بسیار می آید و فاعل بسیار از آن
حاصل می شود و هیچ مثنی سالم خاقانی گویند شاکر شک من پیر فکر ریز

باز این بحر و شعر عجم یافته و بحر سه و اکره دیگر در میان اینها شایع است
مگر بحر قنط از دالر هشتبه که از اینر بندت آورده اند و مقصود از شیوع و استعمال
است پس اگر کسی بطریق بندت نشاند و بحر و ترکه مذکور شعر گفته باشد حکم بر شعر
بودن آن نیست و لکن بر مثل این که در بحر بسیط گفته شده فقیر آئینه و مژند که از
توده آب شود و تر موش لقای توده است کور از بحر بسیط شمن بطوی مجنون مقطوع
در کون تفعیل بطوی و فاعل مجنون مقطوع آمده و مثل این بیت که در بحر طویل سالم
گفته ام نهی بر جمال تو جهنما شایکی بهزلعل و الووت نظر مست نشد که پسر
بحر یکدزد شعر عجم مژدک است طویل مدید بسیط و وافر قنط است و مثل نشان
در بحر و مل میسبع و خفیف محبت مضاعف و مفسح و مستد اک متعاقب و بحر کامل
غیر از سالم و فارسی نیاورده اند و باز خانات او را در بحر اجمیت ای طریقه شعر
گذشته چنانچه در موضع اشاره بان که نوشته جانین سلطان ایندا اکثر جاهای ایران است و بعضی
جاها مطابق بحر هرح شعر اعرابین بحر ارسدین هم استعمال کرده اند و بعضی بحر شمن
آورده اند و شمن اسم و فرحاف نیز آورند اما مسدس سالم نمی آید و عرض ضربین بحر
زیاده تر است نهاده اند و سالم مقصود ما بخد ف مکرورین اوزان باعی چنانچه بجای خود
مذکور شود اما در حد و ابتداء و شوا آن خانات بسیار می آید و فاعل بسیار از آن
حاصل می شود و هیچ مثنی سالم خاقانی گویند شاکر شک من پیر فکر ریز

اور وہ یہ ہیں جن کی تہذیب
و قیاس و خیال و فنون و حکم
اشعار و کلام و مصحفیت و کتب
میں اور عرب و ایران و ہندوستان
کے مملوک و پادشاہان و حکمرانوں
کے لغوی ایک ایک کتاب کے لئے
حاصل ہوئے ہیں اور بعض ممالک میں
سے حاصل ہوئے ہیں جن میں آج کے
عراق و شام و مصر و لبنان و اردن
و یمن و عمان و بحرین و قطر و

[illegible]

مفتوحات دوار اور اصل مضامین کی تجدید
مفتوحات دوار اور اصل مضامین کی تجدید

۴۴ در شان اهل حق و در سبب
کذا کوی این مناسبت و در سبب
کذا کوی این مناسبت و در سبب
کذا کوی این مناسبت و در سبب

و درین بیت فقیرترین کاری کند چو بنیاد صد فروز آورد و چو فر باد و اینجا عرض
ضرب مقصود و باقی مطابق بیت دوم است و کلیه درین وزن نیست که اگر صد و ابتدا اثر
آید خوشن مقصود خواهد بود و اگر خرم آید خوشن اشتراک خواهد بود و لا غیر و عوض و ضربه
یا مقصود خواهد آمد یا محذوف و این اختلاف رحاف را عوام سکت شمر گویند بحر جز
و این بحر را فصاحتی هم اکثر مشن سالم استعمال کرده اند خلاف شعرا و عرب
که مشن کمتر آورده اند و بس در مع و مثلث و شش و هشت و شعری هم بس درین
را هم نیامورده اند و همچنین فرحان را نیز از مخبون و مطوی کمتر استعمال نموده اند و در
مشن سالم خاقانی گوید سه فرحان و ماهی در وطن آسوده اند الا که من بهرین
جانی مرد و زن بخشوده اند الا که تو قطعیش فرغانه مستفعلن بی در وطن مستفعلن
اسود ان مستفعلن ال لاک من مستفعلن از و اینجا سیمه که کان سالم آمده و اتسا و عبد الواسع
جمله بر مشن سالم را مضاعف آورده و بر شانزده رکن بنا گذاشته و فسیده هم درین وزن
گفته این بیت از انجاست سه دارم بر بس نیزنگ و از چین دهن تنگ و آه آردل
چون سنگ و در ناز و خشم و خجک و به تاکی جو ز خجک اوزاری غم و خجک و در عار
کلنگ و چون گل دریده پیر من و رجز مشن مطوی مخبون خاقانی گوید سه
خانه دل بچاره و وقت غم تو کرده ام و صد فاجعین بود و جز حدیه میری بهر وزن مستفعلن فاعل
چهار است و در خجک کن مطوی و یک مخبون آمده من و الی اخره و اگر چنین را بر مقدمه از وزن
چنین میشود سه فغان کنان سحری کو تو سیکرم به چویت ره تو توام بام و در نگرم و ز غل سیکری

بعد از کلام و در سبب و در سبب
در سبب و در سبب و در سبب
در سبب و در سبب و در سبب
در سبب و در سبب و در سبب

در اقصای کس و در اقصای کس
در اقصای کس و در اقصای کس
در اقصای کس و در اقصای کس
در اقصای کس و در اقصای کس

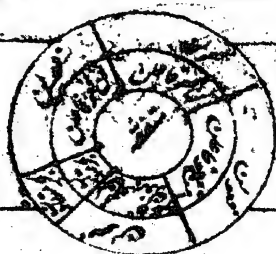
[illegible]

پیشتر کے علمبردار کا کہنا

جو کمال چوبند اور
ارطغرل شورش کر کے شفا
حاصل ہوا دیر بکرا فرمایا
البتہ اسے غافلان کے قتل
و افسوس میں اور تائب سے
درد و جو کراک و غافلان
میں اس غفلت کی یہ عجیب
ہے



چون بگرفت و سایه خورشید بر آمو گرفت: تقطیع چنین میشود شکر مفعول
که چون مفعول بگرفت فاعلات الم و در اینجا عوض ضرب مطوی مفعول و باقی مطوی
آمده سر مع مطوی مکسوف مطوی جامی فرایده شیر خدا شاه لایع
صیقلی شکر خنجر و جلی و بر وزن مفعول مفعول فاعل و در ضرب مطوی
مکسوف و باقی مطوی آمده حاقاقانی حلقه اگر کم شود از لاف تو خاتم جم خواتم و آن است
وزن مصرع اول مفعول مفعول فاعل و مصرع ثانی مفعول مفعول فاعلات آمده
یک کن چشم دین مصرع مفعول ضرب مطوی موقوف آمده باقی مثل بیت بیت
این تغییر زحاف را عوام سکت شعر خوانند چنانچه دین بیت و لقمی را ستان
گشت فاخته از لحن فریاد است و وزن مصرع اول مفعول مفعول فاعلات و مصرع ثانی
بر وزن مفعول مفعول فاعلات آمده سر مع مطوی مفعول مجذوع ای
گل رویت سنبل خیز حلقه زلفت آتش نیزه بر وزن مفعول مفعول فاع و اینجا
صد و ابتداء مطوی عروض ضرب مجذوع و حشو مفعول آمده بر وزن گاهی موقوف بجا
مفعول و متحرک بجا مجذوع آرند چنانچه دین بیت فقیر تیغ بکفت زنا زیاده تا نشد
سری و بر وزن مفعول مفعول فاع سر مع مخبون مکسوف ای نازنین کو بی
نگذر کن ای مجیدین رومی نظر کن بر وزن مستفعلن مستفعلن مفعول و اینجا
و ضرب مخبون مکسوف باقی سلم آمده این ازین فارسی مستفعلن مستفعلن مستفعلن
این تجرید شعری عربی حجم ترک کرده اند و عربی متن نیاد و مانند حجم مستفعلن

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

ترجمہ حدائق السیاحۃ

ایک دوسرے کے شکر شکر
 بن اور بھنوں نے ادا مع
 کلام و ذکر و صلح و فیاض
 داندہ کو صبحین و دند و فرق و در
 ہے آپس و تسلط و مل و قلوب
 معروق ہے کہ کسی داندہ کے
 اور کسی داندہ میں نغین و نغ
 چھ بیان ملک و اور ملک حال
 تمام ملک و حکامان و دوسر
 ان کے بیان میں داندہ کے
 ان کے مع ہے اور

چون مسدس نماید از فاع لاتن کیچر و کم می کنند از فاعیلین کیچر محبت این
کیچر اعراب اکثر مسدس مربع آورده اند و شعری عجمی از مثنوی آورده اند و این
طی خیل اجمال نیست بجهت آنکه ساکن چهارم از وید مفرق است نه از سبب
و رسیدن نون مسدس تفعیل این کیچر معاقیه است محبت مثنوی مخبون فغانی گوید
توان گلی که بر آسمان جبین تو بسد ملک سدره فردا نیزین تو بسد قطعش

[illegible]

بیت سابق است درین گاه چندی امشعث آرنده کاغی مضخه و خرب
مقصود یا بالعکس آرنده چنانچه درین بیت جمال الدین عبد الرزاق خاند تیری در
تکرش قضا که فلک سومی المبرک گشت امتحان کن شود در مصرع اول مفاعله
مفاعله فعلین مصرع ثانی رزن مفاعله فعلین مفاعله فعلین و کاغی درین ضرب یا درین

وزن مقلوع آمد چنانچه در بیت و لیه بدان صفت که بود و در اصل مذاب بدان صفت که لوان
میان آتش و بی خبر مقلوع آمد و باقی نمجرب و مقصودست و درین غرض بیت منقول
از مخزن ایشان است سم توران اصل است و یغما احمد وزن مصرع اول مفاعیلین فاعلان
مسکون عین مصرع دوم وزن مفاعیلین فاعلان مسکون عین و در اینجا مفعول مستتر است

ہر ایک کو اپنے حق میں لڑنے کی ترغیب دی گئی ہے۔
 اس میں کوئی شک نہیں کہ اگرچہ یہ ایک
 نیکو اور نیکو کام ہے، لیکن اس میں
 ایک بڑا خطرہ ہے کہ اگرچہ یہ ایک
 نیکو اور نیکو کام ہے، لیکن اس میں
 ایک بڑا خطرہ ہے کہ اگرچہ یہ ایک

مقالہ اول در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ دوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ سوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ چهارم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ پنجم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ ششم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ هفتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ هشتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ نهم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ دهم در بیان اقسام طعن و محذورات

مقالہ اول در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ دوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ سوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ چهارم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ پنجم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ ششم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ هفتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ هشتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ نهم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقالہ دهم در بیان اقسام طعن و محذورات

و ضرب مقطوع صدره ابتدا بر دو مصرع مجنون و در ششم مصرع دوم یک جزو مجنون
و یک جزو مشعت آمد و دستگاه این مجرور فارسی زیاده برین نیست بحر خفیف
و این بحر شعری بجز از سمدس نیارده اند و صدره ابتدایش یا سالم یا مجنون
می آید یا مسجع و عروض فخریش گاهی مقصود یا محذوف گاهی مشعت گاهی مقطوع
و گاهی مجنون رنده این بحر نیز مطوعی مجنون می آید همان علت که بحر مجتبی گفته شد
مسدس مجنون است ای صبا بوزن من او را در حدیثی بدیدم شکرا و طایفه تقطیعش
و چنین میشود ای صبا بوزن من فاعلاتن من فاعلاتن الخ و در اینجا صدر
و ابتدا سالم فاعلاتن مجنون آمد و خفیف مسدس مجنون مشعت مقصود است
قدس بحر منقبت صبا صبا علیه السلام گفته است
شاید بزرگ فاعلاتن فاعلاتن ریخا صد و ابتدا سالم و حشو مجنون عروضی در
مشعت مقصود آمد و درین مخا فانی چون کفرین گلستان است و دیدم انصیب
افغانه عروض مجنون مقصود و در مشعت مقصود آمد و باقی مثل بیت اقتسب
و عروض ضربین بحر کثیر القی است خفیف مسدس مجنون مقطوع حکیم
که گزاردی کلام ستوی که بر نامت از تو کردی بزرگ فاعلاتن فاعلاتن
و درین مسدس حشو ابتدا مجنون و عروض ضربین مقصود آمد و بحر مشعت ازین بحر
مطبیع شعر کرم نیست آن نیست که در کف ازین فصل نو بهار کرم چونان که
و قیامی تقطیعش مجنون و کافه از این فصل مقصود و فصل فاعلاتن با مرئی

مقاله اول در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله دوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله سوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله چهارم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله پنجم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله ششم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله هفتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله هشتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله نهم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله دهم در بیان اقسام طعن و محذورات

مقاله اول در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله دوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله سوم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله چهارم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله پنجم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله ششم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله هفتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله هشتم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله نهم در بیان اقسام طعن و محذورات
مقاله دهم در بیان اقسام طعن و محذورات

و در اینجا جمیع اجزای مطوی آمده بجز کامل قدما می تحریر می نمودیم بحاصل آنکه
نگارنده ما تیر خرد و دلوئی از متاخرین لوم می باشد نمونه بعد از بعضی که تیر غزلین
بجز گفته اند و غیر از شمس سالم اختیار نگذارد و جامی زنگنه جامی و چه قدر خوشم کند
از آن فرد کم نگذرد و یکی گذر زرقانی آن گری برده و راقم حروف مزاحمت مسدس این
تیر گفته فقیر صفا خیالت را پیشند که بماند از الفتی و خجالت کفر فالبسم که گذارد
بر وزن متفعلن مستفعلن چهار بار و در اینجا یک کن سالم یکی مضمر علی الزیاد کامل
مسدس مضمر ندال فقیر گوید چو عیان می نماید روح و روان چو عیان می نماید
جانم خیزد فغان بر وزن متفعلن مستفعلن در اینجا صدر ابتدا سالم و عوین
و ضربند ال و حشو مضمر آمده بجز متقارب این بحر اشعار بسیار است حال که در آن سالم
و فزاحت بانواع رخاقتا آورده اند از این غیر شمس خجالتی نموده و عوین ضرب این سالم
مقصود یا محد آورده اند متقارب شمس سالم عوین شجاری گوید زمین گردد
از نعل سپان مغریل بود اگر در از گرد میدان مغیر و تقطیع مشرقین بشوید زمین فاعولن
و وزن فاعولن ل سیاق فاعولن مغریل فاعولن ال و اینجا میانه کان سالم آمده متقارب شمس
مقصود حکیم اسدی طوسی گوید بیک چشم از دل سنگ سخت بکشد و در او نور
بر وزن فاعولن فاعولن فاعولن و اینجا عوین ضرب مقصود باقی سالم آمده متقارب شمس
حکیم که گوید عوین شمس ای بین او که بایز و او که بین او و بر وزن فاعولن
فعل و اینجا عوین ضرب محد و باقی سالم آمده متقارب شمس ای بین او که بایز و او که بین او

و در اینجا جمیع اجزای مطوی آمده بجز کامل قدما می تحریر می نمودیم بحاصل آنکه
نگارنده ما تیر خرد و دلوئی از متاخرین لوم می باشد نمونه بعد از بعضی که تیر غزلین
بجز گفته اند و غیر از شمس سالم اختیار نگذارد و جامی زنگنه جامی و چه قدر خوشم کند
از آن فرد کم نگذرد و یکی گذر زرقانی آن گری برده و راقم حروف مزاحمت مسدس این
تیر گفته فقیر صفا خیالت را پیشند که بماند از الفتی و خجالت کفر فالبسم که گذارد
بر وزن متفعلن مستفعلن چهار بار و در اینجا یک کن سالم یکی مضمر علی الزیاد کامل
مسدس مضمر ندال فقیر گوید چو عیان می نماید روح و روان چو عیان می نماید
جانم خیزد فغان بر وزن متفعلن مستفعلن در اینجا صدر ابتدا سالم و عوین
و ضربند ال و حشو مضمر آمده بجز متقارب این بحر اشعار بسیار است حال که در آن سالم
و فزاحت بانواع رخاقتا آورده اند از این غیر شمس خجالتی نموده و عوین ضرب این سالم
مقصود یا محد آورده اند متقارب شمس سالم عوین شجاری گوید زمین گردد
از نعل سپان مغریل بود اگر در از گرد میدان مغیر و تقطیع مشرقین بشوید زمین فاعولن
و وزن فاعولن ل سیاق فاعولن مغریل فاعولن ال و اینجا میانه کان سالم آمده متقارب شمس
مقصود حکیم اسدی طوسی گوید بیک چشم از دل سنگ سخت بکشد و در او نور
بر وزن فاعولن فاعولن فاعولن و اینجا عوین ضرب مقصود باقی سالم آمده متقارب شمس
حکیم که گوید عوین شمس ای بین او که بایز و او که بین او و بر وزن فاعولن
فعل و اینجا عوین ضرب محد و باقی سالم آمده متقارب شمس ای بین او که بایز و او که بین او

و در اینجا جمیع اجزای مطوی آمده بجز کامل قدما می تحریر می نمودیم بحاصل آنکه
نگارنده ما تیر خرد و دلوئی از متاخرین لوم می باشد نمونه بعد از بعضی که تیر غزلین
بجز گفته اند و غیر از شمس سالم اختیار نگذارد و جامی زنگنه جامی و چه قدر خوشم کند
از آن فرد کم نگذرد و یکی گذر زرقانی آن گری برده و راقم حروف مزاحمت مسدس این
تیر گفته فقیر صفا خیالت را پیشند که بماند از الفتی و خجالت کفر فالبسم که گذارد
بر وزن متفعلن مستفعلن چهار بار و در اینجا یک کن سالم یکی مضمر علی الزیاد کامل
مسدس مضمر ندال فقیر گوید چو عیان می نماید روح و روان چو عیان می نماید
جانم خیزد فغان بر وزن متفعلن مستفعلن در اینجا صدر ابتدا سالم و عوین
و ضربند ال و حشو مضمر آمده بجز متقارب این بحر اشعار بسیار است حال که در آن سالم
و فزاحت بانواع رخاقتا آورده اند از این غیر شمس خجالتی نموده و عوین ضرب این سالم
مقصود یا محد آورده اند متقارب شمس سالم عوین شجاری گوید زمین گردد
از نعل سپان مغریل بود اگر در از گرد میدان مغیر و تقطیع مشرقین بشوید زمین فاعولن
و وزن فاعولن ل سیاق فاعولن مغریل فاعولن ال و اینجا میانه کان سالم آمده متقارب شمس
مقصود حکیم اسدی طوسی گوید بیک چشم از دل سنگ سخت بکشد و در او نور
بر وزن فاعولن فاعولن فاعولن و اینجا عوین ضرب مقصود باقی سالم آمده متقارب شمس
حکیم که گوید عوین شمس ای بین او که بایز و او که بین او و بر وزن فاعولن
فعل و اینجا عوین ضرب محد و باقی سالم آمده متقارب شمس ای بین او که بایز و او که بین او

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان دو اور اشعار کے بارے میں اس وقت تک کہ میں نے ان کو دیکھا ہے ان کے بارے میں کوئی اور شاعر نے کوئی اور شعر نہیں لکھا ہے۔

نعمه خداوندی بسلامت

بین تفاوت زده از کجا است تا کجا به و این را غلبه نامند و اگر حرف وصل اجای گشت
 اجای متحرک آید تعدی گویند و سکاکی این عیب است و وقتی که محفل وزن شود عیب پیدا
 و الا فلا نوع دوم اختلاف توجیه و آنرا اقوا خوانند و مثالش در ذره که توجیه کند
 و سکاکی گفته و فی الاصحاب من الایعة عیبا لکثرة و رده فی الشواذ اقرب
 عدة عیبا نوع سوم اختلاف ردی این عیب اصلا سمیت جو از ندره اگر بعضی
 باین نحو جاعله داشته اند که ردی یک حرف تازی و یکجا پارسی بشاید قریب الخرج شدند
 مثل لب چپ شک و سگ صباح و سیاه غیاث و اس اما جمود بر آنند که
 این نیز جو از ندره و این عیب اکفانا من نوع چهارم اختلاف ردی این نیز عیب است
 جاعله سمیت اما در فارسی اصلا جاعله نیست و شعرای عرب جمیل را با نزل و منیر را با
 و مانند آن قافیه میکنند این معنی میان اینها سازند و امر است کما قال السکاکی قالوا
 بالالف لا یجاء اللف غیر بالاختلاف الواو الیاء فان الجمع بینها غیر معیوب نوع پنجم اختلاف
 حرف قید با بعد خرج مثل عمر و شعر را قافیه کردن این خیدان معیوب نیست چنانچه در کتب
 و در شعر بعضی از اساتذہ نیز آمد نوع ششم اختلاف اشتباع و جای ردی مقصود با مثل تجال
 و کامل و قافیه کردن نوع هفتم اختلاف جذ و مثل نورد و دریا الف و این بر سه عیب اسناد
 بالکسر و این نوع هشتم این از فارسی شاید گمان گیرند و الطاهر الکلمه است و قوافی بیک معنی اگر
 بعضی دیگر آید الطاهر میگوید بل صفت تنجید است و الطاهر قسم است معنی و جای الطاهر معنی
 که تکرار و طاهر باشد مثل انا و بینا و حیران و سرگردان بیا و میا و مانند آن طاهر علی

سازمان پانچمین دوہون
مدرسہ سہارن پور
میں آئینہ شمس کے شہر
کو داد دوہون کے شہر
دھن پور کے شہر
اور جیسے دوہون کے شہر
کے مقابل شہر میں آتا ہے
ہر ایک شہر کے ان

موجز و مختصر

کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب
کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب

در این کتاب
کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب
کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب

عوض و ضریب سالم یا مخدوف باشد می آید و در جز مقطوع و در مل سالم و مخبون و
مقطوع و در مضارع سالم و در مجزئ مرکب مقطوع و متقارب سالم و در باع ایش و
می آید و اما قافیه متدارک و در جز سالم و مخبون و در مل مخدوف و مخبون مخدوف
و در متدارک سالم و مخبون و مضارع مخدوف و در سبب مطوی مکسوف و در سبج
مطوی مکسوف و در جز محبوب متقارب مخدوف و کامل سالم و مضمر واقع می شود
و اما قافیه متراکب و در جز مطوی می آید و بس قافیه مشکاوس و در شعر فارسی نمی آید
و در اشعار نازمی پنج قسم یا نحاسی شتی واقع میشود و تعداد و وقوع این چهار قسم را در اینجا
که بشمار دهم بر سبیل حضرت نیست چه ممکن است که در وزن دیگر هم واقع نشود و شش
در بیان ردیف بیاورد است که ردیف عبارت است از یک کلمه مستقل یا شتی
که در آخر مضارع یا ابیات بعد از قافیه آید و اختلاف آن جا تر نیست و
مثالش این بیت مولانا الطوسی و آه ناله تقصیری نکردم چه حاصل فکری
نکردم و که خراب باد و سر جوش کرده و در بهوش باش که بدوش کرده و مارا
و نوز و خواجه نصیر الدین طوسی رحمه الله در ردیف تکرار لفظ معتبر است نه تکرار معنی
لفظ نیز تکرار و در ردیف شرط نیست اما مجزئ و تکرار که ردیف باید که کلمه مستقل باشد
و هر یک معنی جا تر است که تمام شعر مثل سقا و در ردیف آن چنانچه درین معنی
من هم چو دانه یار تو خوش تنم چو دانه یار تو خوش تنم چو دانه یار تو خوش تنم
اندر هم چو دانه یار تو خوش چو شعر ای بایده و در آخر متابعت شعر عجم ضیا

در این کتاب
کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب
کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب

در این کتاب
کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب
کلیه است که حاصل تمام
تفصیلین نه آید
در این کتاب

وہ بھی جان لے کہ
جائے بہین معلوم کیا جائے پتہ
کہ شہر اسے مجھ نے سلطنت میں
میں اور بعد پادری سید اور
کام اور مافوق کو بھی
نہیں کیا اور خداوندین میں
سے پہلے بولوی جا می لے
پھر کام میں لے لے
ایک اہل علم کو یہ جو شہر اسے
میں

[illegible][illegible]

اساطین ابن فن علی چند بری آن قرار دادہ اند بعضی برمی تحصیل ماوہ اسم یعنی حروف و بعضی بجهت تکمیل صوت یعنی ترتیب و اسم بعضی بر تخمین یعنی بجهت حرکت و سکون حروف و بعضی بجهت گیرابی سہولت و دو قسم اول بنابرین اعمال معانی چہار قسم ششم اعمال تحصیل و اعمال تکمیل و اعمال تسہیل و اعمال تسہیل و اولی بر یک ازین چہار قسم جدولی نمونہ پیشرو و چون اعمال تسہیل بسبب سہولت حصول و دو قسم اول میگردد و گویا بتناہی خام مدکار آن دو قسم است پس اول شرح آن چہتن اولی جدول اول و بیان اعمال تسہیل و آن چہار عمل است انتقاد و تحلیل و ترکیب و تبدیل و انتقاد و اشارت کردن و بعضی از اینہر از لفظ برمی تصرف کردن ان این عمل نصرنی است کہ وسیلہ تصرف دیگر پیشرو و چنانکہ ضمن امثلہ معلوم گردد و جزو لفظ مشار الیہ از سہ حال مجریز نمیشاید اول کلمہ واقع شود و یاد و وسط یاد و آخر گردد اول کلمہ است تعبیر از آن بلفظ سر لب رخ و بعد از اول و تا پنج و کلمہ ہماست آن پنجہ الامت بر ابتدا دانستہ باشد نماید اگر در وسط کلمہ است از ابتدا تا آخر و مرکز و میان وسط و طائر آن تعبیر کنند و اگر آخر کلمہ باشد بلفظ پا و قدم و در میان و انجام شبہ آن تعبیر نمایند چنانچہ در اسم اختصا کردی شفتہ و شبہا شبہ میانہ کہ سہ بی سرپانی سر بی پایانہ و در اسم صمد اول فصل ہماست یا کا خرو زہ و خوشتر و در باغی مرغ و دلاری و در اسم فتوح اگر نازد یا ہا نو سپہری مرتہ ہماست و ہا کلمہ فخر بر سر تو بان گوشتہ ابرو و ہا در اسم الیاس آن شوخ کہ از اہل فطر دل بر بود و ہا روی چو مہ کرد نہان باز نمونہ از وی آسن از شہر خواستہ چنانچہ

و بعضی بجهت تکمیل صوت یعنی ترتیب و اسم بعضی بر تخمین یعنی بجهت حرکت و سکون حروف و بعضی بجهت گیرابی سہولت و دو قسم اول بنابرین اعمال معانی چہار قسم ششم اعمال تحصیل و اعمال تکمیل و اعمال تسہیل و اعمال تسہیل و اولی بر یک ازین چہار قسم جدولی نمونہ پیشرو و چون اعمال تسہیل بسبب سہولت حصول و دو قسم اول میگردد و گویا بتناہی خام مدکار آن دو قسم است پس اول شرح آن چہتن اولی جدول اول و بیان اعمال تسہیل و آن چہار عمل است انتقاد و تحلیل و ترکیب و تبدیل و انتقاد و اشارت کردن و بعضی از اینہر از لفظ برمی تصرف کردن ان این عمل نصرنی است کہ وسیلہ تصرف دیگر پیشرو و چنانکہ ضمن امثلہ معلوم گردد و جزو لفظ مشار الیہ از سہ حال مجریز نمیشاید اول کلمہ واقع شود و یاد و وسط یاد و آخر گردد اول کلمہ است تعبیر از آن بلفظ سر لب رخ و بعد از اول و تا پنج و کلمہ ہماست آن پنجہ الامت بر ابتدا دانستہ باشد نماید اگر در وسط کلمہ است از ابتدا تا آخر و مرکز و میان وسط و طائر آن تعبیر کنند و اگر آخر کلمہ باشد بلفظ پا و قدم و در میان و انجام شبہ آن تعبیر نمایند چنانچہ در اسم اختصا کردی شفتہ و شبہا شبہ میانہ کہ سہ بی سرپانی سر بی پایانہ و در اسم صمد اول فصل ہماست یا کا خرو زہ و خوشتر و در باغی مرغ و دلاری و در اسم فتوح اگر نازد یا ہا نو سپہری مرتہ ہماست و ہا کلمہ فخر بر سر تو بان گوشتہ ابرو و ہا در اسم الیاس آن شوخ کہ از اہل فطر دل بر بود و ہا روی چو مہ کرد نہان باز نمونہ از وی آسن از شہر خواستہ چنانچہ

و بعضی بجهت تکمیل صوت یعنی ترتیب و اسم بعضی بر تخمین یعنی بجهت حرکت و سکون حروف و بعضی بجهت گیرابی سہولت و دو قسم اول بنابرین اعمال معانی چہار قسم ششم اعمال تحصیل و اعمال تکمیل و اعمال تسہیل و اعمال تسہیل و اولی بر یک ازین چہار قسم جدولی نمونہ پیشرو و چون اعمال تسہیل بسبب سہولت حصول و دو قسم اول میگردد و گویا بتناہی خام مدکار آن دو قسم است پس اول شرح آن چہتن اولی جدول اول و بیان اعمال تسہیل و آن چہار عمل است انتقاد و تحلیل و ترکیب و تبدیل و انتقاد و اشارت کردن و بعضی از اینہر از لفظ برمی تصرف کردن ان این عمل نصرنی است کہ وسیلہ تصرف دیگر پیشرو و چنانکہ ضمن امثلہ معلوم گردد و جزو لفظ مشار الیہ از سہ حال مجریز نمیشاید اول کلمہ واقع شود و یاد و وسط یاد و آخر گردد اول کلمہ است تعبیر از آن بلفظ سر لب رخ و بعد از اول و تا پنج و کلمہ ہماست آن پنجہ الامت بر ابتدا دانستہ باشد نماید اگر در وسط کلمہ است از ابتدا تا آخر و مرکز و میان وسط و طائر آن تعبیر کنند و اگر آخر کلمہ باشد بلفظ پا و قدم و در میان و انجام شبہ آن تعبیر نمایند چنانچہ در اسم اختصا کردی شفتہ و شبہا شبہ میانہ کہ سہ بی سرپانی سر بی پایانہ و در اسم صمد اول فصل ہماست یا کا خرو زہ و خوشتر و در باغی مرغ و دلاری و در اسم فتوح اگر نازد یا ہا نو سپہری مرتہ ہماست و ہا کلمہ فخر بر سر تو بان گوشتہ ابرو و ہا در اسم الیاس آن شوخ کہ از اہل فطر دل بر بود و ہا روی چو مہ کرد نہان باز نمونہ از وی آسن از شہر خواستہ چنانچہ

ترجمہ آق ایلیز

[illegible]

در اسم محمد چون شرف و صف کلامی که می گویند به سر چهار زار و بیش افسر در ارجوید و
غره و سطح و اوج و حقیض و فرا و نشیب بالا و زیر صافی و در می شاخ و بنج و حبیب
و دامن امثال آن گویند و اول آخر کلام را ده نمایان چنانچه در اسم شکر الله گفته اند
نماید از غره ماه تا بسط ده و ده شمار که گشت مگر ای شرف و در اسم حبیب گریبان
چنانچه شوق و اسفندی در بد و زار و اسفندی گریبان و در اسم صفا که
در صفا لیل که سه افکن صاف یا قوتی عطا و دیو و در می دروش چهار آن نمایان
و الفاطمی که دلالت بر احاطه می نماید مثل پوست جامه و مانند آن که گفته و اول آخر
کلام از آن را ده نمایان چنانچه در اسم موسی پوست از مدعی مغر از دست و خوه
مغز از آن پوست و در اسم خواجه چو قد خویش از جامه های نمایان خوش
آید بر قد و جامه خود را کاش نماید و جامه جامه به دست حرف و سلا گر زیاده و هر یکی
مقصود باشد و لها و مرکز بگویند چنانچه در اسم ابو اسحاق یک نیمه جلواتش از قلم
و دانش که نه تا گوشت قد و پیش لها ز حلو سوخته و در اسم ثابت قریب است که
باید ز نام و دست خیز و چو در ثبات و دل او گوشت یز زب و دکانی طبع قای و طر
حرف اول کلمه افتاد و دوم را عین و سوم را لام گویند چنانکه در اسم قاسم قاسم قاسم
و لام سه و حسان عین لا شرف و اسیم و عیانیت بر می گوشت و دکان و گویند و دکان
حرف اول و گویند و کاسی است از خیز که در اسم و علم می خستند کایت مکن از خیز
میر جاسم تا یک خوابان علم پیش و عیانیت با علم است که از لغز که واقع شد از زانجا

میں نے اس کام میں ۱۳۶

کامیابی
وادی که در آن است
پس از این که نام او را شنیدم
که من به نام او میگویم
چون من به نام او میگویم
چون من به نام او میگویم
چون من به نام او میگویم
چون من به نام او میگویم

من اس کو برین
شیر سے بعضوں
سقطن فارس
سقطن *
سقطن ہے
سقطن عرس

[illegible]

و قد تولى
 او بعضی کتب میں کہ میں
 ایک کی ہے اور دوسری
 کے وزن پر ہے اور
 سے اس کے نام بھی ہیں
 کہ وہ دیکھو فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 و دیکھو اس کے
 کو نشان دہی میں
 استعانت کے لیے ہیں
 ۱۳۵
 استعانت کرنا میں اس
 لطف ہو جاتا ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 نشان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تو کو یہ یاد رہے کہ میں
 کہنے لگوں ہوں سو یہ یاد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

دل نکرست ز راه بقدری
 بی شکر چه ناز که کی هست بهمان
 الامح و زاری پریشان
 منم که گول خطرات نعلان
 خدات فاعلان مثال نه جهان
 زانوی زبیر و
 بی هم می یل
 بی یون بی باران
 زاده سرگناه او دهر سرگناه
 خدات گول بکر فاعلان
 که فاعلان من

بک چہا پر و فطانت
بل سوس مجنون شغف
و مخصوصاً عاتق فطانت
فطانت مثال * دفاع دل
سینچیں آتش ہے آہ
آہ * آہ اس شعلہ کشت ہے آہ
آہ * آہ روض اور شمع
روشنی کے لئے ہے آہ
آہ * آہ کہن جو تری
آہ * آہ کہن جو تری

۱۵۱

درد و کف او د کف سکا
منه

لای قضا و حق میں ناظرین
 شیخ کو شاد و سرور
 یہاں شال چاند کے ایک
 جس میں خدا کو فاضل کر دیں
 اور غریب میں فاضل
 لای قضا و حق میں ناظرین
 شیخ کو شاد و سرور
 یہاں شال چاند کے ایک
 جس میں خدا کو فاضل کر دیں
 اور غریب میں فاضل

اور کونو اعلان کر لیا
اور اعلان میں یہ خطوں کی
مکسوف اور مفقولات کی
پیشقدمی کی سبب سے
مردم پر اس قدر جو کہ
پورا اور کھنوا عکس کے
لینا اور خطاطی میں جو کہ
میں مستحقین کا سبب
تجربہ کر کے مرقعہ علم کا سبب
حشو اور ضرب و کشت
کا سبب

[illegible][illegible]

و لفظ گسترشته در اینجا از معنای معماست از لطافت این نوع است این معما
بسم او هم معتب نمای می ی بر کوی بر خیت بد شد ترا شاگرد آن باد و
که هر سویی بر خیت به لفظ شاگرد تبدیل و ترکیب حاصل شده اما عمل تصحیف است
از است که بتغییر صوت قوی حرفی یا بشبهت محبت حاصل ده هم شایسته نماند این است
و در طبع سیریت کی آنکه بصیغه تصحیف باشد و آن لفظ تصحیف محض و رسم
و نقش شکل مهور و نظارت است این نوع تصحیف نمی ماند و آنکه شاگرد شود
بجای اشیاء نقطه که ابداع است از بیاض حریف است از یکدیگر و این بصورت جمعی گویند
و مورد این عمل از حروف جماعت و در حروف سحر و در حروف حریف و عمل تصحیف است
و آن لفظ که عمل جمیع است تصحیف وضعی با وضای مختلفه وقوع می یابد و آنکه یکی
که صیغه تصحیف الجمل تفرق یا نکته که ابدال بر عمل تفرق باشد اضافت کنند چنانکه در رسم
الوجه تراشیدن در صورت ایوب صابر بر تراجید که هست از در و شاگرد و رسم و قیاس
در صورت بوسه تو حال عجیب و میر و شرف و حیاتی است سبب و چنانکه در رسم
میسرین چون میشود و عوار بر شرف هم زمین و سر میر و در صورت این چنان
و در اینجا تصحیف لغبیری که راجع عمل تفرق است مضامین و گاهای بصیغه تصحیف با وضای
استعمال کنند چنانکه در رسم یعقوب گردان بت عفو باشد ای شرف و
صوتی زان خوبرو ناید بکف و در رسم بشیر بامید کامی که آید بکف و
بسی نقش بردار نگار و شرف و در رسم عمر ان گزوان اتم ان که بسبب

عین معنی که در اینجا آمده است
بسم او هم معتب نمای می ی بر کوی بر خیت بد شد ترا شاگرد آن باد و
که هر سویی بر خیت به لفظ شاگرد تبدیل و ترکیب حاصل شده اما عمل تصحیف است
از است که بتغییر صوت قوی حرفی یا بشبهت محبت حاصل ده هم شایسته نماند این است
و در طبع سیریت کی آنکه بصیغه تصحیف باشد و آن لفظ تصحیف محض و رسم
و نقش شکل مهور و نظارت است این نوع تصحیف نمی ماند و آنکه شاگرد شود
بجای اشیاء نقطه که ابداع است از بیاض حریف است از یکدیگر و این بصورت جمعی گویند
و مورد این عمل از حروف جماعت و در حروف سحر و در حروف حریف و عمل تصحیف است
و آن لفظ که عمل جمیع است تصحیف وضعی با وضای مختلفه وقوع می یابد و آنکه یکی
که صیغه تصحیف الجمل تفرق یا نکته که ابدال بر عمل تفرق باشد اضافت کنند چنانکه در رسم
الوجه تراشیدن در صورت ایوب صابر بر تراجید که هست از در و شاگرد و رسم و قیاس
در صورت بوسه تو حال عجیب و میر و شرف و حیاتی است سبب و چنانکه در رسم
میسرین چون میشود و عوار بر شرف هم زمین و سر میر و در صورت این چنان
و در اینجا تصحیف لغبیری که راجع عمل تفرق است مضامین و گاهای بصیغه تصحیف با وضای
استعمال کنند چنانکه در رسم یعقوب گردان بت عفو باشد ای شرف و
صوتی زان خوبرو ناید بکف و در رسم بشیر بامید کامی که آید بکف و
بسی نقش بردار نگار و شرف و در رسم عمر ان گزوان اتم ان که بسبب

تجوید الف و اله
بسم او هم معتب نمای می ی بر کوی بر خیت بد شد ترا شاگرد آن باد و
که هر سویی بر خیت به لفظ شاگرد تبدیل و ترکیب حاصل شده اما عمل تصحیف است
از است که بتغییر صوت قوی حرفی یا بشبهت محبت حاصل ده هم شایسته نماند این است
و در طبع سیریت کی آنکه بصیغه تصحیف باشد و آن لفظ تصحیف محض و رسم
و نقش شکل مهور و نظارت است این نوع تصحیف نمی ماند و آنکه شاگرد شود
بجای اشیاء نقطه که ابداع است از بیاض حریف است از یکدیگر و این بصورت جمعی گویند
و مورد این عمل از حروف جماعت و در حروف سحر و در حروف حریف و عمل تصحیف است
و آن لفظ که عمل جمیع است تصحیف وضعی با وضای مختلفه وقوع می یابد و آنکه یکی
که صیغه تصحیف الجمل تفرق یا نکته که ابدال بر عمل تفرق باشد اضافت کنند چنانکه در رسم
الوجه تراشیدن در صورت ایوب صابر بر تراجید که هست از در و شاگرد و رسم و قیاس
در صورت بوسه تو حال عجیب و میر و شرف و حیاتی است سبب و چنانکه در رسم
میسرین چون میشود و عوار بر شرف هم زمین و سر میر و در صورت این چنان
و در اینجا تصحیف لغبیری که راجع عمل تفرق است مضامین و گاهای بصیغه تصحیف با وضای
استعمال کنند چنانکه در رسم یعقوب گردان بت عفو باشد ای شرف و
صوتی زان خوبرو ناید بکف و در رسم بشیر بامید کامی که آید بکف و
بسی نقش بردار نگار و شرف و در رسم عمر ان گزوان اتم ان که بسبب

تجوید الف و اله
بسم او هم معتب نمای می ی بر کوی بر خیت بد شد ترا شاگرد آن باد و
که هر سویی بر خیت به لفظ شاگرد تبدیل و ترکیب حاصل شده اما عمل تصحیف است
از است که بتغییر صوت قوی حرفی یا بشبهت محبت حاصل ده هم شایسته نماند این است
و در طبع سیریت کی آنکه بصیغه تصحیف باشد و آن لفظ تصحیف محض و رسم
و نقش شکل مهور و نظارت است این نوع تصحیف نمی ماند و آنکه شاگرد شود
بجای اشیاء نقطه که ابداع است از بیاض حریف است از یکدیگر و این بصورت جمعی گویند
و مورد این عمل از حروف جماعت و در حروف سحر و در حروف حریف و عمل تصحیف است
و آن لفظ که عمل جمیع است تصحیف وضعی با وضای مختلفه وقوع می یابد و آنکه یکی
که صیغه تصحیف الجمل تفرق یا نکته که ابدال بر عمل تفرق باشد اضافت کنند چنانکه در رسم
الوجه تراشیدن در صورت ایوب صابر بر تراجید که هست از در و شاگرد و رسم و قیاس
در صورت بوسه تو حال عجیب و میر و شرف و حیاتی است سبب و چنانکه در رسم
میسرین چون میشود و عوار بر شرف هم زمین و سر میر و در صورت این چنان
و در اینجا تصحیف لغبیری که راجع عمل تفرق است مضامین و گاهای بصیغه تصحیف با وضای
استعمال کنند چنانکه در رسم یعقوب گردان بت عفو باشد ای شرف و
صوتی زان خوبرو ناید بکف و در رسم بشیر بامید کامی که آید بکف و
بسی نقش بردار نگار و شرف و در رسم عمر ان گزوان اتم ان که بسبب

کرد و بجایش طلوع مهر و سه خیزد و گرد مهر و سه خیزد ای عجب است کی بر چاره اثر شد
 این نکته پرس که تو نداری خبر و در آسمان سوختن رخ از غم جانان خوش *
 در طریق کارهای آن خوش است در طریق کارهای که تبدیل حاصل شده نقش است فایده ما
 عمل تشبیه استعاره عبارت از این است که فاعل را گویند و از آن حرفی یا بیشتر از آن بگویند
 که باین لفظ شباهت داشته باشد بطور تشبیه یا قاعده استعاره که بیان آن مشهور و جا
 در حدیقه اولی گذارش یافته و چنانچه در استعاره مذکور شده که وجه تشبیه و استعاره
 باید که ظاهر باشد در اینجا نیز باید مقصود را ندانند که شایستهی علی باشد که میان قوم تعارف
 تا مؤمن بسببیت متعالی بان نماید و از حروفی که تحصیل آن باین عمل بسیار واقع میشود
 یکی الف است و تشبیه آن بقدر و علم و نخل و نظائر آن کنند چنانکه در هم ابراهیم
 انقسم نه برآه است که نام تو ندانیم بنمود قدر خند و زبان گفت برآهیم و در هم
 حسام حرم ششم در اسرار بسیار آید که کنشایه بر آن گوهری که آتشیم و در هم
 حیدر روایت و صفت فیهت چون بر اندازد و شربت از یاد او را بیندازد و علمها را
 در هم ششم هر که از آن لب تشبیه طعم و نخل خیار بن بیندازد و دیگر از حروف
 مذکور پس است و تشبیه شربت و دندان کنند چنانکه اسم سعد گلهای بر سرین بند
 بیدل بدو حاکم مهر تو بر دوسر که بود و در هم حسن شاه لب شیرین دندانش نگردد
 نشان چو در پس آن ترک مکن مهر او از شیرین عسل و در شربت دندان نیز گویند
 چنانکه در هم شمس از طرف لبش رفته دندان چون در شکل کوفتش و انبیان پیدا شد

[illegible]

انجمن کے لئے
پہاؤ رانی ہے خاٹھا
خاٹھا پہ خلیں خلیں خلیں
خلیوں کے درون ہے
خلیوں کو آواز افس کی
ہیں گویا آواز افس کی
خلیوں میں ہے
مذاکر مشن ہے
بیان بیان لون جھونکا
رشتہ بستی میں تمام
علاقہ علاقہ کے خلیوں
علاقہ علاقہ کے خلیوں
علاقہ علاقہ کے خلیوں

۱۷۵
ایک نیکو بزم کون سبب
معلوم ہوتا ہے کہ کمال کی
غلوہ کیو اسے اور کمال کی
پہلے کی کمال کی کمال کی
کمال کی کمال کی کمال کی
کمال کی کمال کی کمال کی
کمال کی کمال کی کمال کی
کمال کی کمال کی کمال کی
کمال کی کمال کی کمال کی

[illegible]

ترجمه حقایق الهیه

تفاوت اولی و ثانی در اینست که اولی در مقام تعریف است و ثانی در مقام تعلیل و تفسیر است
تفاوت ثانی و ثالث در اینست که ثانی در مقام تعلیل است و ثالث در مقام تفسیر است
تفاوت ثالث و رابع در اینست که ثالث در مقام تفسیر است و رابع در مقام تعلیل است
تفاوت رابع و خامس در اینست که رابع در مقام تعلیل است و خامس در مقام تفسیر است

جدول سه و در عمل یکی که در عمل است تالیف است و تفاوت در عمل تالیف عبارت
از آنست که مولود مغفرت هم را که بواسطه اعمان گیر مجبور آن مده باشد بر ترتیب و
اسم جسم نمایند و فرق درین عمل تالیف است که در اینجا مجموع حروف جمله را حکم یک
مغفرت میباشند باعتبار معنی معاشی و تالیف معاد اسم را بعد ابدال و مینمایند در بعضی
و انضمام و التیام ایشان را و بی باشد و در او از مولود مذکور و تالیف نام از آن که حرف
مغفرت باشد یا کلمات تالیف و طریق می آید یکی آنکه خبر هم پیوندی آنکه خبر و در دیگر
داخل شود و این تالیف اتصالی گویند و هم آنکه بعضی خبر را در بعضی داخل سازند و این
تالیف مترجیحی نامند اما تالیف معاشی آن گاه بود از نظم بحسب تقدیم و تاخیر فعلی مستفاد بود
بی آنکه در کلام شعری تقدیم و تاخیر خبر باشد چنانکه در هم حیدر بنمای که بعد از حال
و حتی برای آخر کار و در خصوص رعایت تقدیم و تاخیر حروف هم بحسب ترتیب است
چنانکه در بیت مذکور اگر قرینه دل بر ترتیب یافته شود و بود که تقدم را منور و کند
چنانکه در هم با نیز میدان سزای که پیوسته نمی پای بر دگر بدست شرف تقدیمهای
و از نواد این قسم است آنچه ملا میر حسن گفته در هم شعر مشهور میرزا در مدح
شنای شاه شید مکان بد سلطان فلک بر و دارای جهان بد کرد و حق می شود که
ماید از حریف نهاده دل به حرفی از آن گاه بی و اعطای لایق بر ترتیب ضمیر و انشای و
بعد از او مذکور شود و خبر باید در پشت آنچه قبل است مقدم باید شعر چنانکه در هم
شکوه شریف دی و فدا از کوه تاج زجان میگوید بپایش نیت شکوه رضا و فضل

تفاوت بی و ششم در اینست که بی در مقام تعلیل است و ششم در مقام تفسیر است
تفاوت ششم و هفتم در اینست که ششم در مقام تفسیر است و هفتم در مقام تعلیل است
تفاوت هفتم و هشتم در اینست که هفتم در مقام تعلیل است و هشتم در مقام تفسیر است
تفاوت هشتم و نهم در اینست که هشتم در مقام تفسیر است و نهم در مقام تعلیل است
تفاوت نهم و دهم در اینست که نهم در مقام تعلیل است و دهم در مقام تفسیر است

تفاوت دهم و یازدهم در اینست که دهم در مقام تفسیر است و یازدهم در مقام تعلیل است
تفاوت یازدهم و بیستم در اینست که یازدهم در مقام تعلیل است و بیستم در مقام تفسیر است
تفاوت بیستم و سی و دوم در اینست که بیستم در مقام تفسیر است و سی و دوم در مقام تعلیل است
تفاوت سی و دوم و سی و سوم در اینست که سی و دوم در مقام تعلیل است و سی و سوم در مقام تفسیر است

تقریر حقایق الهیانه

مفسر

نیز

و

و

و

و

و

و

و

و

بالتفصیل لفظی و کشاوی و کلاسی و متعلق به طریق لغت آرنده آن نسبت که مخصوص است
بسیار ذکر کنند که مشعر باشد بر سقا و متعلق و و این صفت یا لفظی منفرد باشد که دلالت است
و تعیین بنویسند نماید لفظی که در بعضی اجزایش بر نفوس و ال شود بعضی بر سقا و آن چنانکه
چشم چون بر شرف کشیده ساقی تا چهار جام می ریزد و در غایت لفظی که صفت
جام است هم دلالت بر تعیین الف میکند و هم بر سقا و چنانکه در هم چون و در شرف شرف
شرف بیان کرده به برین سخته بود و آنچه میان کرد و لفظ و سخته و سخته و سخته و سخته
لفظ برین واقع شده و اگر چه در معنی شرفی لغت شکر است و لفظ دل دلالت بر تعیین بنویسند
میکند و لفظ سخته بر سقا و آن چنانکه در هم سخته و در کتاب چوگر و در جوانی و در
چو چشم خوشی از نام خوش گوید باز در لفظ تیر از تیر انداز که صفت جوان واقع شده
دلالت بر تعیین الف دارد و لفظ انداز بر سقا و چنانکه در هم هر و کرنی و سخته
جان شرف نام نیک است و جوان چنانکه در تیر انداز و در سخته و در سخته و در سخته
ترتیب و در تقدیم و تا نیک است حاصل هم بران مرتب گردد و درین عمل اگر لفظ
نمادگر نمایند که دلالت بران کنند لفظ متعلق ل و عکس باز گونه و لفظ آن
و در صورت آنرا طلب معنی گویند و اگر خدای کلام شمر این عمل باشد بر توسط الفاظ
در گویند آنرا طلب معنی گویند و در معنی اگر همان چیز و که غالب مراد است بعینه و در معنی
تیر نفرنگ و در آنرا طلب معنی گویند و اگر شرف او و معنی دیگر تحصیل نمایند و در آن
شرف کنند قلب معنی شرف خوانند چنانچه در بحث سقا گفته شد و اگر عمل شرف

و

[illegible]

(Handwritten notes at the bottom of the page, likely bleed-through from the reverse side.)

[illegible]

نام رکھا ہے یعنی دوا دار
 میں داخل کیا ہے اور دوا
 داخل نہیں کیا بلکہ دوا
 قاضی فیضان الدین
 ہونی سے لکھی گئی ہے
 دوا ہے کہ فیضان الدین

باید دانست که لغز کلامی است که دلالت کند بر چیزی بعد از ذکر صفات و خواص و این چیز ولایتی که در آن خاصی باشد و فرق در معاد لغز است که مقصود اصلی در معاد لغز و الفاظ است و در لغز مقصود و دان اشیا است و گاهی یک سخن را بدو معنا میگویند بتوان گفت هم معانی آنکه درین قطعه جلال ای حکیم که در کلام تو اگر نقطه میزدی برین جمله نشینان فلک خال شود چیست آن نام که بر حرف نخستش الفی و بر حرف دومی ای حسودین دال شود و در بعضی سخن بر داتی آن نام بزرگ و بزرگان بگذرانند لال شود و مولانا شرف الدین علی یزدی در حلقه مطر آورده که هر چه در وجه مقصود لغازی گردد و لغز ولایت بران کند مقصود بهمان باشد بی علامت آنکه ولایتی هست بر چیزی یا نه و در معاد چون شرح الظاهر قصد اسم می باشد و اسم لفظی است که دلالت کند بر اسمی در مطرح اشعار اشارت به معانی صوری است امری دیگر معتبر است و شعور بان مستمع شعوری دیگر پس اگر نقطه میزدی لغز دارنده معانی محدود لفظ و حروف باشد یا تریقی معین قطع نظر از آن که او را مقصود است یا نه و اگر معانی شمارند و از آن لفظ باشد یا نه و از آن لفظ است و بر اسمی تا اینجا سخن ماوست و از معاد این عبارت فرقی دیگر میان لغز معانی را بر گردید قتال و از موجبات حسن وجود لغز است که احوال و اوصاف که برای مقصود ذکر کنند بی تکلف بر آن مساوی آید و معانی را در احوال که در چیز را یا مقصود و در آن شرکت باشد بقسمی و نامی

سید محمد تقی البیاضی

[illegible]

مجموعه آن مختص با و باشد چنانچه بعد از شعوب مقصود شصتیه نماند و اگر صفات متناظر
 و احوال غریب که در ظاهر محال نماید و در حقیقت مطابق واقع باشد برای مقصود
 مجمع کند بجز تمام از قبول باید زیرا که طالع السباع امور غریبه عتی تمام میباشد و مانند
 نفر شمشیر نماید و تجوید زمین است و درین مقام مذکور لغزی چند اقتضا میسرود
 در حلال آن تیر صفات که شد بدان اما جش + و رطو کلیم را بنحو معراجش +
 هر چند بخوردی و ضعیف مثل است + حکام و مهند این بدان با جش + و فقیه کفر
 اما نصیحت آن شکل بدو در مثال آسمان نیست گردان لیکه جا وارد و در
 اختران + اختر الش را همیشه از شفق باشد قبا + دان هر چه یک و یکاه جزیر ز نشان
 خط طراز را روی نیاید کرنی تغییر لیسیر + یوست که کند می کند را ز فل خود را غیا
 ظرف او را خوان قسمت لغو دارد و لذیذ + لیکه در طریش نیاید لغزنی استخوان +
 گرچه دگلی است و دندان بر جگر است و است + در شصتیه و دندان نماند
 عیان + چون ترنج زر و دست افشا رنگداز در دست + شده مانندش بدست هر که
 افتد و جهان + خوب او در ملک هند اکثر نصیحت عیان است + که فقیه بنوار دست
 باشد بران + و گاهی لغز بران مقصود گفته شود چنانچه در کمان من خود که
 در استان زمین راست روند + راس طفرم چو کشت دولت در روند + است آری
 خدمت چو کرم خمیده + از هر طرفی رفته رفته شنوند + و گاهی در لغز اسم مقصود از لغز
 در آخر ذکر کنند چنانکه در عصا دسگیری که دید یار جا + که زر دست یار و دیارش +

[illegible][illegible]

موسوی نسبت و از آدم بیشتر ذکر کرده و قریش چون صبا عاشق است
 و آشفته عشقی از وی بیان و بنمایش و درین موقت حدیقه نیم سمت تمام
 پذیرفت خاتمه کتاب در ترفات شعر و شرح احوال و اقسام آن میان نیم
 آن تعلقی دارد و باید دانست که اتفاق قائلین عموماً در غرضی از غرض است
 مثل آنکه شخصی را تشبیهت یا سخاوت یا غیر آن ستایش نمایند یا بضای
 ضحاک مذمت کنند داخل و ابعاد و سرتیبت چنان منتهی در عقول و عادات
 کافیه نام تقسیم دارد و توضیح و غیر فصیح هم درین امور ترکیب اند اما در هر کس که است
 بران غرض می نماید یا تشبیه و استعاره و کنایه را نظرات آن سرفه داران جو
 مداخلت می تواند بود و بعضی را تشبیهات و استعارات که از غایت شهرت
 و عقول و عادات استقرار یافته باشد و حکم غرض مدکوپید کرده مثل تشبیه شجاع
 باشد و جواد بدیر یا و شباه آن و چون این مقدمه مقرر شد گوئیم که اخذ و تفر
 و شرح بر دو نوع می باشد ظاهر و غیر ظاهر و هر یک ازین دو جزیه قسم می تواند بود
 قسم اول از نوع ظاهر است که شعر دیگر را بی هیچ تغییری در لفظ و معنی اخذ کند
 از بیرون شعرای عرب نسخ و تحال نامند و چنین سه قریباً می نوم و معیوب است
 نقاشانی و مقلدان و روده که عبد الله بن زبیر و مجلس معاویه حاضر بود این بیست
 را تمام خود خواند سه ادا است که نصف آنرا که چه نه و علی طرف
 ابرار آن مکان عقل و ویک با اسب من آن اطلعه با ذاکم کین عین شکره می بیند

۱۶۹

ترجمه حوالی السباع
 در این کتاب که در شرح احوال و اقسام آن میان نیم
 آن تعلقی دارد و باید دانست که اتفاق قائلین عموماً در غرضی از غرض است
 مثل آنکه شخصی را تشبیهت یا سخاوت یا غیر آن ستایش نمایند یا بضای
 ضحاک مذمت کنند داخل و ابعاد و سرتیبت چنان منتهی در عقول و عادات
 کافیه نام تقسیم دارد و توضیح و غیر فصیح هم درین امور ترکیب اند اما در هر کس که است
 بران غرض می نماید یا تشبیه و استعاره و کنایه را نظرات آن سرفه داران جو
 مداخلت می تواند بود و بعضی را تشبیهات و استعارات که از غایت شهرت
 و عقول و عادات استقرار یافته باشد و حکم غرض مدکوپید کرده مثل تشبیه شجاع
 باشد و جواد بدیر یا و شباه آن و چون این مقدمه مقرر شد گوئیم که اخذ و تفر
 و شرح بر دو نوع می باشد ظاهر و غیر ظاهر و هر یک ازین دو جزیه قسم می تواند بود
 قسم اول از نوع ظاهر است که شعر دیگر را بی هیچ تغییری در لفظ و معنی اخذ کند
 از بیرون شعرای عرب نسخ و تحال نامند و چنین سه قریباً می نوم و معیوب است
 نقاشانی و مقلدان و روده که عبد الله بن زبیر و مجلس معاویه حاضر بود این بیست
 را تمام خود خواند سه ادا است که نصف آنرا که چه نه و علی طرف
 ابرار آن مکان عقل و ویک با اسب من آن اطلعه با ذاکم کین عین شکره می بیند

در این کتاب که در شرح احوال و اقسام آن میان نیم
 آن تعلقی دارد و باید دانست که اتفاق قائلین عموماً در غرضی از غرض است
 مثل آنکه شخصی را تشبیهت یا سخاوت یا غیر آن ستایش نمایند یا بضای
 ضحاک مذمت کنند داخل و ابعاد و سرتیبت چنان منتهی در عقول و عادات
 کافیه نام تقسیم دارد و توضیح و غیر فصیح هم درین امور ترکیب اند اما در هر کس که است
 بران غرض می نماید یا تشبیه و استعاره و کنایه را نظرات آن سرفه داران جو
 مداخلت می تواند بود و بعضی را تشبیهات و استعارات که از غایت شهرت
 و عقول و عادات استقرار یافته باشد و حکم غرض مدکوپید کرده مثل تشبیه شجاع
 باشد و جواد بدیر یا و شباه آن و چون این مقدمه مقرر شد گوئیم که اخذ و تفر
 و شرح بر دو نوع می باشد ظاهر و غیر ظاهر و هر یک ازین دو جزیه قسم می تواند بود
 قسم اول از نوع ظاهر است که شعر دیگر را بی هیچ تغییری در لفظ و معنی اخذ کند
 از بیرون شعرای عرب نسخ و تحال نامند و چنین سه قریباً می نوم و معیوب است
 نقاشانی و مقلدان و روده که عبد الله بن زبیر و مجلس معاویه حاضر بود این بیست
 را تمام خود خواند سه ادا است که نصف آنرا که چه نه و علی طرف
 ابرار آن مکان عقل و ویک با اسب من آن اطلعه با ذاکم کین عین شکره می بیند

[illegible][illegible]

عقد سکه برادر است
اختلاف در حدیث کلامی
کرمه از فرق جلالی
سجده ای فرق جلالی
اینها از فرق جلالی
پوشیده با فرق جلالی
کلمه و

[illegible]

مجموعه حدائق السالكين
 در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی

در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی

ان کجج العالم فی واحد از حرمیت اول انیکه چون بنویسم به یوه غضبناک شوند جمیع
 اعضا غصناک می یابن و معنی بیت ثانی اینک از غم استعبد نیست که تمام عالم را در یک کس
 جمع نماید مرا و شاعران یک کس فاضل بن جعفر بر یک است و پوشیده مانده مراد از دست
 جامعیت مدوح است اما شعر ثانی عموم شمول زیاد تر از زیره که عالم کل است نوعی از
 از عالم است و ازین قبیل این بیت سحر تر از تیر باید بشود و گرفت که در سخن و درین
 تار باقی بازه ام خیر کسی مانده که دیگر چهار کشتی مگر کز نده کنی خلق را به کشتی تو مشمول
 اخیر شعر ظاهر است قسم سوم از نوع غیر ظاهر است که معنی احوالی کمالی نقل کنند بانی بیاد
 بر بند چنانچه درین بیت تحریری سلب و اشرقت الدما علیه هم محمده فکان هم سلب و اشرقت
 میس النسخ علیه موجوده عن غمده فکانها موجوده از حرمیت تحریری که باب جامع می مقتدر
 و مجروحان گفته نیست که لباس بیدار کننده اند و خونی که سبب کسر حرمانت بکمال است
 چنانکه بماند که گوی لباس انکنده اند یعنی سخن بزرگ جاشده است و ترخه شعر الطیب که لفظ
 خون بوده شش شیر گفته نیست که خون این شیر میخورد خشک شده و حالتی که بریند از غلات
 و چنان بخیا که گویا عکلا کز شده است و بزرگ مانده معنی هر شعر است اما تحریری محلی صرف
 و الطیب محلی دیگر بوده ازین عالم است این بیت ام خیر خیر از آن حیث است بماند
 بسیار و آفتاب است صائب بر خیر نایب چون برون آید دگمان بر نیکه و آفتاب
 گردیده است چیز نیراکا میخیز ازین نسبت داده نیز اصائب بر می معشوق نسبت
 و مقصود هر دو آفتاب رخ بودن معشوق است فاضل و ازین باب است این دو بیت

صداقت با کوان
 در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی

در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی
 و در بیان احوال و معانی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

کتاب الفقه
در بیان احکام
و عبادت
و معاملات
و مجازات
و غیره
مجلد اول
فصل اول
در بیان احکام
و عبادت
و معاملات
و مجازات
و غیره

کشته بینیم و لب کرده فرازه و ز جان تنی این قابض سوده باز بر بالینم نشینم و میگویی
کای کشته تر از من و پیشانی شدم چار شاو نور خوش که شب کشی در روز ایم بر سر که این
کس است و کشته است این ای شعر شاپور از شعر و دی که فقر تو با صرّه تر واقع شده که
مشتمل است بر جنت مجاہل عارف که شرح آن حدیث دوم صحت گذار شد یافته از این
این و قطعه عنصری آمد آن گزن مسیح پرست و پیش امامان کون فقهیت و طشت
و آید شان چیست و بستر انوی او نیست نیست فیش گفت گفت غریک از اینجین دست
کیار دست و سرف و برده بوسه و او ش و در سمن شاخ از غوان بر جیت لعل
ز جیت پای گل ماند فضا و که از ارگل و شش نمید که ناگه سایه مرکبانش
فتاد و از غوان از این سیم جیت و قطعه دوم ترقی دارد بسبب آقا خیر کمال الشیر
لطیف و اگر از این بایست این بیت حکیم سنائی گویند سرخ زرد و کسید میرا
سرخ زرد و کسید خاقانی مروانی لعل زرد و کسید طفل است که سرخ زرد و کسید
خاقانی بسبب لعل زرد رنگ بگیرد اگر و قسما غیاثی که در کوه نشاند و بلعاق مقبول
سلک اطلاق مقبر بر آن نیست چنانکه صاحب تفسیر گفته و اکثره و الا لوان و نحو ما مقبول
از جبر جلی تصرف من قبل اللیل علی غیر التبع کل ما کان من اخبار کان ان تر بالی القبول
و باید انست که حکم بقدر قتی می توان که علی با خد شاعر حاصل باشد این اشعار است که بطریق
مشابه که نوشته می کنند که سیدیل تو او خاطر با ما و از فحشات این میست نصیم و اقتباس
چنانست که کلام نصیم آیه یا حدیثی یا آیه نحوی اشار نمایند و این قرآن یا حدیث است

مجموعه کتب خطی
کتاب الفقه
در بیان احکام
و عبادت
و معاملات
و مجازات
و غیره
مجلد اول
فصل اول
در بیان احکام
و عبادت
و معاملات
و مجازات
و غیره

[illegible][illegible]

بدرجہ سے مانگا کس نے
رہی ہوگی بیان دے دم دیسے زمین باد
کس نے ابھی سے فوق کا کہتی
کس نے ان قصید

استغفار

۱- در این کتاب تمام خطای
و گناهات را ذکر کرده است

۲- در این کتاب تمام گناهات را ذکر کرده است
و در هر یک از آنها توبه را بیان کرده است

۳- در این کتاب تمام گناهات را ذکر کرده است
و در هر یک از آنها توبه را بیان کرده است

۴- در این کتاب تمام گناهات را ذکر کرده است
و در هر یک از آنها توبه را بیان کرده است

۵- در این کتاب تمام گناهات را ذکر کرده است
و در هر یک از آنها توبه را بیان کرده است

